بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ یا قیوم

تذکرہ

انوارِ صابری

رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

حاجی محمد بشیر انبالوی

لاہور

پاکستان

بسم الله الرحمن الرحیم

یا حیّ — ماشاء الله لا قوة الا بالله — یا قیوم

اللّٰهمّ صلّ وسلّم وبارك على سيّدنا ومولانا وحبيبنا محمّد النّبيّ الأمّيّ وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كلّ معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحيّ القيّوم واتوب اليه

یا حیّ — یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

*

طبع سوم

ترمیم شدہ ایڈیشن

تاریخ طباعت :— ١١- ربیع الثانی ١٤١٣ھ

تعداد :— ایک ہزار ایک سو

مقامِ اشاعت :— انبالہ بک بائینڈنگ ہاؤس شیش محل روڈ لاہور

طابع :— احمد سجاد آرٹ پریس جمشید سٹریٹ موھنی روڈ لاہور

کتابت :— محمد یعقوب ۔ حضرت کیلیانوالہ (گوجرانوالہ)

*

للتّقسيم و التّوزيع في سبيل الله

*

ربّنا تقبّل منّا انّك انت السّميع العليم

آمین آمین آمین یا ربّ العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حی یا قیوم

*

یہ کتاب

میرے پیارے آقائے عظیم ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی صاحب مہتمم دارالاحسان کی عنایت ہے۔ میری کسی کوشش کا نتیجہ نہیں، انہی کے نامِ نامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

*

الحاج محمد بشیر انبالوی
انبالہ بک بائینڈنگ ہاؤس شیش محل روڈ۔ لاہور

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاحیُّ ماشآءَ اللہُ لاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللہِ یا قیُّوم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ حَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

یاحیُّ یاقیُّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاحیُّ یاقیُّوم

اُن کا کرم کرم ہے میری زندگی کے ساتھ
ایسا کرم ہوا ہے نہ ہوگا کسی کے ساتھ

لِلتَّقسِیم وَ التَّوزِیع فِی سَبِیلِ اللہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمین اٰمین یارب العٰلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا حَيُّ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَا قَيُّوْمُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا

مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ

مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ

وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ

يَا حَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

(۱)

رنگتیں خُوب چڑھیں اک رنگ تمہارا لے کر
کیا سے کیا ہو گئے ہم نام تمہارا لے کر

اَلْحَمْدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمُ

(۲)

تیرے نام میں دیکھی ہے اِسمِ اعظم کی تاثیر
بارہا دیکھ لیا نام تمہارا لے کر

اَلْحَمْدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

یا حیّ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حیّ یا قیوم

منبعِ سرِّ نبوت ہم ولایت حیدری

آفتابِ چشتیاں مخدوم صابر کلیری

الحمد للحی القیوم

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمدِ النبیّ الامّیّ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعددِ کلّ
معلومٍ لّک وبعددِ خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیُّ
یا حیّ القیّوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرہ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ !

آفاقہا گردیدہ ام
مہرِ بُتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام
امّا تو چیزے دیگری

الحمد للحیّ القیّوم

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاحیُّ ماشاءَ اللہُ لا قُوّۃَ اِلّا بِاللہِ یا قیّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

یاحیُّ یاقیّومُ

یاحیُّ یاقیّومُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

یا اللہ! تیرا کتنا بڑا کرم ہے کہ تُو نے مجھ جیسے ناقص، نالائق، حقیر و ناچیز کو بھی ان کے تذکرے کی توفیق بخشی۔ جن کا تذکرہ رُوحِ روانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش خبری کے طور پر سب سے پہلے خود بیان فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قُوَّۃَ اِلّا بِاللہِ یا قیُّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

یا حیُّ یا قیُّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس احسانِ عظیم پر تیرا جس قدر بھی شکر ادا کیا جائے کم ہو گا ۔

فقر کو جب رُخصت کیا گیا ، عِشق ساتھ رُخصت ہوا ۔ فقر کو عِشق کی رہبری حاصل تھی ۔ عِشق نے فقر کو سب کا تعارف کرایا کہ :

"یہ تیرا اور سب کا ربّ ہے"

فقر نے ربّ کو سجدہ کیا ۔ پھر عِشق نے ربّ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف کرایا کہ :

"یہ تیرے رب کے حبیبؐ ہیں"

فقر نے دُعا کی :

"میرے اللہ ! مجھے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حیی یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حُبّ عنایت فرما "

اور پھر عِشق نے فقر کو ربّ کے کُنبے (مخلوقات) کا تعارف کرایا کہ :

یہ تیرے ربّ کا کُنبہ ہے "

عِشق نے اپنے ربّ سے عرض کی :

" میرے اللہؐ ! مجھے اپنے کُنبے کی خدمت نصیب فرما "

فقر اللہ کی واحد مخلوق تھی جو یوم الست سے ہی اللہ کی طرف متوجّہ رہی جسے دُنیا اور اس کا کوئی منظر اپنی طرف راغب نہ کر سکا۔

*

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامّی وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ القیوم واتوب الیہ

یا حیّ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلق نے مخلوق کو دیکھا
فقر نے خالق کو
خلق نے کاریگری دیکھی
فقر نے کاریگر

فقر انبیاء کرام علیہم السّلام کی وہ سُنّتِ مُوکدہ ہے جس پر فخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ناز تھا۔

عزم و استقامت حیاتُ الدُنیا کے دو وہ گوھر ہیں جو صرف فقر کو حاصل ہیں۔ حادثاتِ زمانہ کبھی اس کے پائے ثبات میں کوئی لغزش پیدا نہ کرسکے طریقت کی حقیقت جب اکتسابیّت میں محجوب ہونے لگی تو حضرت مخدوم علاؤالدّین علی احمد صابر رضی اللہ عنہ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

يا حيّ ماشاء الله لا قوة الا بالله يا قيّوم

اللّٰهمّ صلّ وسلّم وبارك على سيّدنا ومولانا وحبيبنا

محمّد النّبيّ الأمّيّ وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كلّ

معلوم لّك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك

ومداد كلماتك استغفر الله الّذي لا اله الّا هو الحيّ

يا حيّ القيّوم واتوب اليه ۞ يا قيّوم

تذکرہ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

يا حيّ يا قيّوم

اس تالیف میں جن جن اصحاب کی تصنیفات و تالیفات سے اِستفادہ کیا گیا ہے، نیز وہ افراد و اشخاص جن سے اس تالیف میں مدد حاصل کی گئی وہ سب میرے قلبی و دِلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ بندہ اُن کا اِحسان مند ہے۔

الحاج محمد بشیر انبالوی

لاهور۔ پاکستان

ربّنا تقبّل منّا انّك انت السّميع العليم

آمین آمین آمین یا ربّ العالمین

کو ایک بے مثل اچھوتے اور انوکھے نمونے کے لیے
مُنتخب فرمایا گیا۔

ابھی ایک ہی گھونٹ پی تھی کہ غٹّ ہو گئے۔
کون سی گھونٹ جی؟ کہا! جذب و سکر کی۔ بس
پھر کیا تھا، خاک میں نور کی بجلیاں مچلنے لگیں۔ ذات
ذات میں محو ہو گئی۔ بشری صِفات کا خاتمہ ہوا اور آپ نے
اس محویت کے عالم میں بارہ سال درختِ گُلّر کی
شاخ تھامے کلیر کی سرزمین کو مرکزِ تجلّیات بنائے رکھا۔

مرحبًا، مکرّمًا، مشرّفًا

جناب مخدُوم پاک رضی اللہ عنہ کا رنگ فقر کی تاریخ
کو دنگ کر گیا۔ ماشاء اللہ! کسی بھی تاریخ نے اس

بسم الله الرحمٰن الرحيم
یا حیّ ماشاء الله لا قوة الا بالله یا قیوم
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کلّ
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ
یا حیّ القیوم واتوب الیہ یا قیوم

قِسم کا کوئی نمونہ پیش نہیں کیا کہ کوئی میرے اللہ !
تیری محبّت کے نشے میں چُور ہو کر بغیر کچھ کھائے پیے
بارہ سال کسی درخت کی شاخ تھامے کھڑا رہا ہو یہ
اعلیٰ درجے کا نمونہ انہیں کو نصیب ہوا۔

مرحبًا ، مکرّمًا ، مشرّفًا

محبّت نے مُحبّ کی داد دی ۔ مُحبّ محبُوب
میں محو ہوا ، گویا خاک میں نور جلوہ گر ہوا ۔ بشری
صفات کا خاتمہ ہوا ۔ اسی طرح طیّب و مُبارک محبّت
ہر مُحبّ کی داد دیا کرتی ہے ۔

اونگھ ، نیند ، بُھوک ، پیاس سب جاتی رہی ۔
اگرچہ اس کائنات میں بہت کچھ پیش ہو چکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی آلہ و اصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حیی القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

مگر کئی ایک باتوں کا ابھی کسی میدان میں مظاہرہ نہیں ہوا، اگر سب باتیں پیش ہو چکی ہوتیں تو دُنیا کے قیام کا کیا جواز رہتا۔ دنیا قائم ہی اسی لیے ہے کہ، عزم و استقامت کی پیشانی ابھی کئی عنوانات کی محتاج ہے، جب تک یہ دُنیا قائم ہے کردار کی داستانوں کا مظاہرہ جاری رہے گا۔ حتیٰ کہ قیامت برپا ہو۔

بہت سی باتیں ابھی تک میدانِ عمل میں پیش نہیں ہوئیں۔ تاریخ ان کی مدت سے اور شدت سے منتظر ہے۔

الحاج محمد بشیر انبالوی
لاہور

يا حيّ بسم الله الرحمن الرحيم

ماشاء الله لا قوة الا بالله يا قيوم

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا

محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل

معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك

ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي

يا حيّ القيوم واتوب اليه يا قيوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

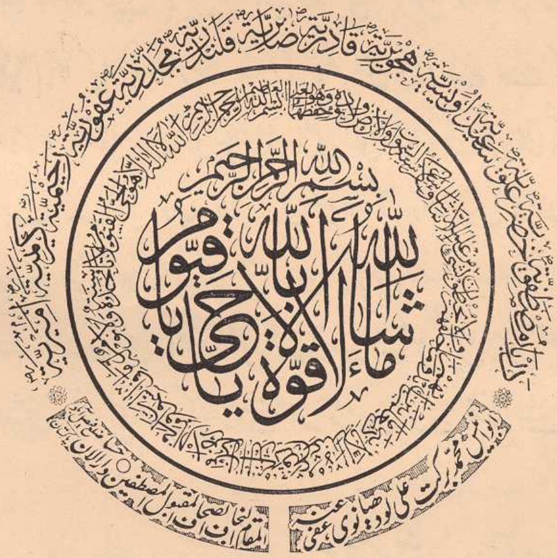

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

آمين آمين آمين يا رب العالمين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

فہرست

باب اوّل ———— ۱

حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رضی اللہ عنہ ۱

پیشین گوئیاں ۱

باب دوم ———— ۱۱

نسب نامہ پدری ۱۱

نسب نامہ مادری ۱۱

حضرت عبدالرحیم عبدالسلامؒ کی شادی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ۱۲

حضرت خواجہ عبدالرحیم عبدالسلامؒ کی پردہ پوشی ۱۴

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یارب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باب سوم ——— ۱۷

حضرت مخدوم پاکؒ شکم مادر میں ۱۷

عجائباتِ پیدائش ۱۸

ارواحِ پاک کی آمد بغرضِ زیارت ۲۰

باب چہارم ——— ۲۳

ایامِ شیر خواری میں صبر ۲۳

اسمِ گرامی ۲۵

عجائباتِ ایامِ طفلی ۲۶

داغِ یتیمی ۳۱

چاولوں کا پک جانا ۳۴

باب پنجم ——— ۳۸

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ و اصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ یا حی یا قیوم

ہرات سے روانگی ۳۸

ماموں کا ظلِ عاطفت ۴۰

تعلیم ظاہری ۴۴

باب ششم ۴۶

بیعت کی سفارش ۴۶

بیعتِ خاندانِ علویہ حنفیہ ۴۸

والدۂ صابر صاحبؒ کی ہرات واپسی ۵۰

باب ہفتم ۵۲

لنگر خانہ ۵۲

والدۂ مخدوم پاکؒ کی ہرات سے واپسی ۵۳

صابریؒ جلال سے جناب بابا صاحبؒ کے بچوں کی وفات ۵۸

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم و بارک علیٰ سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حیی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مخدوم پاکؒ کی شادی کا معاملہ ۶۳

مخدوم پاکؒ کی شادی ۶۶

دلّی کی ولایت کی تقرری ۷۰

باب ہشتم ———— ۸۰

بیعتِ خاندانِ چشتیہ ۸۰

مُہرِ ولایت کا اظہار ۸۳

ارشادات و امامت و خلافتِ خاندانِ چشتیہ ۸۶

باب نہم ———— ۸۹

کلیر شریف ۸۹

جامعہ مسجد کلیر شریف ۹۶

کلیر شریف کی موجودہ حالت ۹۷

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ
یا حیی یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مزار مُبارک ۱۰۰

مخدومِ دوجہاںؒ کی روانگی بطرف کلیر ۱۰۱

حرمنہ بکری کا لوگوں کے پیٹوں میں آوازیں دینا ۱۰۷

کلیر میں زلزلہ ۱۲۵

جامعہ مسجد کلیر کا رکوع ۱۲۹

باب دہم ———— ۱۳۶

کلیر میں طاعون ۱۳۶

علیمُ اللہ ابدال کا عریضہ لے جانا اور جناب بابا صاحبؒ کا فرمان ۱۳۸

کلیر کی چار چیزیں جو قہرِالٰہی اور آتش غضب سے محفوظ رہیں ۱۴۶

کلیر کی آتش زدگی ۱۴۹

باب یازدہم ———— ۱۵۵

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت خواجہؒ پانی پت میں ۲۰۹

پردہ پوشی حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتیؒ ۲۱۰

حضرت عبدالقدوس گنگوہیؒ کی مزار شریف پر حاضری ۲۱۵

باب چہاردہم ———— ۲۵۵

ارشاداتِ عالیہ مُہتمم دارُالاحسان ۲۲۵

حضرت علیم اللہ ابدالؒ پیرانِ کلیر شریف ۲۴۷

دُعاء اتحاد بین المُسلمین ۲۵۴

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ — ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ — یا قیّوم

اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علٰی سیّدنا ومولانا وحبیبنا
محمّدٍ النّبیّ الاُمّیّ وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ
معلومٍ لّک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الّذی لا الٰہ الّا ھو الحیّ
یا حیّ — القیّوم واتوب الیہ — یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قُل

عشق محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم

مذہبی وحبّہ ملّتی

وطاعتہ منزلی!

(یہ کہ) حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عشق میرا
مذہب، محبّت میری ملّت اور اتّباع میری منزل ہے

◎

ابوانیس محمّد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم
آمین آمین آمین یا ربّ العٰلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ و اصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالی عنہ

باب اول

حضرت علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رضی اللہ عنہ

پیشین گوئیاں

قبل اس کے کہ آپ کے حالاتِ زندگی درج کیے جائیں آپ کے متعلق بزرگانِ کرام سے جو پیشین گوئیاں صادر ہوئی ہیں، وہ تحریر کی جاتی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنی تصنیف کشفُ الغیوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں ۱۱ رجب سنہ ۱۴۰ھ جمعۃُ المبارک کی شب تلاوتِ قرآنِ کریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں مصروف تھا۔ رات نصف سے زیادہ گزر چکی تھی خلافِ معمول نیند کا غلبہ ہوا۔ کوشش کے باوجود ناکام رہا۔ عالمِ رؤیا میں عجیب اسرار معائنہ میں آئے عالمِ ملکوت سے گزر کر عالمِ جبروت میں پہنچا۔ وہاں ایک باغِ پُر بہار نظر آیا دیکھا کہ اس میں ملائکہ صف بستہ ہیں۔ اور جمیع حضراتِ انبیاء علیہم الصّلوات کی اَرواحِ مقدّسہ تشریف فرما ہیں۔ تمام اولیاء کرامؒ کی ارواح بھی موجود ہیں۔ غرض عجیب مکاشفات کا ظہور ہو رہا تھا اسی اثناء میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے میرے پاس آکر فرمایا کہ "جناب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اشرف و اکرم آپ کے منتظر ہیں"۔ میں اُن کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہمراہ ہو لیا ۔ آگے چل کر دیکھتا ہوں کہ ایک خیمہ یک دانہ مروارید ایستادہ ہے اور اس کے اندر ایک پُرشکوہ تخت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہیں ، اور گیارہ حضرات اہلِ بیت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تشریف فرما ہیں ۔ خادم کو دیکھ کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اے فرزند تین یوم بعد تو بھی ہمارے پاس آ جائے گا ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس عالمِ جبروت کے معائنہ کا احوال قلمبند کر آؤ"۔ یہ ارشادِ گرامی سُن کر میں آداب بجا لایا اور بیٹھنے کا ارادہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تخت مبارک کے سامنے بیٹھنے کا حکم فرمایا ۔ ہر سمت محفل آراستہ تھی

بسم الله الرحمن الرحیم
یا حی ماشاء الله لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اتنے میں دیکھا کہ دو رُوحیں آگے پیچھے چلی آ رہی ہیں وہ تختِ اقدس کے سامنے آ کر رُکیں۔ جو رُوح پاک آگے تھی وہ الماس سفید کے مثل نُورانی تھی اور جو پیچھے تھی وہ مثلِ یاقوت سُرخ کے روشن تھی، پہلی رُوح کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ الفاظ ملکوتی زبان میں ارشاد فرما کر داہنے زانو مبارک پہ جگہ دی اور اسی طرح دُوسری رُوح کو کچھ الفاظ ارشاد فرما کر بائیں زانو مُبارک پر بٹھایا اس کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ: ”جب تمہارے شہادت نامہ پر ہم سب نے خوشنودی کی مُہریں ثبت کی تھیں اُس

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وقت دِل میں اُمّت کی پریشانی کا خیال دامن گیر ہوا
کہ عین اُسی وقت جبریلِ امین علیہ السلام نے آکر خوشخبری
دی تھی کہ ان دونوں شہزادگان کی اولاد کی یہ دو ارواح
شانِ جمال و جلال کے ساتھ پیدا کی جائیں گی جن سے
اسلام کا استحکام تا قیامِ عالم رہے گا۔ اور وہ دونوں
ارواح یہی ہیں۔ جو رُوح پاک داہنے زانو مبارک پر
ہے یہ صاحبِ مقامِ فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے
اور یہ مرتبۂ نبوّت کہلاتا ہے اور نبوّت کی شاخ رحم
ہے اور اس کا مرتبہ ظاہر میں غوثِ پاک اور قطبِ عالم
ہو گا۔ اس کو میرے جسم سے تعلق ہے اور اس سے
ہدایتِ عظیم ظہور پذیر ہو گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یاحی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یاقیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یاحی القیوم واتوب الیہ یاقیوم

دُوسری رُوح مُبارک جو بائیں زانو پہ ہے اس کا ظہور غوث پاکؓ کے بعد ہوگا۔ اس کا نام مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر رضی اللہ عنہ ہوگا، اس کو مرتبہ ولایتِ اتم کا حاصل ہوگا اور ولایت قہری کی شان ہے۔ یہ منکرین اور حاسدوں کی تکذیب کرے گا"۔ یہ فرما کر دربار برخاست ہوا اور میری آنکھ کھُل گئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین یعنی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عُمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ، حضرت انس بن مالک، حضرت عبدالعزیز بن حارث رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنی اپنی جُداگانہ تصانیف میں اس روایت کو

اس طرح بیان فرمایا ہے کہ آنحضرتؐ ۱۲ ربیع الاوّل سنہ ۱ھ جمعۃ المبارک کی شب بعد ادا نمازِ عشاء ہم سب لوگوں کو ہمراہ لے کر شہر مسقط کی طرف روانہ ہوئے کچھ دور جا کر ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا وہاں تین خرمے کے درخت کچھ کچھ فاصلے پر ایستادہ تھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر ان درختوں کے درمیان چہل قدمی فرماتے رہے۔ اسی اثناء میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ "یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ سلسلۂ تعلیمِ طریقت کس طرح چلے گا؟" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ آپ کی اُمّت میں

ایسے ایسے اولیاء پیدا کروں گا کہ ان کی ذات سے آپ کی اُمّت کے لوگ تعلیمِ طریقت کے سلسلے میں ہرگز ہرگز پریشان نہ ہوں گے " اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا کہ " خالقِ اَرواح نے عالمِ اوّل میں تمام اَرواح کو چار صفوں میں کھڑا کیا اور ارواح کو مراتب و مدارج عنایت فرمائے ۔"

یومِ اَلَست کے دن جب سب اَرواح نے ربّ کو سجدہ کیا تو مَخْدُوْم عَلَاؤُ الدِّیْن **علی احمد** صابر رضی اللہ عنہ نے ہر بار صفِ اولیاء سے بڑھ کر صفِ انبیاء میں پہنچ کر سجدہ کیا ۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام اپنے پروں پر اٹھا کر ان کو ہر بار صفِ اولیاء میں لاتے تھے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یاحیُّ ماشاءَ اللہُ لا قوّۃَ الّا باللہِ یاقیّومُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یاحیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یاقیّومُ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور اُسی وقت حضرت مخدُوم علاؤُ الدّین علی احمد صآبرؒ رضی اللہ عنہ کو مہرِ ولایت جو پسِ پُشت سیدھے شانے کے نیچے اور جگر کے اُوپر ہے اور مقامِ فنا فی اللہ ہے، عطا ہوئی۔

حضرت شیخ قطبِ ربّانی غوثِ صمدانی سیّدنا عبدالقادر جیلانی حسنی و الحسینی رضی اللہ عنہ کریم الطّرفین اپنی ایک تصنیف کُربۃُ الوحدت میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شب عالمِ جبرُوت میں انہیں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ "اے فرزند! اللہ تعالیٰ نے حسنؓ اور حسینؓ کے عوض ایک تم کو اور دُوسرے مخدوم علاؤ الدّین علی احمد صآبرؒ کو مجھے عطا فرمایا ہے، اور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قوۃَ اِلّا باللہِ یا قیّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبارِکْ علیٰ سیّدِنا ومولانا وحبیبِنا

مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وعلیٰ آلِہٖ واَصحابِہٖ وعِترتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ

مَعلُومٍ لَّکَ وبِعَدَدِ خَلقِکَ وَرِضیٰ نَفسِکَ وزِنَۃَ عَرشِکَ

وَمِدادَ کَلِماتِکَ اَستَغفِرُ اللہَ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلّا ھُوَ الحَیُّ

یا حیُّ القَیُّومُ واَتُوبُ اِلَیہِ یا قیّومُ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قریب ہے کہ وہ عبدالوہابؒ اور عبدالرّحیمؒ کے جو تیری اولاد میں ہیں کے گھر ظہور پذیر ہو گا۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم و بارک علیٰ سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ و اصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

باب ٢ دوم

نسب نامہ پدری

حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابرؒ بن سیّد عبد الرحیمؒ عبد السلامؒ بن سیّد شاہ سیفُ الدّینؒ بن سیّد عبدُ الوہابؒ بن سیّد میراں محی الدّین ابو محمد سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ۔

نسب نامہ مادری

حضرت بی بی ہاجرہ ہمشیرہ بابا فرید الدّینؒ بن

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قاضی جلالُ الدّینؒ بن قاضی شعیبؒ بن شیخ محمّد احمدؒ بن شیخ محمّد یُوسفؒ بن شیخ شہابُ الدّینؒ بن احمد فخرُ الدّین محمُودؒ بن شیخ سلمانؒ بن شیخ مسعُودؒ بن شیخ عبداللہؒ واعظ لاحقر بن واعظ الاکبر ابُو الفتحؒ بن شیخ اِسحاقؒ بن ناصر الدینؒ بن شیخ عبداللہؒ بن امیر المؤمنین حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ ۔

حضرت عبدالرحیم عبدالسلامؒ کی شادی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت

حضرت مولوی محمُودؒ عرف سلیمانؒ والد ماجد حضرت باوا چراغؒ نے اپنے ایک مکتوب میں حضرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمّد اسحاقؒ کو تحریر فرمایا تھا کہ میں نے ایک شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم سُنا کہ اپنی دُختر ہاجرہ بی بیؒ کا عقد عبدالرّحیم عبدالسّلامؒ سے کرنا جو شہر ہرات میں ہیں۔

چنانچہ بمُوجب حُکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرّحیم عبد السّلامؒ کا عقد بتاریخ ۱۷ جمادی الآخر ۵۷۱ھ ہجری المقدّس کو بمقام کوٹھووال علاقہ دیپال پور ضلع (مُلتان) ساہیوال ہوا۔ حضرت خواجہ عبدالرّحیم عبدالسّلامؒ اٹھارہ ماہ تک بمقام کوٹھووال قیام پذیر رہے۔ اور پھر اپنی اہلیہ کے ہمراہ شہر ہرات (کابل) تشریف لے آئے اور حضرت محمّد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تشریف فرما رہے حضرت عبدالرّحیم عبدالسّلامؒ فرماتے ہیں کہ ایک نور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

سُرخ جو یاقوت کی طرح جگمگاتا تھا، میری پُشت اور دِماغ کے درمیان مُتحرک رہتا تھا اور اس کی حرکت سے ایک عجیب کیفیّت مجھ پر طاری رہتی تھی۔

حضرت خواجہ عبدالرّحیم عبدالسّلامؒ کی پردہ پوشی

آپ مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے بعد پانچ سال تک زندہ رہے۔ بعُمر ۵۶ سال بمطابق ۱۷ر ربیع الاوّل ۵۹۷ھ ہجری المقدّس بروز دوشنبہ ان کے درد زیرِ ناف شروع ہوا۔ رفتہ رفتہ اس کی شدّت بڑھنے لگی۔ آپ کی زبانِ مُبارک پر یہ کلمہ کثرت سے جاری تھا:

یَا شَیخ عَبدُ القَادِر جِیلَانِی شَیءً لِلّٰہِ مَدَد

بِاِذْنِ اللّٰہِ ۔"

آپ کی اس بے چینی اور کرب کا یہ حال لوگوں نے حضرت مخدوم صابر صاحب رضی اللہ عنہ سے جا کر عرض کیا اور دُعا کے لیے مُلتجی ہوئے ۔ آپ نے ارشاد فرمایا :

" حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری تیار ہو چکی ہے ۔ آسمانوں سے شور و غُل کی آوازیں میرے کانوں میں آ رہی ہیں ۔ آپ تشریف لا کر میرے والد ماجد کو خِلعت پہنا کر اپنے ہمراہ لے جائیں گے ۔ دُعا کی حاجت نہیں ہے ۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب آپؒ کی زبانِ مُبارک سے یہ الفاظ ادا ہو رہے تھے تو رُوحِ پاک خواجہ عبد الرحیم عبد السّلام رحمۃ اللہ علیہ پرواز کر گئی۔ سب لوگوں نے دیکھا اور کہا کہ تمام گھر خُوشبو سے مُعطّر اور مُعنبر ہو رہا تھا۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشآء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمدِ النبیّ الامّیّ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ
معلومٍ لّک وبعددِ خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ
یا حیُّ القیوم واتوب الیہ یا قیوم

باب ٣ سوم

حضرت مخدوم پاک رضؓ شکمِ مادر میں

وہ نُور جو حضرت عبد الرحیم عبد السّلام رحمۃ اللہ علیہ کی پُشت مُبارک میں ضوفشاں تھا ۱۱ ربیع الآخر ۵۹۱ھ ہجری المُقدّس کو شب جُمعۃ المُبارک میں آپ سے مُنتقل ہو کر حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ اقدس کو تفویض ہوا اور طرح طرح کے عجائبات و برکات کا اظہار ہر وقت ہونے لگا۔ آپؓ کی والدہ ماجدہؒ اکثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یاحی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یاقیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یاحی القیوم واتوب الیہ یاقیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خواب میں حضرت صابر صاحب رضی اللہ عنہ کو لوگوں سے ہمکلام دیکھتی تھیں۔ پیدائش سے نو روز قبل آپ کو آواز محسوس ہونے لگی کہ گویا کوئی شکم میں ذکر بالجہر میں مشغول ہو، اور "ظہور اللہ ہوں، ظہور اللہ ہوں" کی آوازیں اکثر آتیں۔

عجائباتِ پیدائش

انوار الشہود جو حضرت خواجہ عبدالرحیم عبدالسلام رح کی تصنیفِ لطیف ہے اس میں تحریر ہے کہ:
١٩، ربیع الاوّل ۵۹۲ھ ہجری المقدس شب پنجشنبہ بوقت نمازِ تہجد آپؓ کی تشریف آوری ہوئی۔ آپ

کی تشریف آوری کے وقت آسمان خُشک سے ایک بجلی گری اور حاسد حاجی بُرہان مردُودِ بارگاہِ لم یزل کے سر پر پڑی اور وہ واصِلِ جہنّم ہو گیا جو اس وقت ۷۹ برس کی عُمر میں تھا۔ یہ حاسد غوث الثقلین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے زمانہ سے آپ کے خلاف مُسلسل زہر اُگلا کرتا تھا اور آپ فرمایا کرتے تھے "ہم اِس کو اُن کے سپُرد کرتے ہیں"

مُسماۃ بصری بنت طباف دایہ جو پیدائش کیوقت والدہ مخدُوم پاکؒ کے پاس موجُود تھیں بیان کرتی ہیں کہ سرِ اقدس حرمِ پاک کی طرف تھا۔ دایہ موصُوف نے غُسل دینے کے واسطے قصد کیا تو اُس کے جسم میں ایک آگ قہرہ پیدا ہوئی۔ دایہ گھبرا کر دُور ہٹ گئی۔ والدہؒ

مخدوم پاکؒ نے فرمایا :

"تجھے معلوم نہیں کہ یہ لڑکا اولادِ غوث پاکؒ سے ہے ، ان کی آمد سے تو ایک دفتر مرتّب ہے۔ باوضو ہو کر اسے غسل دے ۔"

چُنانچہ بموجبِ حُکم دایہ نے تعمیل کی اور بعد غسل کفنی متبرّکہ آپ کو پہنائی گئی اور گود میں اُٹھا لیا۔

ارواحِ پاک کی آمد بغرضِ زیارت

حضرت مخدوم پاک رضی اللہ عنہ نے جب آنکھ کھولی ، مکان کی چھت پر پڑی ۔ فی الفور ایک شدید آواز پیدا ہوئی اور مکان کی پُختہ چھت شق ہو گئی ۔ حضرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشآء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیّوم
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیّدنا ومولانا وحبیبنا محمّد النّبیّ الاُمّیّ وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کلّ معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ القیّوم واتوب الیہ
یا حیّ یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمّد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ہیبت ناک آواز سُن کر والدۂ مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہا سے بآواز بلند عرض کی: "اے دُخترِ نیک اختر! جلد لڑکے کو باہر لے آ کہ مکان زمین پر گرا چاہتا ہے"۔ اِسی گفتگو میں تھے کہ چھتِ مکان اُوپر سے اُٹھی اور مکان کے پیچھے جا گری اور آسمان صاف نظر آنے لگا اور ابر کے ٹکڑے رنگِ سُرخ مثلِ یاقوتِ لمعان کے آسمان سے آتے اور جسمِ مُقدّسِ مخدُومِ پاک کو ہم آغوش کر کے آسمان کو لوٹ جاتے تھے اور خُوشبو لطیف سارے مکان میں پھیل گئی اور پھر تھوڑی دیر میں، یہ خُوشبو سارے شہر ہرات میں پھیل گئی اور لوگوں

کے دِماغ معطّر ہو گئے اور وقت طلُوعِ آفتاب حضرات رجالُ الغیب ، رُقبا ، نُقبا ، نجُبا ، اغیاث و اقطاب مخدُوم پاک رضی اللہ عنہ کے دست و پا کو بوسے دے کر شرف یاب ہوتے تھے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یا حیّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یا قیوم

باب چہارم

ایامِ شیر خواری میں صبر

پیدائش کے کئی روز بعد تک آپؓ نے شیرِ مادر نوش نہ فرمایا جس سے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے پستان مبارک متورّم ہو کر سخت ہو گئے تھے اور سخت تکلیف محسوس ہونے لگی اور علاج اس وجہ سے نہ کیا جاتا تھا کہ شاید آپؓ دودھ پینا شروع کر دیں۔ یا کل سے پینا شروع کر دیں ۔ انہیں فکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دامن گیر ہونے لگا کہ میں انہیں شیر پلانے کی سعادت سے کہیں محروم نہ رہ جاؤں۔ ایک روز انہوں نے یہ ذکر والد بزرگوارِ مخدوم پاکؒ سے فرمایا جنہوں نے چار رکعت نماز نفل ادا کی اور پھر اکیس بار یا شیخ عَبدُ القَادِرْ جِیلَانِی شَیءً لِلّٰہِ مَدد بِاذْنِ اللہِ ؛ پڑھ کر سرکار مخدوم پاکؒ کے قلب مبارک پر دم فرمایا تو آپؓ نے شیر مادر نوش فرمانا شروع کر دیا۔ ایک سال تک متواتر آپؓ کا معمول رہا کہ ایک روز شیر مادر نوش فرماتے اور دوسرے دن روزہ سے رہا کرتے آپؓ کے چہرۂ انور پر بچپن ہی سے صبر اور قناعت کے آثار نمایاں تھے۔

اسمِ گرامی

جب آپ کی ولادت کا زمانہ بالکل قریب پہنچا تو والدہ مکرّمہ نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ بیٹی تیرے بطن سے عنقریب فرزندِ عالی قدر صاحبِ جلالت اور اعلیٰ مرتبت پیدا ہوگا تو اس کا نام میرے نام پر عَلیٰ رکھنا ۔ اس کے دُوسرے روز بعینہٖ اسی طرح کا واقعہ پیش آیا کہ آنحضرت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بشارت دے کر فرمایا کہ میرے نام پر اس کا نام احمد رکھنا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ما شاءَ اللہُ لا قوّۃَ اِلّا باللہِ یا قیّومُ

اللّٰھُمَّ صلِّ وسلِّم وبارِک علیٰ سیّدِنا ومولانا وحبیبِنا محمّدِ النّبیِّ الاُمّیِّ وعلیٰ اٰلِہٖ واَصحابِہٖ وعِترتِہٖ بعددِ کُلِّ معلومٍ لّکَ وبعددِ خلقِکَ ورِضیٰ نفسِکَ وزِنۃَ عرشِکَ ومِدادَ کلماتِکَ اَستغفِرُ اللہَ الّذی لَآ اِلٰہَ اِلّا ھُوَ الحیُّ القیّومُ واَتوبُ اِلیہِ

یا حیُّ یا قیّومُ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی تشریف آوری کے بعد ایک بزرگ آپ کے والد صاحب سے ملنے تشریف لائے۔ آپ کو بُلوا کر دیکھا، پیار کیا اور فرمایا کہ بچّہ علاؤُ الدّین کہلائے گا۔ چنانچہ آپ کو عَلاؤُ الدّین علی احمد ہی پُکارا گیا۔

عجائباتِ ایّامِ طفلی

جس وقت آپ کی عُمر شریف دو۲ سال کے قریب تھی ایک سحر آپ کے والد ماجد نمازِ تہجّد سے فارغ ہو کر مراقبہ فرما رہے تھے کہ ایک سانپ چھت سے اُن کی کمر مُبارک پر گرا۔ اُنہوں نے آنکھ کھول کر

دیکھا کہ سانپ بیچ سے چر کر دو ٹکڑے ہو گیا ہے ایک ٹکڑا ان کی پیٹھ پر ہے دُوسرا دُور جا گرا ہے اور سرکار مخدوم پاک رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے ہوئے ہیں حضرت عبد الرحیم عبد السّلام علیہ السلام نے مخدوم پاک کی والدہ ماجدہ کو جگا کر یہ سب دکھلایا تو انھوں نے دیکھ کر فرمایا کہ "میں ابھی خواب میں یہ سب دیکھ رہی تھی کہ میرا بیٹا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اب کوئی سانپ میرے اہلِ سلسلہ اور میرے خاندان کو نہیں کاٹے گا کیوں کہ میں نے سانپوں کے بادشاہ کو مار ڈالا ہے اور تمام روئے زمین کے سانپ خائف ہو کر مجھ سے وعدہ کر گئے ہیں۔" والد حضرت مخدوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حیّ القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پاکؓ سانپ کے ٹکڑوں کو صبح باہر لائے اور پہچاننے والوں نے بتلایا کہ سانپوں کے بادشاہ ہونے کی جو علامات بتلائی جاتی ہیں وہ واقعی اس سانپ میں تھیں۔

جس وقت آپ نے تیسرے سال میں قدم رکھا تو دُودھ آپ نے خُود بخُود پینا چھوڑ دیا۔ اکثر دُوسرے یا تیسرے دن جَو یا چنے کی روٹی کا ٹکڑا بقدرِ ضرورت نوش فرمایا کرتے۔

جب آپ چوتھے سال میں پہنچے تو آپ نے بولنا شروع کیا اور ۱۲، ربیع الاوّل ۵۹۶ھ ہجری المقدّس کو دو شنبہ کے روز صُبح کو بیداری کے بعد زُبانِ فصیح ترجمان سے ارشاد ہوا "لاموجودُ الّا ھو"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الامی و علی اٰلہ و اصحابہ و عترتہ بعدد کل
معلوم لک و بعدد خلقک و رضی نفسک و زنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کے والد ماجد بھی اُس وقت قریب موجود تھے۔ آپ کی قوّتِ گویائی اور اس فصیح و بلیغ مُخاطبت کے ساتھ جو صُوفیائے کرام اور اَولیائے عِظام کے لیے راحتِ رُوح ہے سُن کر بے اختیار سجدۂ شُکر میں گِر پڑے اور بارگاہِ ربُّ العزّت میں عرض کرنے لگے " الٰہی تیرا شُکر ہے کہ تُو نے اِس بچّے سے سب سے پہلے اپنی موجُودگی کا اِقرار کرایا اور اپنے دیدار سے مُشرّف فرمایا "۔

اکثر آپ سے یہ بات صادر ہوئی تھی کہ آپ دن میں سات بار سجدہ فرمایا کرتے تھے اوّل مغرب کے وقت ، دوم عشا کے وقت ، سوم تہجّد کے وقت

چہارم فجر کے وقت، پنجم دوپہر کو، ششم تیسرے پہر اور ہفتم عصر کے وقت۔ آپ اکثر لَا مَوْجُوْدُ اِلَّا ھُوْ کا ورد فرمایا کرتے۔ کبھی کبھی ایک حالت خاص آپ پر طاری ہو جاتی تھی۔ شب میں آپ بہت کم سویا کرتے تھے۔ زیادہ وقت شب بیداری میں گزرتا اور جب کبھی سوتے تو سوتے میں آپ کے مُنہ سے اکثر "اَللّٰہ" کا لفظ نکلتا۔

آپ کے چہرہ کی رنگت دن میں کئی بار تبدیل ہو جایا کرتی اور کبھی کبھی چہرۂ انور بُہت سُرخ ہو جاتا۔ اس حالت میں اگر کوئی آپ کے جسمِ پاک کو ہاتھ لگا دیتا تو وہ اِس قدر سوزش محسوس کرتا تھا

کہ بے تاب ہو جاتا۔ جب آپ کو ہوش آتا تو آپ فرماتے، "شکر الحمدُ لِلّٰہ"!

داغِ یتیمی

جب حضرت مخدوم پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عُمر شریف پانچ برس کی ہُوئی تو والد ماجد کا ظلِّ عاطفت آپ کے سرِ اقدس سے اُٹھ گیا۔ والد صاحب کے وصال کے بعد تقریبًا ایک سال مکمّل خاموش رہے۔ کسی سے کوئی کلام نہ فرمایا کرتے اور نہ کسی کی بات کا جواب دیا کرتے۔ اس عرصہ میں اگر کوئی صاحبِ باطن تشریف لاکر آپ کی پیشانی مُبارک کو بوسہ دیتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یاحی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یاقیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یاحی القیوم واتوب الیہ یاقیوم

تو وجدانی کیفیّت طاری ہو جاتی اور وہ ایک کیف میں مُستغرق ہو جاتا اور اکثر پہر پہر یا دو دو پہر اُسی مُسرّت سے لُطف اندوز رہا کرتا ۔ چھٹے سال میں آپ پر شدّت سے غلبۂ جذب کی کیفیّت طاری رہتی تھی ۔ کبھی کبھی سائلوں کے سوال کا جواب بھی فرمایا کرتے تھے اور حسبِ عادت مادرِ مُشفقہ سے کوئی چیز بھی مانگ لیتے تھے ۔

حضرت مخدُوم پاک رضی اللہ عنہ کے والد صاحبؒ کے ایک عقیدت مند حضرت محمّد ابُو القاسم صاحب گرگامی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پاس رات کو ہوتے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ تہجّد کے وقت ایک

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یاحی ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ یاقیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یاحی القیوم واتوب الیہ یاقیوم

مہیب آواز سُنائی دیا کرتی "ظُھُورُ اللہ ہوں" وہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ پہلے یہ سمجھا کرتے تھے کہ آواز مکان کے اندر سے آتی ہے۔ جب اندر جاکر سُنتے تو آواز باہر سے آتی سُنائی دیتی کافی لوگ اس آواز کو سُنتے تھے۔ جب عمر شریف سرکارِ مخدوم پاک رضی اللہ عنہ سات سال کی ہو گئی تو یہ آواز خود بخود بند ہو گئی۔ بعد ازاں اس بات کا جب کبھی تذکرہ حضرت مخدوم پاک رضی اللہ عنہ سے کیا جاتا تو شرما جاتے اور تبسّم فرمایا کرتے تھے۔

یَا حَیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا قَیُّوْمُ

مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

چاولوں کا پک جانا

حضرت مخدوم پاک رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہؒ بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ دو تین دن سے فاقہ تھا۔ کھانے کو کچھ میسّر نہ آیا اور کسی سے مانگنے یا ذکر کرنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر حضرت مخدوم دو جہاں رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آج بھوک بہت لگی ہے۔ کچھ کھانے کو دیں۔ دوپہر تک میں نے حیلے بہانے سے ٹالا اور بہت کوشش کی کہ کچھ میسّر آ جائے تو پکا کر ان کو کھلا دوں، مگر کچھ بھی

میسّر نہ آیا ۔ نمازِ ظہر کے بعد صابر صاحب رضی اللہ عنہ
میرے پاس آئے اور فرمایا کہ اب میں بھوک کی
وجہ سے بہت بے تاب ہوں کچھ کھانا کھلا
دیجیے ۔ ان کی تسلّی کے لیے میں نے ایک دیگچی
میں پانی ڈالا اور چولھے پر رکھ دیا اور آگ جلا دی۔
جب آپ تقاضہ کرتے، میں کہہ دیتی کہ ابھی پکا نہیں
تھوڑی دیر تک تیار ہو جائے گا ۔ مغرب کی نماز تک
میں ٹالتی رہی ۔ نمازِ مغرب کے بعد آپ نے میرے
پاس آ کر فرمایا کہ ”اب مجھ میں تاب نہیں آپ مجھے
کچا ہی کھلا دیجیے “ اتنا کہہ کر وہ خود دیگچی کے
پاس گئے ۔ ڈھکنا کھولا اور فرمایا کہ ” چاول تو پک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیّوم
اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیّدنا ومولانا وحبیبنا
محمّد النّبیّ الاُمّیّ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ
معلوم لّک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الّذی لا الٰہ الّا ھو الحیُّ
یا حیّ القیّوم واتوب الیہ یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گئے ہیں آپ مجھے جلدی سے کھلا دیجیے" چاولوں
کا نام سُن کر میں حیران ہوئی کہ دیگچی میں تو سوائے
پانی کے کچھ نہ تھا، اور یہ کہہ رہے ہیں کہ چاول پک
گئے ہیں۔ جا کر دیکھا تو واقعی بہت عُمدہ چاول
پکے ہوئے تھے۔ میں نے علی احمدؒ کو اس میں
سے نکال کر کھلائے اور مولوی محمد ابُو القاسمؒ کو بھی
دِکھلائے اور کِھلائے اور اُن سے کہا کہ اب یہ
واقعات اس بات پر مجبُور کرتے ہیں کہ انہیں تعلیم
باطنی کے لیے کسی صاحبِ باطن کے پاس پہنچا دیا
جائے۔ آپ کہیں تو میں انؒ کو بھائی فریدُ الدّینؒ
کے سپُرد کر آؤں۔ دیگر احباب نے بھی یہ چاول

دیکھے ، کھائے اور سب نے والدۂ مخدوم پاکؒ سے اتّفاق کیا کہ انہیں بابا فریدُ الدّین (رضی اللہ عنہ) کے پاس پہنچا دیا جائے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ
یا حی یا قیوم

باب ۵ پنجم

ہرات (کابل) سے روانگی

مشورہ کے بعد سامانِ سفر درست کیا گیا ۔ محمدؐ ابو القاسمؒ گرگامی نے حضرت مخدوم پاکؒ اور ان کی والدہ ماجدہؒ کو ہمراہ لیا اور قصبہ (اجودھن) پاک پتن شریف علاقہ دیپال پور کی طرف روانہ ہو گئے ۔ راستہ میں علیمُ اللہ ابدال حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو خاکسار جناب بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی آمد کی اطلاع کر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یاحی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یاقیوم
اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ
یاحی یاقیوم

دے مگر آپ نے اس سے منع فرمایا۔ مولانا محمّد ابُو القاسم گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے علیمُ اللّٰہ ابدال سے فرمایا کہ "آپ اتنی دیر تک کہاں رہے، خبر ہی نہ لی"۔ تو وہ عرض کرنے لگے کہ "جناب خواجہ عبد الرّحیم عبد السّلام رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد میں پوشیدہ طور پر مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر رہا اور اب بمُوجب حُکم ظاہر ہوا ہوں اور اب اِن شاء اللّٰہ تا حیات مخدُوم دو جہاں رضی اللہ عنہ سے علیحدہ نہ ہُوں گا"۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

ماموں کا ظلِّ عاطفت

بموجب بعض روایات یہ سفر اِن اصحاب کی برکت سے صرف گیارہ دن میں مکمّل ہو گیا، اور ۲۵ ر شعبان المعظّم ۶۰۰؁ھ ہجری المقدّس کو بروز چہارشنبہ یہ قافلہ پاک پٹن شریف پہنچ گیا۔ اس سے صرف دو ہی سال قبل جناب مسعود العالمین اغیاث الهند خرقۂ خلافت جناب خواجہ قطب الدّین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل فرما چکے تھے۔ جس وقت آپؒ کی والدہ ماجدہؒ نے آپ کو بابا صاحبؒ کی گود میں بٹھایا تو آپ پر ایک عجیب و غریب کیفیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قُوّۃَ الّا باللہِ یا قیُّومُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ ﷺ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
یا حیُّ یا قیُّومُ

کا غلبہ ہُوا۔ اور سب سے پہلی بات جو آپ نے ماموں جان قبلہ سے کی وہ یہ تھی کہ" آج سے تین سال بعد میرے دادا جان کا وصال ہو جائے گا۔" بابا صاحبؒ نے فرمایا کہ" بیٹا تمہیں اس کا کیونکر علم ہوا۔ تمہارے دادا سیّد سیفُ الدّین عبدُ الوہّابؒ تو بغداد شریف میں رہتے ہیں اور تم یہاں ہو۔" آپ نے عرض کیا" ابھی میں نے اپنے قلب کی طرف دیکھا تو والد ماجد قبلہ کی صُورت سامنے آ گئی اور اُنہوں نے اپنے داہنے ہاتھ کی تین اُنگلیاں میری طرف اُٹھائیں، اور یہ موت کی دلالت ہے۔" یہ سُن کر بابا صاحبؒ نے آپ کو سینے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا حَيُّ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَا قَيُّوْمُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

سے لگا لیا اور لگانا ہی تھا کہ حضرت مخدوم صاحبؒ کو بھی وجدانی کیفیت طاری ہو گئی اور حالتِ جذب میں آ گئے اور بار بار فرمانے لگے :

"مرحبا فرزند **علی احمد** صابرؒ بطنُ الولی ! بطنُ الولی ! بطنُ الولی !"

اور کمال استغراق کی حالت میں اپنے سیدھے ہاتھ کی تین اُنگلیاں حضرت مخدومِ پاک رضی اللہ عنہ کے سینہ پر بالائے قلب رکھ کر تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ : "تجھ سے تین جمالِ ذات ہوں گے" اور والدۂ مخدوم پاکؒ سے فرمانے لگے کہ "ان کا کُرتا اُوپر اُٹھائیں"۔ جب والدۂ مخدوم پاکؒ نے کُرتا اُوپر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَا حَيُّ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَا قَيُّوْمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
يَا حَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اُٹھایا تو دائیں شانے کے نیچے بالوں کا ایک عجیب گُچھّا دیکھا ۔ حضرت مسعُود العالمینؒ نے ہمشیرہ سے فرمایا کہ "تمہیں عِلم ہے کہ یہ بالوں کا گُچھّا کیسا ہے؟" ہمشیرہ عرض کرنے لگی ۔ "سُنتی ہوں کہ یہ خُوش قِسمتی کی علامت ہے ۔ اگر خُوش قسمتی یہی ہے کہ صِغر سنی میں والد فوت ہو جائے تو میرا علی احمدؒ واقعی خُوش قِسمت ہے ۔" یہ کہتے کہتے اُن کا دِل بھر آیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے ۔

بابا صاحبؒ نے فرمایا "رونے کی کوئی بات نہیں خُدا نے اِن کی پُشت پر سیاہ بالوں کی ترتیب سے لفظ " وَلِیُ اللّٰہ " لکھا ہُوا ہے یہ کوئی معمُولی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیّوم
اللھم صلِّ وسلِّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمدِ النبیّ الامیّ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلِّ
معلومٍ لّک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ
یا حیّ القیّوم واتوب الیہ یا قیّوم

بشارت نہیں "

تعلیم ظاہری

جناب بابا صاحب قدس اللہ سرّہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے مخدوم علی احمدؓ کو تین سال ظاہری عُلوم کی تعلیم دی اور اس عرصہ میں علی احمدؓ نے اتنا سیکھ لیا جتنا کوئی دُوسرا چھ سال میں بھی نہ سیکھ سکتا تھا اس دوران مولٰینا محمّد ابُو القاسم گرگانیؒ اور والدۂ مخدوم پاکؓ بابا صاحبؒ کے پاس پاک پتّن شریف میں قیام پذیر رہے ۔

جناب بابا صاحبؒ اپنی تصنیف "سرّ العبُودیّت" میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیُّوم

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

یا حیُّ یا قیُّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ ان تین سال میں جن میں علی احمدؒ نے ظاہری علوم کی تکمیل کی۔ میں نے ان کے وہ حالات جو اپنی ہمشیرہ اور دوسرے لوگوں سے سنتا رہا خود دیکھے اور میری طبیعت بہت مسرور تھی کہ وہ اس سے کہیں زیادہ تھے جو میں سنا کرتا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ ماشاءَ اللہُ لا قوّۃَ الّا باللہِ یا قیّوم

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

یا حیّ یا قیّوم

باب ششم

بیعت کی سفارش

جناب بابا صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی تصنیف سرّ العبودیت میں تحریر فرمایا کہ ۱۲ ر شوال المکرم ۶۰۳ھ ہجری المقدس کو میں نے خواب میں دیکھا کہ جدِّ امجد جناب صابر صاحب رضی اللہ عنہ حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "ہم بچّے کو آپ کے سپرد کرتے ہیں کہ آپ ان کے استاد بھی ہیں اور سرپرست بھی اور پیرِ طریقت بھی۔" میں نے بیدار ہو کر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشاءَ اللهُ لا قُوَّةَ اِلّا بِاللهِ یا قیُّومُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
یا حیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ یا قیُّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علیمُ اللہ ابدال کو بغداد شریف روانہ کیا کہ حضرت کی مزاج پُرسی کر کے آئیں اور خود اپنے حجُرہ میں اِعتکاف میں مشغُول ہو گیا۔ ۲۵، شوّال المکرّم ۶۰۳ھ ہجری المقدّس کو تہجّد کی نماز سے فارغ ہو کر مولانا محمّد ابُو القاسم گرمامی رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس آئے اور فرمانے لگے کہ ''میں تہجّد کے بعد سو گیا تھا عالمِ مثال میں حضرت عبد الوہابؒ کی نماز جنازہ میں شریک ہوا ہوں۔ آج شب بھر مخدوم پاک رضی اللہ عنہ پر بھی شدّت کا غلبہ رہا ہے''۔ ظُہر کی نماز کے بعد علیمُ اللہ ابدال نے بھی واپس آ کر حالِ انتقال سیّد عبد الوہّابؒ بیان فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشآء اللہ لا قوّۃ الّا باللہ یا قیّومُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

یا حیُّ یا قیّومُ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیعتِ خاندانِ علویہ خنفیہ

جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۵ شوّال المکرّم ۶۰۳ھ ہجری المقدّس کو بعد نمازِ عصر جناب مخدوم پاک رضی اللہ عنہ کو بُلا کر اپنی ہمشیرہ کی موجُودگی میں اپنے دستِ حقّ پرست پر بیعت لی اور رُموزِ باطنیّہ سے آگاہ فرما کر سِینہ بے کینہ کو اسرارِ معرفت کے خزانے اور نُکاتِ طریقت و حقیقت کے گنجینہ سے لبریز کر دیا اور علویہ وخنفیہ دو خاندانوں کی اجازت سے مشرّف و مُمتاز فرمایا ۔ اس سِلسلہ میں ایک مجلس، بھی ترتیب دی گئی تھی جس میں اکابرین شامل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علٰی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلٰی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حیّ القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تھے ۔ وجیہہُ الدّین بن رکنُ الدّین سیسانی سوداگرِ کشمش جو مدینے کے خرُمے بابا صاحبؒ کی نذر کے لیے لائے تھے ،بھی شامل تھے جو بابا صاحبؒ نے سب احباب کو تبرّکاً تقسیم فرمائے اور حضرت مخدُوم پاکؒ نے بھی اپنے حصّہ کے نوش فرمائے۔

نیز آپ نے اپنی ہمشیرہ کا شُکریہ بھی ادا کیا کہ ایسا بیش بہا سعادت مند فرزند آپ نے مجھے عنایت کیا ہے کہ اگر میرے بدن کا رونگٹا رونگٹا خداوندِ عالم کا شُکر کرے تب بھی ادا نہ ہو سکے یہ پروردگار کی بہترین مخلُوق ہیں ۔ان کے مراتب و فضائل پیشین گوئیوں کے ذریعہ مجھ تک پہنچائے

گئے ہیں ۔

والدۂ صابر صاحبؒ کی ہرات واپسی

جس وقت والدۂ مخدوم پاکؒ نے یہ دیکھا کہ میری حسبِ خواہش بچّے کی تربیّت اور پرورش ہو رہی ہے ۔ اُنھوں نے ایک دن بابا صاحبؒ سے عرض کی کہ مجھے اب ہرات جانے کی اجازت دیں ۔ بچّہ اب آپ کی نگرانی میں رہے گا ۔ البتّہ دو باتیں خاص طور پر عرض کرنا چاہوں گی ۔ اوّل یہ کہ میرا بچّہ شرمیلا ہے ۔ کسی سے کوئی چیز خود نہیں مانگتا ، اس کے کھانے پینے کی نگرانی آپ خود

رکھیں گے ۔ بابا صاحبؒ نے تبسّم فرمایا اور اسی وقت مخدُوم پاک رضی اللہ عنہ کو طلب کر کے لنگر خانے کا سارا انتظام اُن کے سپُرد کر دیا ۔ اس کے بعد بابا صاحبؒ نے دُوسری بات دریافت فرمائی تو آپ کی ہمشیرہ نے عرض کی کہ میری عرض یہ ہے کہ جب میں واپس آوٗں تو اُس وقت اپنی بھتیجی (بابا صاحبؒ کی صاحبزادی) سے بیٹے کی شادی کروں گی ۔ بابا صاحبؒ نے ہنس کر فرمایا دونوں بچےّ آپ کے ہیں ۔ آپ کو اختیار ہے ۔ اس کے بعد مخدُوم پاک رضی اللہ عنہ کی والدہ معظّمہ پاک پتّن شریف سے ہرات روانہ ہو گئیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ یا قیُّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

یا حیُّ یا قیُّومُ

بابِ ہفتم

لنگر خانہ

حضرت بابا صاحبؒ کے ہاں ایک لنگر خانہ محرّم الحرام ۶۰۱ھ ہجری المقدّس سے جاری تھا۔ اس میں غُربا، یتمٰی، بیوگان، مساکین، مُحتاجین، مُسافر، مہمان اور خُدّامِ بارگاہ کھانا کھایا کرتے تھے حضرت مخدُوم پاک رضی اللہ عنہ کے سپُرد یہ خدمت ۲۶/ شوّال المکرّم ۶۰۳ھ ہجری المقدّس کو ہوئی۔ آپ کا معمُول تھا کہ نمازِ مغرب کے بعد اپنے حُجرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قوّۃَ اِلّا باللہِ یا قیّومُ

اللّٰھُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِکْ علٰی سیّدِنا و مولانا وحبیبِنا مُحمّدِ النّبیِّ الاُمّیِّ وعلٰی اٰلِہٖ و اصحابِہٖ وعترتِہٖ بعددِ کُلِّ معلومٍ لّکَ وبعددِ خلقِکَ ورضٰی نفسِکَ وزِنۃَ عرشِکَ ومِدادَ کلماتِکَ استغفرُ اللہَ الّذی لآ اِلٰہَ اِلّا ھُوَ الحیُّ القیّومُ واتوبُ اِلیہِ

یا حیّ یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہُ

شریف سے باہر تشریف لاتے اور لنگر تقسیم فرما کر واپس حُجرہ میں تشریف لے جاتے۔ پھر بعد نمازِ اشراق باہر تشریف لاتے اور لنگر تقسیم فرماتے۔ آپ شبانہ روز شغلِ نُوری میں مشغُول رہا کرتے۔

اکثر اصحاب نے اپنی اپنی تصانیف میں اس کا ذکر فرمایا ہے کہ کبھی کسی نے آپ کو خود لنگر کھاتے نہیں دیکھا۔

والدۂ مخدُوم پاکؒ کی ہرات سے واپسی

بارہ سال کے بعد والدۂ معظّمہ جناب مخدُوم پاکؒ ہرات سے بچّے کو دیکھنے پاک پتّن شریف تشریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لائیں ، ہڈّیوں کے ڈھانچے مخدُوم پاکؒ کو سامنے لرزاں دیکھا تو دِل مسوس کر رہ گئیں اور آنکھیں بھر آئیں ۔

بیٹے سے مِل کر بھائی کے پاس آئیں ۔ صدمے اور شدّت جذبات کی وجہ سے کہنا کچھ چاہتی تھیں اور زُبان سے نکلتا کچُھ تھا ۔ آخر بدِقّت تمام کام کی بات بس اتنی ہی کہہ سکیں : "بھائی ! کیا میں نے چلتے وقت آپ سے یہ درخواست نہ کی تھی کہ میرے علی احمدؒ کو بُھوکا نہ رکھنا ۔" پھر مخدُوم پاکؒ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کہا " ذرا ان کی صحّت تو ملاحظہ فرمائیں ، ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا ہے ۔ اس کے بعد آنچل میں مُنہ چھپا، پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگیں ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یَا حَیُّ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا قَیُّوْمُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بابا صاحبؒ نے بارہ سال میں شاید پہلی مرتبہ ہڈّیوں کے اس پنجر کو بغور دیکھا اور فرمایا: "انہیں ہم نے بخدا بھوکا نہیں رکھا۔ آپ کو خُوب یاد ہو گا کہ آپ کے رُوبرو ہی لنگر کی تقسیم کا کام ہم نے اِن کے سپُرد کر دیا تھا۔ یہ لنگر خانے کے حاکم و مُختار تھے، جس کو چاہتے دیتے اور جس کو چاہتے نہ دیتے۔ اس لنگر سے جو چاہتے کھاتے، کسی نے ان کا ہاتھ تو نہیں پکڑ رکھا تھا۔

ماں نے بیٹے کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ جیسے پُوچھ رہی ہو:

"پھر تمُہارا یہ حال کیونکر ہوا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاءَ اللهُ لا قُوّةَ اِلّا باللهِ یا قیّوم
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ
یا حیّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ

بیٹے نے چونکا دینے والا جواب دیا :

" اماں ! ماموں جان نے لنگر تقسیم کرنے کا کام ہمارے سپرد کیا تھا ، خود ہمیں تو کھانے کی اجازت نہیں مرحمت فرمائی تھی "

بابا فرید رضی اللہ عنہ نے شفقت سے بھانجے کو دیکھا اور دریافت فرمایا :

" پھر آپ بارہ سال تک کہاں سے اور کیا کھاتے رہے ؟ "

سعادت مند بھانجے نے جواب دیا :

" جنگل کی نباتات ، گھاس ، پتّے وغیرہ "

بابا فرید رضی اللہ عنہ نے فرطِ محبت سے فرمایا " آپ نے

صبر کی حد کر دی علی احمد ! آپ "صابرؒ" ہیں ۔ اس میں آپ یکتا ہیں "۔ اس کے بعد آپ کو "صابر" کہا جانے لگا ۔

ماں نے مجسمۂ صبر و رضا علی احمدؒ کی طرف دیکھا اور انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے ان کا شکایت بھرا دل رنجش سے پاک ہو گیا ہے ۔

دِلوں کی کیفیّت جان لینے والے بابا فریدؒ نے ماں بیٹے پر فاتحانہ نظر ڈالی ۔ ان کے چہرے کا سکون اور لہجے کی طمانیت یہ بتا رہی تھی کہ مخدوم علی احمد رضی اللہ عنہ کے اندر ودیعت کیے ہوئے صبر و تحمّل کا وہ جوہر جو بارہ سال کی مُدّتِ آزمائش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشآء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صل وسلم و بارک علیٰ سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہٖ و اصحابہٖ و عترتہٖ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک و رضیٰ نفسک و زنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حیُّ القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

میں کھُل کر سامنے آ گیا تھا اور اسی طرح سامنے لایا جا سکتا تھا ۔ رہی سہی کسر بابا فریدؒ نے بھانجے کو سینے سے لگا کر پُوری کر دی ۔

صابریؒ جلال سے
جنابِ بابا صاحبؒ کے بچّوں کی وفات

حضرت مسعُود العالمین رضی اللہ عنہ مکتُوب سرّ العبُودیّت میں تحریر فرماتے ہیں کہ :

ہمارے صاحبزادے نعیمُ الدّین صاحب جن کی عمر تین سال کے قریب تھی ایک دن کواڑ حجرۂ مخدُوم پاکؒ کے اندر جھانکنے لگے ، اُسی وقت خوُن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حیّ القیوم واتوب الیہ یا قیوم

کی قے آئی اور واصل بحق ہو گئے ۔ چند روز کے بعد فرزند فرید بخش نے جن کی عمر سال بھر کے قریب تھی حجرہ شریف جناب صابرؓ کی طرف منہ کر کے پیشاب کر دیا ۔ ایک پسّو نے ان کو ڈنک مارا اور ان کے منہ سے خون جاری ہو گیا اور ایک پہر کے بعد جان بحقِ تسلیم ہوئے ۔ ان واقعات سے عوام اور خدّام کو آگاہ کیا گیا تھا کہ مخدوم علی احمد صابرؓ برہنہ شمشیر ہیں جو کوئی ان کے قریب ہو گا ہلاک ہو جائے گا ۔ جس پر ان کی نظر پڑ جائے گی ، وہ ہدفِ ناوکِ قضا ہو گا ۔ جب وہ حجرہ سے باہر تشریف لائیں کوئی ان کے سامنے نہ ہوا کرے ۔ اس کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یا قیُّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

یا حیُّ یا قیُّومُ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گیارہ روز بعد عزیزُ الدّین صاحب جن کی عُمر اُس وقت بائیس سال کے قریب تھی نے بغیر اجازت مخدُوم پاکؒ کے لنگر خانے میں جا کر فرمایا کہ "آج لنگر ہم تقسیم کریں گے"۔ خُدّام نے ہر چند عرض کی کہ "یہ خدمت حضرت مخدُوم پاک رضی اللہ عنہ کی ہے آپ اُن کی اجازت کے بغیر اس میں دخل نہ دیں" مگر عزیزُ الدّین صاحب نے ایک نہ مانی اور جواب دیا کہ "لنگر ہمارے باپ کا ہے تم لوگ کیوں مُخالفت کرتے ہو" اور لنگر تقسیم کرنا شرُوع کر دیا۔ اس بات کا ذکر اُنھوں نے گھر جا کر اپنی والدہ ماجدہ سے فرمایا۔ یہ سُن کر وہ فرمانے لگیں۔ "خُدا خیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

کرے ۔ ابھی دو لڑکے تو قضا ہو چکے ہیں ۔ یہ تو نے کیا غضب کیا ۔"

جب مخدوم پاک رضی اللہ عنہ اپنے حجرہ سے باہر تشریف لائے اور خُدّام سے فرمایا " لنگر لاؤ تاکہ تقسیم ہو ۔" تو خُدّام خاموش رہے ۔ آپ نے پھر فرمایا :

" لنگر لاؤ تاکہ تقسیم ہو ۔"

اس پر خُدّام نے عرض کیا کہ :

" وہ تو حضور ! عزیزُ الدّین صاحب تقسیم فرما گئے ہیں ۔"

حضرت مخدوم پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حیی یا قیوم

"جو بچا ہو وہی لے آؤ۔ وہ میں تقسیم کر دوں"

خُدّام نے عرض کیا:

"حضور! کچھ نہیں بچا۔ وہ سب تقسیم کر گئے ہیں۔"

آپ نے اِس پر فرمایا:

"پھر وہ خُود کیوں بچا؟"

یہ کلمہ حضرت مخدُوم پاک رضی اللہ عنہ کی زُبان سے نکلا ہی تھا کہ رُوح صاحبزادہ عزیزُ الدّین کے جسم سے پرواز کر گئی اور گھر میں کہرام مچ گیا۔

یَا حَیُّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا قَیُّوْمُ
مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ
یَا حَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

مخدوم پاکؓ کی شادی کا معاملہ

حضرت مسعودُ العالمین رضی اللہ عنہ کی شادی ہندوستان کے بادشاہ غیاثُ الدّین بلبنؒ کے یہاں ہوئی تھی۔ اب اس بادشاہزادی کی بچیّ جوان ہو رہی تھی۔ والدۂ مخدوم پاکؓ کو یہ بچیّ بہت اچھیّ لگتی تھی۔ سرکار مخدومِ دو جہاںؓ بھی جوان ہو چکے تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ بیٹے کا سہرا دیکھ لیں۔ لڑکی گھر میں موجُود تھی اور ضمناً یہ بات پہلے ہو بھی چُکی تھی۔ ایک روز والدۂ مخدُوم پاکؓ نے حضرت بابا صاحبؒ سے پھر اس بات کا ذِکر فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صلِّ وسلِّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمدٍ النبیِّ الاُمّیِّ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعددِ کلِّ معلومٍ لّک وبعددِ خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیُّ القیوم واتوب الیہ
یا حیُّ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بابا صاحبؓ نے جواب دینے کی بجائے فکر مندانہ سکوت اختیار کیا۔ بہن نے اس تردد کا مطلب پوچھا بولیں: "کیا علی احمدؒ آپ کا بھانجا نہیں ہے؟" بابا صاحبؓ نے فرمایا: "کیوں نہیں"۔ بہن نے جوش سے پوچھا۔ "کیا ان میں آپ کا خون موجود نہیں؟" بابا صاحبؓ نے جواب میں فرمایا: "ہے کیوں نہیں" "پھر آپ کو اس رشتہ میں تامل کیوں ہے؟" بہن نے تردّد سے پوچھا۔ بابا صاحبؓ نے بدستور فکر مند لہجے میں جواب دیا۔ "یہ بات نہیں بہن ہم کسی دوسری وجہ سے فکر مند ہیں"۔ جذباتی بہن نے غصّہ میں کہا "شاید اس لیے کہ یہ بیوہ کا لڑکا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
یَا حَیُّ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا قَیُّوۡمُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا وَحَبِیۡبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ
یَا حَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

ہے ۔ آپ کی بیٹی شہنشاہِ ہند کی نواسی ہے اس وجہ سے شاید آپ اس رشتہ کو قابلِ اعتناً نہیں سمجھتے ہیں "

بابا صاحب رضی اللہ عنہ نے نرمی سے فرمایا :

"آپ نے میرے تامل کا مطلب غلط لیا ہے ۔ ہم تو اس لیے فکر مند ہیں کہ شادی انہیں راس نہیں آئے گی ۔ ان کا جلال لڑکی کو ہلاک کر دے گا اگر آپ پھر بھی اس رشتہ پر بضد ہیں تو ہم دونوں کی شادی کیے دیتے ہیں لیکن اس شادی کا انجام وہی ہو گا جو ہم نے آپ سے ذکر کیا ہے ۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھمّ صلّ وسلّم و بارک علیٰ سیّدنا و مولانا و حبیبنا
محمّد النّبی الأمیّ وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ
معلوم لّک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ
یا حیّ القیّوم و اتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مخدوم پاکؒ کی شادی

بتاریخ ۲۱ ، شوال المکرّم ۶۱۳ھ ہجری المقدس نمازِ مغرب سے قبل نکاح جناب مخدوم دو جہاں رضی اللہ عنہ کا منعقد ہوا ۔ شب کو والدۂ مخدوم پاکؒ نے خلافِ معمول صابر صاحب رضی اللہ عنہ کے حجرہ میں چراغ روشن کیا اور دلہن کو حجرہ میں پہنچا دیا اور خود حجرہ کے دروازہ پہ بیٹھی رہیں اور عروس اندرونِ حجرہ مخدوم پاکؒ کے حضور دست بستہ کھڑی رہیں تہجد کے وقت جناب مخدوم پاک رضی اللہ عنہ کو مراقبۂ فنا سے فرصت ہوئی تو خلافِ معمول کسی دوسرے

کو حجرہ میں موجود پاکر پوچھا "کون؟" عروس نے عرض کیا "میں آپ کی زوجہ ہوں" مخدوم پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "خدا تو اَحَد ہے زوجہ سے کیا کام؟"

اُسی وقت زمین سے ایک آگ پیدا ہوئی اور جسمِ عروس جل کر خاک ہو گیا۔

والدۂ مخدوم پاکؒ نے یہ گفتگو سُن کر چاہا کہ جا کر صابر صاحبؒ کو فہمائش کروں۔ حجرہ کی زنجیر کھول کر اندر جانے تک یہ کام طے ہو چکا تھا۔ اندرونِ حجرہ پہنچ کر والدہ نے مخدوم پاکؒ کی پُشت مبارک پر دونوں ہاتھ مارے اور فرمایا

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"میں تیرے ماموں کو کیا جواب دوں گی"۔ جناب مخدوم پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں نے کیا کیا؟" والدۂ مخدوم پاکؓ نے جواب دیا کہ میں نے تیرا نکاح آج تیرے ماموں کی لڑکی سے منعقد کیا تھا اور عروس کو تیرے حجرے میں لائی تھی۔ تو نے اس کو جلا دیا۔ خاک کا ڈھیر یہ موجود ہے" مخدوم پاک رضی اللہ عنہ نے والدہ سے عرض کیا کہ: "مجھے اِس کا کوئی علم نہیں ہے"۔

جب یہ چھوٹا سا کنبہ یک جا ہوا اور سوگوار چہرے آمنے سامنے بیٹھے تو بابا صاحبؒ نے رنج اور صدمے سے رنجیدہ بہن کی طرف دیکھا،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیی ماشاءَ اللّٰہُ لا قوۃَ الا باللّٰہِ یا قیوم
اللّٰھمّ صلِّ وسلّم وبارِک علیٰ سیّدنا ومولانا وحبیبنا
محمّدٍ النبیّ الاُمّیّ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعددِ کلِّ
معلومٍ لّک وبعددِ خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃَ عرشک
ومدادَ کلماتک استغفر اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیُّ
یا حیی القیّومُ واتوبُ الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جیسے کہہ رہے ہوں ، دیکھ لیا تم نے ۔ ہم جو کہتے تھے ہو کر رہا ۔ بہن نے اشکبار نظروں سے بھائی کو دیکھا تو شرم و ندامت سے نظریں چرانے لگیں ۔ وہ اپنی ضد پر بہت زیادہ شرمسار اور نادم تھیں ۔ اسی روز سے والدۂ مخدوم پاکؒ عارضۂ بخار میں مبتلا ہو گئیں جس سے وہ جانبر نہ ہو سکیں اور ۲، محرم الحرام ۶۱۴ھ ہجری المقدس بروز جمعۃ المبارک حالتِ استغراق میں جاں بحقِ تسلیم ہوئیں ۔ خدّام نے عرض کیا کہ " آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور جنازہ تیار ہے اور موضع کوٹھوال (دیپال پور) واسطے دفن جائے گا ۔ آپ شامل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
یَاحَیُّ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یَاقَیُّوْمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ
یَاحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَاقَیُّوْمُ

ہوں"۔ آپؓ نے فرمایا "مجھے لنگرِ خُدا سے والدہ زیادہ عزیز نہیں ہیں۔ وہاں بابا صاحبؒ کا ہونا کافی ہے" اور آپ واپس حجرہ میں تشریف لے گئے اور پھر حالتِ استغراق سے فرصت نہیں ملی۔

آپ نے تیرہ سال سات ماہ گیارہ دن لنگر تقسیم فرمایا۔

دِلّی کی ولایت کی تقرری

اس کے بعد مخدوم پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ریاضت میں اس قدر شدّت آ گئی کہ انہیں دُنیا کا ہوش ہی نہ رہا۔ دُنیا سے ملنا جُلنا اور بات چیت کرنا بالکل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیی ماشاءَ اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھُمَّ صلِّ وسلِّم وبارِك علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمدِ النبیِّ الاُمّیِّ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعددِ کلِّ
معلومٍ لك وبعددِ خلقك ورضیٰ نفسك وزنۃ عرشك
ومدادَ کلماتك استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حیی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چھوڑ دیا ۔ زُبان میں اتنی تاثیر پیدا ہوگئی کہ مُنہ سے جو بھی نِکل جاتا وہ فوراً ہو کر رہتا ۔ لوگ ان سے ڈرتے لگے اور دُور رہتے اور یہی حکم بابا صاحبؒ نے لوگوں کو اور خُدّام کو دے رکھا تھا کہ یہ ننگی تلوار ہیں۔

بابا صاحبؒ ان کے رُوحانی ارتقاء سے بخُوبی، آگاہ تھے ۔ آپ نے اولیائے کرام اور بزُرگانِ دین کو اِکٹھا فرمایا اور ان کی موجُودگی میں مخدُومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ کے سر پر اپنی کُلاہ رکھ کر اس پر سبز عمامہ باندھ دیا ۔ ایک قینچی بھی اس غرض سے عطا فرمائی کہ بالوں کی تراش خراش میں آسانی ہو ۔ مصلّٰی نماز کے لیے عنایت فرمایا ۔ اس تقریب میں انہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ
یا حیّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالٰی عنہ

دِلّی کی ولایت کا پروانۂ تقرری بھی عطا فرمایا لیکن اس کے لیے یہ شرط لگا دی کہ یہ پروانہ اُس وقت تک کار آمد نہ ہو گا جب تک اس پر قُطبِ عصر شیخ جمالُ الدّین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مُہرِ قُطبیّت نہ لگا دیں۔

سرکار مخدُوم پاک رضی اللہ عنہ یہ پروانۂ قُطبیّت لے کر ہانسی روانہ ہو گئے۔ ڈولے میں سوار حضرت مخدُوم علی احمد صابر رضی اللہ عنہ شانِ بے نیازی سے شیخ جمالُ الدّین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ پر حاضر ہوئے۔ تو شیخ جمالُ الدّین ان کی پیشوائی کو آگے بڑھے۔ اُن کا خیال تھا کہ یہ ڈولا ان کے قریب ہی رُک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیُّوم
اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
یا حیُّ یا قیُّوم

جائے گا لیکن مخدوم دو جہاں رضی اللہ عنہ نے اس بات کی پرواہ کیے بغیر ڈولے کو آگے بڑھ جانے دیا اور خانقاہ کے اندر لبِ فرش ڈولے کو روک کر باہر نکلے ۔ اُن کی بے نیازی حضرت جمالُ الدّینؒ کو پسند نہ آئی ۔ اس کے باوجود خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہا اور نہایت تعظیم اور اعزاز و اکرام سے اپنی مسند پر بٹھایا ۔ نمازِ مغرب کا وقت ہو چُکا تھا ۔ دونوں نے ایک ساتھ نماز ادا کی ۔ نماز کے بعد ہر سُو اندھیرا پھیل چُکا تھا ۔ خانقاہ میں ابھی تک چراغ نہیں جلا تھا ۔ سرکار مخدُوم دو جہاںؓ نے فرمانِ قُطبیّت کھول کر حضرت جمالُ الدّین ہانسوی رحؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمدِ النبی الامّی وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعددِ کلِّ معلومٍ لّک وبعددِ خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ القیوم واتوب الیہ

یا حیّ یا قیوم

کے سامنے رکھ دیا اور فرمایا اس پر مُہر ثبت کر دیجیے۔

حضرت جمالُ الدّین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے اندھیرے کا عُذر پیش کیا اور فرمایا "اِس وقت اندھیرا ہے آرام کیجیے، صُبح لگا دیں گے"۔ سرکار مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "حضرت تامّل نہ کیجیے! اِسی وقت مُہر لگا دیجیے اور مُرید کو حُکم فرمائیے چراغ لے آئے"۔ حضرت جمالُ الدّین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے اُسی وقت چراغ طلب کیا اور اُچاٹ دِلی سے مُہر لگانے پر آمادہ ہو گئے۔ اِتّفاق کی بات کہ چراغ آتے آتے بُجھ گیا۔ حضرت جمالُ الدّین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے بے دِلی سے فرمایا "علی احمدؒ صبر کرو۔ صُبح

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
یَا حَیُّ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا قَیُّوۡمُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا وَحَبِیۡبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ
یَا حَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

نمازِ فجر کے بعد مُہر لگا دیں گے ۔" سرکار مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ نے اس عُذر کو ردّ کر دیا اور اپنی اُنگلی پر کچھ پڑھ کر دم فرمایا وہ چراغ کی طرح روشن ہو گئی ۔ روشن انگشت کو آگے بڑھاتے ہوئے سرکارِ دو جہاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا " روشنی ہو گئی ، فرمان پر مہر لگا دیجیے "

حضرت جمالُ الدّینؒ یہ برداشت نہ کر سکے ۔ فرمانِ قُطبیّت غُصّے میں چاک کر دیا اور اس کے پُرزے ہوا میں اُڑا دیے اور گرم مزاج طالبِ قُطبیّت کو غُصّے میں فرمایا :" یہ گرم مزاجی ؟ تحمّل پیدا کرو ! دِلّی والے اِس گرم مزاجی کو کِس طرح برداشت کریں گے ۔ آپ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صلّ وسلّم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الاُمّی و علی آلہ و اصحابہ و عترتہ بعدد کلّ
معلوم لک و بعدد خلقک و رضی نفسک و زنۃ عرشک
و مداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ
یا حیّ القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

تو جس وقت جوش میں آئیں گے انہیں جلا کر خاک کر دیں گے ۔" اپنے پیر و مُرشد کے فرمان کو چاک ہوتا دیکھ کر مخدُومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ بھی مُشتعل ہو گئے اور غصّہ میں پیر پٹختے ہوئے فرمایا " کوئی پرواہ نہیں ۔ آپ نے ماموں فریدؒ کا فرمانِ قُطبیّت چاک کیا ہم نے آپ کا سِلسلۂ قُطبیّت ہی چاک کر دیا ۔"

جب یہ جنگ ہو رہی تھی تو پاک پتن میں حضرت بابا صاحبؒ وُضو فرما رہے تھے ۔ اُنھوں نے حاضرین سے متبسّم ہو کر فرمایا " دو بڑے پہلوان پنجہ آزمائی کر رہے ہیں ۔ خُدا خیر کرے ۔"

سرکار مخدُومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ دِل برداشتہ ہو کر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یَا حَیُّ ماشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا قَیُّوْمُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یَا حَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

واپس پاک پتن تشریف لے آئے اور بابا صاحبؒ کو پوری رُوئیداد سُنا کر عرض کیا "فقیر کے لیے اب کیا حکم ہے" باباصاحبؒ نے افسوس سے جواب دیا : " پارہ کردۂ جمال را فرید نتواں دوخت " (جمال کے پھاڑے کو فرید نہیں سی سکتا) اس کے بعد مخدومِ دو جہاں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے سوال کیا "جب جمال نے فرمانِ قُطبیّت چاک کیا تو آپ نے کیا جواب دیا تھا " سرکار مخدُوم دو جہاںؓ نے جوش میں فرمایا " تو سندِ من چاک کردی من سِلسلۂ تو بریدم " (یعنی تم نے میری سند چاک کر ڈالی میں نے تمھارا سِلسلہ قطع کر دیا) باباصاحبؒ نے پھر پُوچھا :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یاحی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یاقیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یاحی القیوم واتوب الیہ یاقیوم

"اوّل سے یا آخر سے ؟" بھانجے نے جواب دیا "اوّل سے" بابا صاحبؒ نے خُدا کا شُکر بجا لاتے ہوئے فرمایا :

"پہلوانوں کا تیر خطا نہیں ہوا کرتا ۔ خیر ہوئی کہ آخر سے تو باقی رہا ۔ چُنانچہ اب خُود تمہارے سِلسلہ میں ایک ایسا قطُب ہو گا جس کی دُعا سے جمال کا سِلسلہ باقی رہے گا ۔"

کہتے ہیں صابر صاحب رضی اللہ عنہ کے اِس جلالی ارشاد کے بعد جمال ہانسویؒ کے بڑے صاحبزادے آپ کے سامنے اِنتقال کر گئے اور چھوٹے صاحبزادے آپ سے تعلیم و تربیّت حاصل کرنے کے باوجود خِلافت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
یَا حَیُّ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا قَیُّوۡمُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا وَحَبِیۡبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ
یَا حَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

سے محروم رہے ۔ کہتے ہیں کہ حضرت جمال ہانسوی ؒ اپنے آخری لمحات میں با ہوش و حواس ہر قسم کی گفتگو فرماتے رہے اُن کا ارادہ تھا کہ وہ اپنے بیٹے کو خلافت کی تحریر عطا فرما دیں گے لیکن جب وہ بسلسلۂ خلافت کچھ کہنے کا قصد کرتے زُبان قابُو میں نہ رہتی اور اِسی عالم میں انتقال کر گئے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشآء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

یا حیُّ یا قیوم

باب ہشتم

بیعتِ خاندانِ چشتیہ

"سرّ العبودیّت" مکتوبِ نطاب جناب بابا صاحب رضؓ میں ہے کہ حضرت صابر صاحب رضی اللہ عنہ اپنی والدۂ معظّمہ کی وفات کے بعد تین سال تک ایک ہی پہلو پر اپنے حُجرہ میں حالتِ اِستغراق میں محو فنائے تامہ کے حصُول میں مشغُول رہے۔ بابا صاحب رضؓ بمُوجبِ الہامِ باطن ۱۷، محرّم الحرام ۶۳۳ھ ہجری المُقدّس بروز پنجشنبہ بعد از نمازِ اشراق سرکار

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
یاحی ماشاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یاقیوم
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
یاحی الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ یاقیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مخدُوم دو جہاں رضی اللہ عنہ کے حجرہ مُبارک میں تشریف لائے اور استغراق کی اس شدّت کو دیکھ کر کان میں سات مرتبہ کلمۂ اثبات (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) بلند آواز سے کہا تو صابر صاحب رضی اللہ عنہ نے چشمِ نرگسیں وَا فرمائیں اور ہوش میں آ کر اپنے ماموں جان کے آداب بجا لائے اور بابا صاحبؒ کے ہمراہ حُجرہ شریف سے باہر تشریف لائے اور بابا صاحبؒ نے آپ کی طبیعت کے اِستقلال کے لیے آپ کو مجلس میں بٹھایا۔ عصر کے وقت آپ کے حواس کچھُ کچھُ درُست ہوئے۔ بابا صاحبؒ نے نمازِ عصر کے بعد حاضرینِ محفل کے رُو برُو جناب مخدُوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیّوم
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیّدنا ومولانا وحبیبنا
محمّد النّبیّ الأمّیّ وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کلّ
معلوم لّک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ
یا حیّ القیّوم واتوب الیہ یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صابر صاحب رضی اللہ عنہ سے اپنے ہاتھ پر بیعت لی اور خاندانِ چشتیہ بہشتیہ میں مشرّف فرما کر کیفیّت باطن و تعلیم و سُلوک سے مُستفیض فرمایا اور اپنی کلاہ مُبارک پہنا دی اور اپنا خرقہ مقدّسہ اُڑھایا۔ اُس روز سے مخدُوم پاکؒ کا معمُول ہو گیا کہ دن میں جناب بابا صاحبؒ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہ کر آپ کی زُبانِ فیض ترجُمان سے آداب و احکام، آثار، اِصلاح، سَیّئات، حَسنات، اَذکار، اَشغال اذکار، اِسرار، متعلّقہ ہر ایک مرتبہ کے سیکھتے اور شب حالتِ استغراق میں بسر ہوتی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیّوم
اللّٰھمّ صلّ وسلّم و بارک علٰی سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمّد النّبیّ الاُمّیّ وعلٰی اٰلہٖ و اصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ
معلوم لّک وبعدد خلقک و رضٰی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الّذی لا الٰہ الاّ ھو الحیّ
یا حیّ القیّوم و اتوب الیہ یا قیّوم

مُہرِ ولایت کا اظہار

حضرت بابا صاحبؒ نے سرّ العبودیّت میں تحریر فرمایا ہے کہ ۲۵ ر رمضان المبارک ۶۵۰ھ ہجری المُقدّس شبِ جمعۃُ المُبارک، بعد نمازِ تہجّد کے خواب میں اپنے پیر و مُرشد حضرت خواجہ قُطب الاقطابؒ قُطبُ الدّین صاحب بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو مجھ سے ارشاد فرماتے دیکھا: "مخدوم علی احمدؒ کو جلد ہمراہ لے چلو" میں نے عُجلت کے باعث عالمِ مثال میں ہی مخدُوم علی احمد رضی اللہ عنہ کو اُن کے حجرہ سے اپنے ہمراہ لیا اور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یا حی الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت پیر و مُرشد قبلہ کے عقب میں روانہ ہوا تھوڑی دیر میں عالمِ ملکوت سے عالمِ جبروت میں گزر ہوا ۔ وہاں چاروں طرف ایک نُور کا عالم تھا ایک عالی شان دربار منعقد تھا جس میں حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات رحمۃً للعالمین حضرت احمدِ مجتبیٰ محمدِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہیں اور اِرد گِرد تمامی حضراتِ عالیہ ہیں ۔ میرے پیر و مُرشد نے مُجھ کو اور علی احمد صابر رضی اللہ عنہ کو رُو برُو سرکارؐ کے پیش فرمایا ۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ کی پُشت کی جانب سیدھے شانے پر بوسہ دے کر زُبانِ فیض ترجُمان سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

ارشاد فرمایا : "ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ" پھر میں نے اس جگہ کو بوسہ دے کر کہا "ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ" اس کے بعد یہ سلسلہ شروع ہو گیا ۔ سب حاضرینِ مجلس نے حضورؒ کی اِتّباع میں ایسے ہی کیا ۔ حاضرینِ مجلس کے فارغ ہو جانے کے بعد ملائکہ نے اس کا بوسہ لیا ۔ اور اس قدر مُبارک باد کی آوازیں میرے کانوں میں گُونجنے لگیں کہ میں بے اختیار ہو کر جاگ اُٹھا ۔ اور باہر دیکھا تو "لَیلَۃُ القَدر" ہے ۔ میں اُسی وقت مخدوم پاک رضی اللہ عنہ کے حُجرہ کی طرف گیا تو دیکھا کہ حُجرہ کا دروازہ خلافِ معمول کھلا ہے اور انوار کی بارش ہو رہی ہے اور مخدومِ دوجہاں رضی اللہ عنہ عالم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشآء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صلِّ وسلّم وبارک علیٰ سیّدنا ومولانا وحبیبنا
محمّد النّبیّ الاُمّیّ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ
معلومٍ لّک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الّذی لا الٰہ الا ھو الحیّ
یا حیُّ القیّوم واتوب الیہ یا قیوم

استغراق میں ہیں اور جو عالمِ جبروت میں میں نے دیکھا تھا اِسی طرح ہو رہا تھا ۔ تمامی رُقبا و نُقبا و نُجبا و ابدال و اقطاب و اغیاث و رجالُ الغیب اور بادشاہِ جنّات آ آ کر مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ کی مُہر ولایت کو بوسہ دے دے کر "ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ" کہتے ہیں اور مُجھ کو مُبارک باد دیتے ہیں ۔

ارشادات و امامت و خلافت خاندانِ چشتیہ

اس واقعہ کے گزُر جانے کے بعد اُسی دِن بابا فریدُ الدّین مسعُود گنج شکر رضی اللہ عنہ نے حضرت مخدُوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حیُّ القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علی احمد صابر رضی اللہ عنہ کو اپنے سامنے ایک مجلس میں بٹھلا کر جس میں بڑے بڑے بزرگانِ ہمعصر موجود تھے۔ عام حضرات کے سامنے مُہرِ ولایت کا اِنکشاف فرمایا۔ سب حضرات نے یکے بعد دیگرے مُہرِ ولایت کو بوسہ دیا اور "ھٰذا ولیُّ اللہِ" کہہ کر بابا صاحبؒ کو مُبارک باد دی۔ اس کے بعد بابا صاحبؒ نے امامت و ارشاداتِ خاندانِ چشتیہ عالیہ سے مُشرّف فرما کر اپنی کُلاہ حضرت مخدُوم صابر صاحب رضی اللہ عنہ کے سرِ اقدس پہ پہنا دی اور اس پر اپنا سبز عمامہ باندھ دیا اور سندِ خلافت جس میں ولایتِ شہرِ کلیر (ہندوستان) کا حوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیّوم
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارك علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی اٰله واصحابه وعترته بعدد کل
معلوم لك وبعدد خلقك ورضی نفسك وزنة عرشك
ومداد کلماتك استغفر اللہ الذی لا الٰه الا ھو الحی
یا حیّ القیوم واتوب الیه یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تھا۔ سب حاضرینِ محفل کو سُنا کر عطا فرمائی۔ جس میں کلیر کی قُطبیّت اور ہندوستان کی غوثیّت کا ذِکر تھا اور قُطبِ عالم اغیاثُ الہند الاجلال شاہ مخدُوم علی احمد صابر رضی اللہ عنہ کے باطنی خطاب مُبارک سے سرفراز فرما کر سب کو آگاہ کیا اور اسمِ ظاہری سندِ خلافت میں بالقاب "بادشاہِ دو جہاں مخدُوم علاؤُ الدّین علی احمد صابر ختمُ الارواح سُلطانِ اولیاء" تحریر فرمایا اور زُبانِ فیض ترجُمان سے اِرشاد فرمایا کہ "آج صابرؒ میرا علمِ ظاہر و علمِ باطن لے چلا"۔ اُس وقت نباتِ شیر و شہد پر فاتحہ کیا گیا، اور سب حاضرینِ محفل کو تبرّکاً تقسیم کیا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

باب نہم ۹

کلیر شریف

یہ شہر ہردوار کے ملحقات میں ہے۔ ۲۸۳ھ میں راجہ کرم پال نے اسے آباد کیا تھا۔ اور اس کا نام "برد وار گڑھی بگ" رکھا۔ یہ قصبہ دریائے گنگا کے کنارے کنارے کوسوں تک آباد ہوتا چلا گیا۔ کچھ وقت گزرنے پر یہاں ایک عظیم الشان بُت خانہ تعمیر کیا گیا۔ اس کو بہت فروغ دیا گیا۔ سینکڑوں بُت سونے اور چاندی کے نصب کیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یاحی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یاقیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یاحی القیوم واتوب الیہ یاقیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گئے تھے ۔ راجہ کرم پال کے مرنے پر راجہ بکرم پال تخت نشین ہوا اُس نے اس بُتخانے کو اور زیادہ رونق دی اور ایک مہنت جس کا نام گوگل چند تھا اس میں مقرّر کر کے کُل اِنتظام اُس کے سپُرد کر دیا ۔ کئی سو برس تک مختلف راجہ اس پر حکُومت کرتے رہے ۔ آخر میں کلیان راجہ ہوا اور اس نے اس قصبہ کا نام اپنے نام پہ "کلیر" رکھا ۔

ہندوستان سے جتنے یاتری ہردوار کی زیارت کے لیے جاتے ہیں ۔ کلیر سے ہو کر جاتے ہیں ۔ یہ خُود بھی کُفر کا ایک مرکز بنا ہُوا تھا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علٰی سیدنا و مولانا وحبیبنا
محمّد النبیّ الامّی وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ
معلوم لّک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ
یا حیی القیّوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالٰی عنہ

۳۳ کروڑ دیوتا جو مشہور ہیں اُن سب کی مُورتیاں یہاں رکھی ہُوئی تھیں اور اُن پر حیوانوں کے علاوہ اِنسان بھی قُربان کیے جاتے تھے ۔ مَہنتوں میں عیّاشیوں اور عیش پرستی کا رِواج عام تھا ۔ اپنے دیوتاؤں کو عیّاشیوں کی تمثیل میں پیش کر کے عیّاشی کو بجائے گُناہ کے کارِ ثواب ظاہر کیا جاتا تھا ۔ شری کرشن جی کو بدنام کیا جاتا تھا کہ بھگوان خُود ہی گوپیوں میں ہر وقت مست رہا کرتے تھے ۔ اُن کی تقلید کرنا عین عبادت ہے جہالت کی تاریکی اِس حد تک بڑھی ہوئی تھی کہ شراب نوشی اور قمار بازی ہر وقت کا مشغلہ تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

یا حی یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دُختر کُشی ، ستی ، سوئمبر کے ذریعے شادی بہت پاک اور مُبارک سمجھی جاتی تھی ۔ عورت کی کوئی قدر نہ تھی ، وہ قدرت کی طرف سے ایک آلۂ عیش سمجھی جاتی تھی ۔ جن مہاتماؤں کے پاس وہ حصُولِ برکات کے لیے جاتی تھیں ۔ مہاتما ان کو بھگوان کی بھیجی ہوئی نعمت سمجھ کر مجلسِ نشاط گرم کیا کرتے تھے ۔ نیچ اقوام کی تو اس قدر مٹّی پلید تھی کہ پڑھنا تو درکنار وہ سنسکرت کے الفاظ کو سُننے کے بھی مجاز نہ تھے ۔ اگر اتّفاق سے کسی شوُدر کے کان میں دیو بانی پڑ گئی تو اُن کے کانوں میں گرم کر کے تیل ڈالا جاتا تھا ۔ غرضیکہ

اِن تمام حماقتوں اور جہالتوں کا نام مذہب تھا اور یہی تمام مذموم افعال عبادت سمجھے جاتے تھے مُسلمانوں کو ملیچھ (نجس) سمجھنا ، آفتاب ، ماہتاب ستاروں و درختوں ، پہاڑوں و جانوروں کی پرستش کرنا بیکنٹھ کا ذریعہ سمجھے جاتے تھے۔ ناچنا گانا بھی عبادت کا ایک جُزوِ خاص تھا کیونکہ ان کے بقول کوئی دیوتا اس کے بغیر راضی نہ ہوتا تھا۔

گو دِلّی اُس وقت پایۂ تخت تھا اور حُکمران مُسلمان تھے مگر اُن کو سوائے مُلک گیری اور فتوحات کے کسی چیز سے دلچسپی نہ تھی۔ مذہب کی طرف سے بے رغبتی تھی ۔ غوریوں کی فتوحات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قوّۃَ اِلّا باللہِ یا قیّومُ

اَللّٰھُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِکْ علٰی سیّدِنا ومولانا وحبیبنا مُحمّدِ النّبیِّ الاُمّیِّ وعلٰی آلہٖ واَصحابہٖ وعِترتِہٖ بعددِ کُلِّ معلومٍ لّکَ وبعددِ خلقِکَ ورِضٰی نفسِکَ وزِنۃَ عرشِکَ ومِدادَ کلماتِکَ اَستغفرُ اللہَ الّذی لا اِلٰہَ اِلّا ھُوَ الحیُّ القیّومُ واَتوبُ اِلیہِ

یا حیُّ یا قیّومُ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں مُسلمان کلیر تک پہنچے ۔ حضرت کمال احمد بغدادیؒ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے ہمراہ اِس طرف آئے ۔

اِسی زمانہ میں سُلطان قطبُ الدّین والیٔ ہند کے حُکم سے قیامُ الدّین عُرف ذموان اِس علاقہ کو فتح کرنے چلا اور شہر کو فتح کر کے خُود ہی وہاں کا حاکم بن بیٹھا ۔ لیکن اِسلام کو عُروج نہ دے سکا کیوں کہ کُفر کی تاریکی انتہائی طور پر لوگوں کے دِلوں پر چھائی ہوئی تھی ۔ ناگوں نے (ہندو جوگی جو ہر وقت ننگے رہتے تھے) قیامُ الدّین کے ناک میں دم کیے رکھا ۔ قوّتِ جسمانی ایسے حالات میں کام

یاحی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یاقیوم
ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یاحی القیوم واتوب الیہ یاقیوم

نہیں دیتی ۔ ایسی اصلاح کے لیے ہمیشہ رُوحانی قوّت درکار ہوتی ہے ۔

جو مُسلمان تھے وہ بھی برائے نام ، اور اِسلام کی اصل رُوح سے ناواقف تھے ۔ ذاتی منصب اور دُنیاوی جاہ و حشمت کے مطابق انسانی اقدار تولی جاتی تھیں ۔ ان حالات کی خبر جب بابا صاحبؒ کو ہُوئی تو آپ نے یہ مُناسب سمجھا اور رُشد و ہدایت کے لیے جناب مخدُومِ دو جہاں کو کلیر شریف روانہ فرمایا ۔ مُتذکرہ حالات اور ماحول کے لیے ایسی شخصیّت کی ہی ضرورت تھی ۔

*

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیی ماشاءَ اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

جامعہ مسجد کلیر شریف

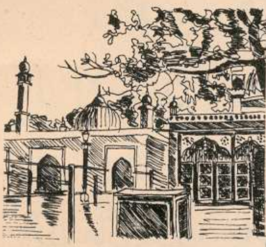

کلیر کے وسط میں ایک بہت بڑی مسجد جو جامعہ مسجد کے نام سے موسوم تھی تعمیر کی گئی تھی جس کی بلندی زمین سے فرشِ نماز تک اکہتر (۷۱) سیڑھیاں بنی ہوئی تھی ۔ ان سیڑھیوں پر ایک بہت بڑا دروازہ تھا اور دروازے پر ایک بڑا بلند نشانِ زرّیں کھڑا کیا گیا تھا ۔ دالانِ مسجد میں تیرہ (۱۳) دروازے تھے ۔ چھت پر تین بہت بڑے گنبد تھے جن کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

کلس نقرئی طلائی مینا کار تھے ۔ ایک حوض وسطِ صحن میں ، گز لمبا ۴ گز چوڑا بنا ہوا تھا ۔ تین غسل خانے فرشِ مسجد کے پہلو میں بنے ہوئے تھے اور سو ظروف غسل و وضو کے لیے زرین سُرخ و سفید اور عمدہ قسم کے پتھروں کے بنے ہوئے تھے ۔

کلیر شریف کی موجودہ حالت

ضلع سہارن پور (یو ۔ پی) میں رُڑکی ریلوے اسٹیشن کے قریب ہی نہر گنگ ہے اور نہر کے کنارے کنارے تین چار میل کا فاصلہ طے کر کے

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کلیر شریف نظر آتا ہے ۔ نہر کی ایک جانب کلیر کی آبادی ہے اور دُوسری جانب جنگل میں نہر گنگ کے قریب جنّتِ ارضی یعنی حضرت مخدُوم علاؤُ الدین علی احمد صابر صاحب رضی اللہ عنہ کا مزارِ پُر انوار ہے ۔

ریلوے اسٹیشن سے تقریباً دو (۲) میل کے فاصلے پر نہر کا ایک وسیع پُل ہے جس کے چاروں جانب راستے ہیں ۔ مشرق کی طرف چھاؤنی ہے ۔ مغرب کی طرف ایک بہُت بڑے احاطے میں رُوئی کا کارخانہ ہے ۔ شمال کی طرف بڑھیں تو آگے رُڑکی کی آبادی ہے ۔ پہلے پُل سے تقریباً ایک میل آگے چلیں تو ایک اور خوب صُورت پُل آتا ہے

اس کے دونوں جانب خاصی آبادی ہے ۔ مشرقی جانب کچہریاں ، انجینئرنگ کالج لال کرتی اور گودام ہیں اور مغربی جانب شہر کی عام آبادی اور ایک صاف ستھرا بازار ہے ۔ یہ آبادی رڑکی کے نام سے مشہور ہے جو تقریباً اڑھائی میل کی لمبائی میں آباد ہے ۔

اِس پُل پر کھڑے ہوں تو چار سڑکیں نظر آتی ہیں جو پُل کے دونوں جانب ہیں ۔ شمال کی طرف والی دونوں سڑکیں کلیر شریف کو جاتی ہیں ۔

مزار مُبارک

مزار مُبارک کے چاروں طرف ایک بُہت بڑا احاطہ ہے۔ مشرق اور شمال کی طرف اس احاطہ میں دو بُہت بڑے بڑے پھاٹک ہیں جنُوب کی طرف ایک دروازہ ہے اور اس احاطہ کے باہر مشرق اور جنُوب کی طرف مُسافروں کے ٹھہرنے کے لیے خانقاہیں بنی ہُوئی ہیں۔ مغرب کی طرف ایک بہت بڑی خانقاہ بنی ہُوئی ہے جس میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم و بارک علیٰ سیدنا و مولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

اولیاء کرام قیام فرماتے ہیں ۔ شمال کی جانب ایک مختصر سی مسجد ہے اور اس احاطہ کے وسط میں مزارِ مقدّس ہے ۔ مشرقی دروازہ کے قریب ایک چھوٹا سا گنبد ہے جس کے اندر درخت گولر کی جڑیں محفوظ کی گئی ہیں ۔ مزارِ مقدّس کی جالیاں اندر اور باہر سے سنگِ مرمر سے تعمیر ہیں ۔

مخدوم دوجہاںؓ کی روانگی بطرف کلیر

سِرّ العبودیّت مصنّفہ حضرت شاہ شیخ فریدُ الدین مسعُود گنج شکر رضی اللہ عنہ اور مقناطیسُ الوحدت مصنّفہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قوّۃَ اِلّا باللہِ یا قیّومُ
اللّٰھُمَّ صلِّ وسلِّم وَ بارِکْ علیٰ سیّدِنا و مولانا وحبیبنا
مُحَمَّدِ النَّبیِّ الاُمّیِّ وَ علیٰ آلِہٖ وَ اصحابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
معلومٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یا حیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنہُ

حضرت سُلطان المشائخ سیّد نظامُ الدّین اولیاء محبُوبِ الٰہی رضی اللہ عنہ میں مرقوُم ہے کہ ۱۵ ر ذُوالحجّۃُ الحرام ۶۵۵ھ ہجری المقدّس دو شنبہ کے روز بعد ادائیگیٔ نمازِ فجر سرکارِ مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ ہمراہ علیمُ اللہ ابدال (جنہیں بابا صاحبؓ نے ہدایت فرمائی تھی کہ اُن کے ساتھ رہنا ۔ شاید وہاں تمہاری ضرُورت پڑے) کلیر شریف روانہ ہوئے ۔ اسمِ اعظم چشتیہ کی فیوض و برکات سے اتنی طویل مُسافت ایک ہی دن میں طے ہو گئی ۔ دُوسرے دِن آپ نمازِ ظُہر کے وقت کلیر شہر میں داخل ہوئے اور مُسمّاۃ گلُزاروی بنت عبد الصّمد کے مکان پر قیام فرمایا کیونکہ مُسمّاۃ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گلزاروی ، جمال روغن گر اور مُسمّاۃ گلزاروی کا صاحبزادہ بہاؤ الدّین جس کی عُمر تقریبًا پینتیس(۳۵) سال تھی ، آپ کی پیشوائی کو شہر کے باہر آئے تھے ۔ ان تینوں میں بہاؤ الدّین پیش پیش تھا ۔ کلیر کی جامعہ مسجد میں سرکار مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرمانے لگے ۔ تقریبًا دو(۲) ہزار آدمی موجود تھے ۔ جمال روغن گر اور اُس کے ساتھیوں نے بُلند آواز میں لوگوں سے کہا کہ اے لوگو ! یہ حضرت اقطابِ زمانہ میں سے ہیں ۔ ہم لوگوں کو ہدایت اور تبلیغ کیلیئے تشریف لائے ہیں ۔ ہم سب پر لازم ہے کہ ان کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیّوم
اللّٰھم صلّ وسلّم و بارک علیٰ سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمّد النّبیّ الاُمّیّ وعلیٰ اٰلہٖ و اصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ
معلوم لّک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الّذی لا الٰہ الّا ھو الحیّ
یا حیّ القیّوم و اتوب الیہ یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دستِ حقّ پر بیعت کر لیں اور ان کے۔ احکام بہ دل و جان تسلیم کریں اور ان پر عمل کریں ۔ لیکن حاضرین میں سے کوئی بھی اپنی جہالت کی وجہ سے حضرتؒ کی طرف متوجّہ نہ ہوا ۔ دُوسرے دن آپ پھر مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگوں کو ہدایت اور تعلیم فرمانے لگے اور بیعت کے لیے ارشاد فرمایا ۔ اس دن مجمع پہلے کی نسبت بُہت زیادہ تھا ۔ سب نے بیعت سے انکار کیا ۔ اور کہنے لگے کہ ہمارا پیر قُرآن ہے اور اِمام قدیمی قاضی تبرّک کُونی بن ہونا ۔بن صعُوطی بن حاقص ۔بن ہارُون بن سریا ۔بن عماد بن حمد جو یزید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قُوَّۃَ اِلّا بِاللہِ یا قیُّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

یا حیُّ یا قیُّومُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

لعین کے خاندان سے تعلّق رکھتا ہے ، مقرّر ہے۔ بغیر اُن کے حکم و اجازت ہم آپ کے دست پر کس طرح بیعت کر سکتے ہیں اور کس طرح اپنے پُرانے طریقہ کو بدل سکتے ہیں۔

جامع مسجد کلیر میں لوگوں کی جگہیں مخصُوص تھیں۔ اور انہی مخصُوص جگہوں پر وہ مسجد میں جا کر نماز ادا کرتے تھے۔

حضرتؓ نے فرمایا کہ "میں اپنے پیر و مُرشد سے تم لوگوں کی امامت اور ان کی خلافت کی سَنَد لے کر آیا ہوں۔ میرے مُرشد سے سُلطانُ الاولیاءؒ کا خطاب مجھ کو عطا ہوا ہے۔ کیا اس دلیل کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الامی و علی الہ و اصحابہ و عترتہ بعدد کل
معلوم لک و بعدد خلقک و رضی نفسک و زنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حیی القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

تم لوگ کافی نہیں سمجھتے؟" یہ سُن کر لوگ خاموش ہو گئے۔ یہ خبر قاضیٔ شہر تبرّک کو بھی ملی۔ اور قاضیٔ شہر نے قیامُ الدّین عُرف ذموان والیٔ کلیر سے جا کر کہا کہ:

"ایک شخص کلیر میں امامت کا دعویدار آیا ہے اور جامعہ مسجد میں لوگوں کو ورغلاتا ہے۔"

والیٔ شہر نے قاضی سے کہا:

"جُمعہ کے دن دیکھا جائے گا۔"

وہ جُمعہ کے دن سارے معاملے مسجد میں طے کیا کرتا تھا اور فیصلے بھی وہاں کرتا تھا۔ جُمعہ کے دن حضرت مخدُومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ ان لوگوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قوّۃَ الّا باللہِ یا قیّومُ
اللّٰھمَّ صلِّ وسلِّم وبارِک علیٰ سیّدِنا ومولانا وحبیبنا
محمّدٍ النّبیِّ الاُمّیِّ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعددِ کلِّ
معلومٍ لّک وبعددِ خلقِک ورضیٰ نفسِک وزنۃَ عرشِک
ومدادَ کلماتِک استغفرُ اللہَ الّذی لا الٰہ الّا ھُو الحیُّ
یا حیُّ القیّومُ واتوبُ الیہِ یا قیّومُ

کے آنے سے پیشتر ہی جامعہ مسجد میں تشریف لا چکے تھے ۔ رئیسِ شہر نے قاضی تبرّک سے آتے ہی پوچھا :

" قاضی صاحب ! وہ شخص کون ہے جو امامت کا دعویدار ہے "

حضرت مخدوم علاؤ الدّین علی احمد صابر صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

" میں ہوں "

حرمنہ بکری کا لوگوں کے پیٹوں میں آوازیں دینا

رئیسِ شہر نے آپ سے دریافت کیا کہ اگر

آپ واقعی امامت اور خلافت کے مُدّعی ہیں اور اپنے کو قُطبِ زمانہ کہتے ہیں تو میری ایک خُوبصورت قد آور بکری پچھلے عرصہ تین ماہ سے گم ہے۔ آپ بتلائیں وہ کہاں ہے؟ آپ بتا دیں گے تو ہم آپ کا یقین کریں گے کہ آپ واقعی آفتابِ ہند ہیں اور آپ کو اپنا امام بھی مان لیں گے اور بیعت بھی کریں گے۔

حضرت مخدُومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ نے توجّہُ عالمِ اَرواح کی طرف فرمائی اور ہاتھ اُٹھا کر فرمایا:

"اے بکری کھانے والو! نکل آؤ"

آن کی آن میں ۲۷ آدمی مجمع سے باہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

نکلے اور حضورؒ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔
حضرت مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔" رئیسِ
شہر کی بکری تم لوگوں نے پکڑ کر کھا لی ہے۔
اس کا حال بیان کرو"۔ ان لوگوں نے رئیسِ
شہر کے خوف کی وجہ سے صاف انکار کر دیا
کہ"ہم پر بہتان ہے۔ہم قطعاً نہیں جانتے"۔
حضرتؓ نے فرمایا۔" بہتر یہی ہے کہ تم لوگ خود
ہی اپنا اپنا حال بیان کرو ورنہ ابھی تھوڑی دیر
میں سارا پردہ فاش ہو جائے گا"۔ وہ لوگ
انکار کرتے رہے۔ اب آپ نے رئیسِ شہر کی
طرف متوجّہ ہو کر فرمایا؛ "تم اپنی بکری کا نام لے

کر پکارو "۔ رئیسِ شہر نے "حرمنہ" (بکری کا نام)
کہہ کر پکارا۔ تو ہر شخص کے شکم سے جدا جدا
آواز آئی کہ "میں اِن لوگوں کے پیٹ میں ہوں۔
اِن لوگوں نے آدھی رات کو چاہ صدرق کے کنارے
مجھے ذبح کیا اور بھون کر مجھ کو کھایا میری ہڈیاں
اور کھال چاہ صدرق میں ڈال دی" (یہ کنواں کوچہ
صدرق میں تھا اور عتاب زدہ لوگوں کو اس میں
ڈال دیا جاتا تھا) رئیسِ شہر کو یہ سُن کر یقین آگیا
کہ آپؓ واقعی اغیاثِ ہند میں سے ہیں۔ مگر مکّار
قاضی نے سوچا کہ معاملہ پلٹا جاتا ہے اور اس
طرح میری بزرگی اور وقعت سب خاک میں مل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یاحیّ ماشاءَ اللہُ لا قُوَّۃَ اِلّا بِاللہِ یا قیّوم
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یاحیّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یاقیّوم

جائے گی۔ اُس نے چُپکے سے رئیسِ شہر کے کان میں کہا کہ "یہ جادوگر ہے اس کے دھوکے میں نہ آ جانا"۔ رئیسِ شہر قاضی کے ورغلانے میں آ گیا اور کہا "تمہارا مُعاملہ جادُو کا معلُوم ہوتا ہے۔ تم قطب نہیں ہو"۔

حضرت مخدُومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ نے یہ سُن کر تبسّم فرمایا اور خُدا کا شُکر ادا کرتے ہوئے بولے: "اللہ ربُّ العالمین تیرا شُکر ہے کہ آج اِس فقیر سے سُنّتِ نبوی بھی ادا ہو گئی۔ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اِسی طرح ساحر قرار دیا تھا"۔

حضرت صابر صاحب رضی اللہ عنہ نے سارے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قُوَّۃَ اِلّا بِاللہِ یا قیّومُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
یا حیُّ یا قیّومُ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حالات بابا صاحبؒ کو لکھ کر روانہ فرمائے اور عرض کی کہ "جب امیرِ شہر نرم ہو چلا تھا تو عین اُس وقت قاضئ شہر ہمارے درمیان میں آ گیا اور امیرِ شہر کو ورغلا کر ہم سے بدظن کر دیا۔"

جواب میں بابا فرید رضی اللہ عنہ نے ایک خط قاضئ شہر کے نام لکھا اور اسے صاف صاف بتلا دیا کہ :

" صابرؒ ہمارے بھیجے ہوئے ہیں، کلیر کے ولی ہیں۔ ان کی امامت تسلیم کر لو ورنہ نُقصان اُٹھاؤ گے۔"

علیمُ اللہ ابدال نے یہ خط حضرت مخدوم پاکؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیّدنا ومولانا وحبیبنا محمّدن النّبیّ الأمّیّ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ معلومٍ لّک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الّذی لا الٰہ الا ھو الحیّ القیّوم واتوب الیہ

یا حیّ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی خدمت میں پیش کیا ۔ آپ نے بعینہٖ قاضی تبرّک کے پاس بھجوا دیا ۔ اس کمبخت نے جناب بابا صاحب رضی اللہ عنہ کے خط کو پھاڑ ڈالا اور ایک ٹکڑے کی پُشت پر یہ لکھ دیا ۔ جناب والا ! زمانہ قدیم سے ہماری یہاں امامت چلی آ رہی ہے ۔ آپ کے کہنے سے ہم آپ کے خلیفہ کو اپنا امام کیسے تسلیم کر لیں ۔ چُنانچہ ان حالات میں آپ کا یہ کہنا کہ صابرؒ کلیر کے امام اور ولی ہیں اور ہم ان کی امامت تسلیم کر لیں ہمارے لیے ہرگز قابلِ قبول نہیں ۔ مزید لکھا کہ پیر ہمارا کلامِ مجید ہے ۔ اگر خدا اور اُس کا

رسولؐ ہم کو حکم دیں تو ہم آپ کے خلیفہ کو امام و سرتاج بنا لیں گے ۔

یہ تحریر اور جناب بابا صاحبؒ کا پھٹا ہُوا فرمان اُس کمبخت نے صغرت بن قیوان نامی ایک شخص کے ذریعے مخدوم پاکؓ کی خدمت میں پہنچا دیا ۔ حضرتِ مخدوم پاک رضی اللہ عنہ نے اپنے مرشد کے خط کی تعظیم کھڑے ہو کر کی لیکن اس کو چاک دیکھ کر آپ بہت غضبناک ہوئے اور فرمایا : کمبخت اِس کو پھاڑنے سے تم کو کیا حاصل ہُوا ۔ اگر تم اسے یُونہی مجھے واپس کر دیتے تو کیا حرج تھا اور جلال میں فرمایا : اے گستاخو!

یاحیُّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیّوم
ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صلِّ وسلِّم و بارِک علٰی سیّدنا و مولانا و حبیبنا محمّدِ النّبیِّ الاُمّیِّ وعلٰی اٰلہٖ و اصحابہٖ و عترتہٖ بعدد کلّ معلومٍ لّک وبعددِ خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الّذی لا الٰہ الّا ھو الحیّ القیّوم و اتوب الیہ
یا حیّ یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

جاؤ ! تم نے ہمارے پیر کے نامے کو چاک کیا ، ہم نے تم سب کے ناموں کو لوحِ محفوظ سے چاک کر دیا ۔ ہماری آج کی بات یاد رکھنا ، تم لوگ کلیر کی زمین سمیت جلد سے جلد جل جاؤ گے اور ایسے جلو گے کہ قیامت تک تم سب کو پناہ نہ ملے گی ۔

اُسی روز وہ چاک کیا ہوا خط اور اپنی عرض جناب بابا صاحبؒ کی خدمت میں بذریعہ علیم اللہ ابدال روانہ کر دی ۔ جب یہ دونوں خطوط جناب بابا صاحب رضی اللہ عنہ کے مُلاحظہ سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا : " علیم اللہ ٹھہرو ! جواب دیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمدٍ النبی الامی وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ
معلومٍ لّک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ
یا حیّ القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

جائے گا۔" آپ اس کے بعد ۱۳ دن حُجرہ شریف سے باہر نہیں تشریف لائے۔ چودھویں (۱۴) دن بعد نمازِ فجر باہر تشریف لائے اور ایک فرمان رئیسِ کلیر کے نام بریں مضمون تحریر فرمایا "خُدائے عزّ و جلّ نے تجھے کلیر کی ریاست عطا فرمائی ہے اور میرے مخدُوم کو دو جہاں کی بادشاہی، تجھ پر لازم ہے کہ فوراً ان کی اطاعت کرو تو ان کے مرتبہ سے ناواقف ہے۔ بڑی شرم کی بات ہے کہ تم قرآن کو اپنا پِیر بتلاتے ہو اور آلِ رسولؐ کو مانتے نہیں ہو اور ان کی موجُودگی میں غیروں کو امام بتاتے ہو یاد رکھو اگر اِس سے اِنحراف کرو گے اور اِن کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

موجودگی میں غیروں کو امام بناتے ہو ۔ یاد رکھو اگر اس سے اِنحراف کرو گے اور ان کی بیعت سے انکار کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے ۔ تم سب کے نام لوحِ محفوظ سے چاک ہو چکے ہیں ۔

علیمُ اللہ ابدال بابا صاحبؒ کا یہ خط لے کر نمازِ ظہر بابا صاحبؒ کے ساتھ ادا کر کے کلیر شریف روانہ ہوئے اور نمازِ عصر جناب مخدوم پاک رضی اللہ عنہ کے ساتھ ادا کی اور جناب بابا صاحبؒ کا خط بموجبِ ارشاد ، مخدوم پاک رضی اللہ عنہ نے رئیسِ کلیر کو بھیج دیا ۔ اِتفاقاً اُس وقت قاضیِ شہر بھی موجود تھا ۔ اُس نے بابا صاحبؒ کا خط دیکھا اور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ
ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صلِّ وسلِّم و بارِک علیٰ سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمدِ النبی الامیّ و علیٰ اٰلہٖ و اصحابہٖ و عترتہٖ بعدد کلِّ
معلومٍ لک و بعدد خلقک و رضیٰ نفسک و زنۃ عرشک
و مداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیُّ
یا حیُّ القیوم و اتوب الیہ ۞ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علیم اللہ ابدال سے پُوچھا ۔ تم یہ خط پاک پتن شریف سے لے کر کب روانہ ہوئے تھے ۔ انہوں نے جواب دیا ، نمازِ ظہر ادا کر کے اور نمازِ عصر جناب مخدوم پاک رضی اللہ عنہ کے ساتھ کلیر شریف میں ادا کی تھی ۔ اس نے کہا کہ تیری تیز رفتاری انسانی قدرت کے خلاف ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے ؟ علیم اللہ ابدال نے جواب دیا کہ مجھ کو یہ مرتبہ حضرت مخدوم پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت کی وجہ سے حاصل ہے ۔ اگر تم بھی مخدوم پاک کی اطاعت اختیار کر لو تو ممکن ہے آپ لوگوں کو مراتبِ عالیہ عطا ہوں ۔ قاضی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یاحیّ ماشآء اللہ لا قوۃ الا باللہ یاقیوم
اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبیّ الأمیّ وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ
یاحیّ القیوم واتوب الیہ یاقیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تبرّک کمبخت نے کہا آپ کا کدھر خیال ہے، یہ سب سحر و باطل ہے۔ اے رئیسِ شہر! اگر آپ نے اطاعت کر لی تو یہ قطب صاحب آپ کی ریاست ہڑپ کر جائیں گے۔ تب رئیسِ کلیر نے کہا اگر خدا کو ہمارا کافر ہی مرنا منظور ہے تو کافر ہی کر دے گا اور اگر ہمیں مسلمان رکھنا ہے تو مسلمان رہیں گے۔ ہمیں اِس طرح لوحِ محفوظ سے ڈراتے ہو۔ اگر ہمارے نام لوحِ محفوظ سے سوخت ہو گئے ہوتے تو کبھی کے ہم لوگ تباہ ہو گئے ہوتے۔ ہمیں ایسی دھمکیوں کی ہرگز پرواہ نہیں ہے۔ قاضی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کمبخت نے کہا "جناب اِس تحریر کو چاک کر دیں اور لکھ دیں کہ ہمیں یہ اطاعت و امامت منظور نہیں" چنانچہ رئیسِ شہر نے ایسا ہی کیا اور تحریر علیم اللہ ابدال کے ذریعہ سرکار مخدوم پاک رضی اللہ عنہ کو واپس بھجوا دی ۔ حضرت مخدوم پاکؓ کو بہت دُکھ ہوا اور شب میں نمازِ تہجّد کے بعد علیمُ اللہ ابدال کو جناب بابا صاحبؓ کی خدمت میں روانہ فرمایا اور عریضہ ہمراہ کیا کہ حضرت ! فقیر کو امیرِ شہر کے روپے سے بے انتہا صدمہ ہُوا ہے ۔ حضورِ انورؓ کو تمام حالات کا بخوبی علم ہے اور یہ کہ بیمار بھی پڑ چکا ہے ۔ اگر حضورؓ نے اس بار بھی بے نیازی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَا حَيُّ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَا قَيُّوْمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
يَا حَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

برتی تو خیال ہے کہ یہ خاکسار شدید بیمار پڑ جائیگا۔ اور علاج مُشکل ہو جائے گا۔ ان حالات میں حضورؒ جیسا ارشاد فرمائیں اُس پر عمل کیا جائے گا۔ علیمُ اللہ ابدال کو تاکید فرمائی کہ جس قدر جلد مُمکن ہو، جواب لے کر آنا۔ توقّف نہ کرنا۔ علیمُ اللہ ابدال جناب بابا صاحبؒ کی خدمت میں پُہنچے اور چاک شُدہ گرامی نامہ اور حضرت مخدوم پاک رضی اللہ عنہ کا عریضہ خدمتِ با برکت میں پیش کیا۔ حضرت بابا صاحبؒ نے تاسّف کیا اور علیمُ اللہ ابدال کو حُکم دیا کہ تمُ جا کر رئیسِ شہر اور قاضی دونوں کے نسب نامے لے آوٗ۔ چُنانچہ بمُوجبِ ارشاد جناب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یاحی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یاقیوم
اللھم صل وسلم وبارک علٰی سیدنا و مولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یاحی القیوم واتوب الیہ یاقیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باباؒ صاحب تعمیل ہوئی ۔ اور دونوں نسب نامے باباؒ صاحب کو پیش کر دیے گئے ۔ اور علیمُ اللہ ابدال نے اپنی واپسی کی نسبت دریافت کیا ۔ آپ نے فرمایا تم اِس قدر پریشان کیوں ہو ۔ تب علیمُ اللہ ابدال نے عرض کی ، مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ کلیر پر کوئی بہت بڑی تباہی آنے والی ہے اور مجھے اپنے لیے خوف معلوم ہو رہا ہے کہ ساری عمر مجھے ایسا خوف معلوم نہ ہُوا تھا ۔ محسوس کرتا ہُوں کہ کہیں میں بھی اِس قہرِ خدا میں مُبتلا نہ ہو جاؤں ۔ خدا کے لیے حضور ! میری تسکین فرمائیں ۔ حضرت باباؓ صاحب نے علیمُ اللہ ابدال کی کمر پہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صل وسلم و بارک علیٰ سیدنا و مولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہ و اصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

دستِ شفقت پھیر کر فرمایا "تمہیں خوف محسوس نہیں کرنا چاہیے ۔ میرے مخدوم رض کی تائید و حمایت تجھ پر سایہ فگن رہے گی"۔ ان کلمات سے علیم اللہ ابدال کی تشفّی ہو گئی ۔

اِسی گفتگو میں مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا نماز ادا ہوئی اور بابا صاحب رض نے مخدوم پاک رض کے لیے جواب نامہ تحریر فرمایا اور علیم اللہ ابدال کو بطرف کلیر روانہ فرمایا ۔ نمازِ عشا کے وقت علیم اللہ ابدال حضرت مخدوم پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور جناب بابا صاحب رض کا خط مخدوم پاک رض کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا ۔ آپ نے اس خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علٰی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمدٍ النبیّ الاُمیّ وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ
معلومٍ لّک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ
یا حیّ القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالٰی عنہ

کو لے کر آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ کر تعظیم کی اور علیمُ اللہ ابدال کو دے کر پڑھنے کا حکم فرمایا ۔ بابا صاحبؒ نے چند سطور میں وہ سب کچھ لکھ دیا جو صفحوں میں بھی لکھا نہ جا سکتا تھا بابا صاحبؒ نے لکھا :

عزیزی علی احمدؒ ! بحکمِ خدائے عزّ وجلّ ولایتِ کلیر آپ کی بکری ہے ۔ آپ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہے اس کا گوشت کھائیں یا دُودھ پئیں ۔"

حضرت مخدوم پاک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا :
" بَرَزُوْا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ کے ظہور کا

زمانہ قریب آ پہنچا۔ علیمُ اللّٰہ ابدال نے عرض کی "حضور! اس قہرِ خداوندی میں میرے لیے کیا حکم ہے۔ "مجھے کہاں پناہ ملے گی"۔ آپ نے فرمایا: "تم میرا ساتھ نہ چھوڑنا۔ یہیں تم کو پناہ ملے گی۔ اگر تم علیحدہ ہو جاؤ گے تو تم بھی قہرِ خداوندی میں پھنس جاؤ گے اور پھر امن نہ ملے گا۔"

کلیر میں زلزلہ

بتاریخ ۹، محرم الحرام ۶۵۱ھ ہجری المقدس بروز پنجشنبہ حضرت مخدوم پاک رضی اللہ عنہ نے وِرد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشاء اللہ لا قوة الا باللہ یا قیوم

اللّٰھم صلّ وسلّم و بارک علٰی سیدنا و مولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلٰی آلہ و اصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنة عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حیُّ القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

سیفُ اللہ ، حرزِ یمانی و حرزِ مُرتضوی بہ ترکیب قیومی رُوحی تلاوت فرمایا اور آسمان کی طرف دَم فرمایا۔ دُوسری بار اسی سُلطان الاَذْوار کو بہ ترکیب غوثی معنوی تلاوت فرما کر زمین کی طرف دَم فرمایا۔ اُسی وقت زمین میں زلزلہ محسوس ہونے لگا۔ تھوڑے عرصے کے بعد پھر ایک زلزلہ آیا۔ ایک پہر دن چڑھے پھر ایسا ہوا۔ رئیسِ شہر نے قاضی کو بُلوا کر دریافت کیا کہ "آج کیا بات ہے کہ صبح سے تین مرتبہ زلزلہ آچکا ہے"۔ قاضی خُود بھی حیران تھا۔ اُس نے جواب دیا کہ "میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا"۔ اُس وقت رئیسِ شہر کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی ماشآء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالٰی عنہ

دِل میں خلل پیدا ہُوا کہ یہ قہرِ خُدا ہے جو حضرتِ اقطابِ ہند کی ناخُوشی کی وجہ سے ہے ۔ اب بھی اچھّا ہے چلیں اور جا کر مُعافی مانگ لیں اور اُن کی بیعت کر لیں ۔ قاضی مرُدود نے جواب دیا ۔" آپ معمُولی معمُولی باتوں سے خائف ہو جاتے ہیں ۔ یہ سب سحر ہے اور سحر باطل ہوتا ہے ۔ اگر آپ سحر کا مُقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو میں نے بھی ایک ساحرہ تلاش کر لی ہے "۔ چُنانچہ ذموان کے حُکم سے نصُرت بغلہ نامی ایک ساحرہ عورت کو بُلوایا گیا اور اُس سے پوچھا ۔ اُس فِتنہ صفت عورت نے کہا "یہ ساحِر کا کام ہے ۔ میں بھی زمین

کو جُنبش دے سکتی ہُوں "۔ چُناں چہ اُس ساحرہ نے سِحر سے زمین کو جُنبش دی ۔ اُس فِتنہ صفت عورت نے گیارہ مرتبہ ایسا کیا ۔ لیکن در اصل اس سِحر سے زلزلہ اُن لوگوں کے قلُوب کا زلزلہ تھا جسے وہ لوگ زمین کا زلزلہ محسوس کر رہے تھے ، بات کچھُ نہ تھی ۔ غرضیکہ اُس ساحِرہ کی اِس حرکت سے ذموان رئیسِ شہر مُطمئن ہو گیا ۔ دُوسرے دن نمازِ جُمعہ کی اذان کے وقت تک سات مرتبہ زلزلہ ہوا اذان کی آواز سُن کر لوگ جامعہ مسجد کی طرف روانہ ہوئے ۔ حضرت مخدُوم پاکؓ بمعہ علیمُ اللہ ابدال اور بہاؤُ الدّین کے پیشتر ہی مسجد میں جلوہ افروز ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم و بارک علیٰ سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

چُکے تھے اور آپ مصلیٰ امامت پر تشریف رکھتے تھے کہ اتنے میں رئیسِ شہر اور قاضی تبرک بھی حاضر ہوئے اُس وقت مسجد میں بقول بعض تیرہ (۱۳) ہزار اور بعض کے کہنے کے مطابق اکتیس (۳۱) ہزار افراد جمع تھے۔

جامعہ مسجد کلیر کا رُکوع

جِس وقت قاضیٔ شہر اپنے مُصلّیٰ کے نزدیک آیا تو اُس وقت پھر جناب مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ نے بآوازِ بُلند فرمایا کہ:

" آج صُبح سے قہرِ خُداوندی کا نزُول ہو رہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قُوَّۃَ اِلّا باللہِ یا قیُّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

یا حیُّ یا قیُّومُ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہے۔ سمجھ جاؤ اور راہِ راست پہ آ جاؤ اور بیعت کر لو اور امامت تسلیم کرو تو اب بھی خیر ہے ورنہ تم لوگوں کو پچھتاوے کا بھی موقع نہ ملے گا۔" قاضی مردود نے جواباً کہا کہ "تم ہم لوگوں کو بار بار کیوں قہرِ خداوندی سے ڈراتے ہو ہم تمہارے سِحر و ساحری سے بخوبی واقف ہو گئے ہیں۔ ہم نے بھی ایک ساحِرہ تلاش کر لی ہے۔ ہم ہرگز تمہیں اپنا امام تسلیم نہیں کریں گے۔" یہ سُن کر حضرت مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ نے مصلّٰی چھوڑ دیا اور پہلی صف میں بیٹھ گئے مگر لوگوں نے وہاں سے یہ کہہ کر کہ یہ ہماری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قُوَّۃَ اِلّا بِاللہِ یا قیُّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

یا حیُّ یا قیُّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جگہ ہے اُٹھا دیا ۔ اسی طرح دالان سے مسجد کے صحن میں ، پھر بیرونی دروازہ کے قریب آخری صف میں حضرت مخدوم پاک رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے ۔ وہاں بھی کسی مردود نے کھڑا نہ ہونے دیا کہ میری جگہ ہے ۔ سیڑھیوں پر بھی جگہ نہ ملنے کے باعث آپ مسجد کے باہر تشریف لے آئے ۔ آپ کے ہمراہ علیمُ اللہ ابدال کو آنا پڑا ۔ بہاؤالدین کو سیڑھیوں میں جگہ مِل گئی ۔ آپ نے مسجد کو حکم فرمایا ، " ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ آتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور چلے جاتے ہیں لیکن اس عرصہ میں تو نے کبھی رکوع نہیں کیا اور نہ ہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشآء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علٰی سیّدنا ومولانا وحبیبنا
محمّدٍ النّبیّ الاُمّیّ وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ
معلومٍ لّک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الّذی لا الٰہ الّا ھو الحیّ
یا حیُّ القیّوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کبھی سجدہ کیا ہے۔ اب بحکمِ اللہ! تم بھی نماز پڑھو" اسی اثنار میں اگلی صف سے دو آدمیوں نے زور سے کہا کہ "حضرت! ہم ولی اللہ ہیں، اور آپ کی بزرگی اور امامت کے دل سے قائل ہیں ہم کو نجات دلوائیے" آپ نے جواب فرمایا "تم دونوں نے اوّل روز سے ہی کیوں میری امامت کو تسلیم نہ کیا۔ فقیر کا مارا ہوا کافر ہوتا ہے چاہے ولی ہی کیوں نہ ہو" یہ فرما کر آپ بھی نماز میں مشغول ہو گئے، جس وقت سب لوگ رکوع میں گئے تو بموجب حکم مسجد نے بھی رکوع کیا اور سب لوگوں کو

یا حی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم
ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم و بارک علیٰ سیدنا و مولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

دبا کر اسفل السافلین کی طرف پہنچا دیا۔ مسجد کی اس حرکت سے سارے شہر میں زلزلہ آیا۔ اس وقت مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ یہ کلمات فرما رہے تھے۔

"ھو یا مَن ھو یا مَن لَیسَ اِلّا ھو اِلّا ھو حَق حَق حَق"

جو لوگ باہر تھے اس واقعہ کو دیکھ کر بے تحاشا اِدھر اُدھر بھاگ گئے اور لوگوں کو مسجد کی تباہی کی خبر دی۔ مسمّاۃ گلزاروی بھی روتی ہوئی پہنچی اور عرض کرنے لگی:

"حضور! میرا بہاؤ الدین بھی اِنہی میں تھا" حضرت

نے فرمایا :

" علیمُ اللہ ! اُسے مسجد کی سیڑھیوں سے نکال لاؤ "

اور فرمایا :

" بارہ پہر تک مجھ کو عبدیّتِ خاص حاصل ہے ۔ تم لوگ بارہ کوس شہر سے باہر اپنے عزیزوں کو لے کر نکل جاؤ ۔ یہاں قہرِ خُداوندی کا نزُول ہو گا اور حدِّ بارہ کوس میں کسی کو قہرِ خُداوندی سے نجات نہ ملے گی ۔"

ازاں بعد آپ نے ایک عریضہ مُشتمل بر حالات اِنہدامِ مسجد حضرت بابا صاحب رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الامی و علی الہ و اصحابہ و عترتہ بعدد کل
معلوم لک و بعدد خلقک و رضی نفسک و زنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی خدمتِ با برکت میں بذریعہ علیمُ اللہ ابدال روانہ فرمایا اور اُسے حکم دیا ؛

"جب تم واپس آؤ تو میری پُشت کی طرف رہنا۔ جو حکم ملے اُس کی تعمیل کرنا ، ورنہ نقصان اُٹھاؤ گے "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیّوم
اللّٰھمّ صلِّ وسلِّم وبارِک علیٰ سیّدنا ومولانا وحبیبنا محمّدٍ النّبیّ الاُمّیّ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ معلومٍ لّک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الّذی لا الٰہ الّا ھو الحیّ القیّوم واتوب الیہ
یا حیُّ یا قیّوم

باب دہم ۱۰

کلیر میں طاعون

بات یہیں ختم نہیں ہوتی ۔ آپ کی زبان خُدا کی تلوار تھی ۔ کلیر کے مکینوں نے آپ کو بڑا دُکھ پُہنچایا تھا اور بابا صاحبؒ کے فرمان اور احکام کی نافرمانی کی تھی ۔ نمازیوں کے تباہ و برباد ہو چکنے کے بعد جلالِ صابری شہرِ کلیر پہ نازل ہوا ۔ پُوری آبادی طاعون کی زد میں آ گئی ۔ گلٹیاں نکلتیں ، بُخار چڑھتا اور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حیُّ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آدمی رُخصت ہو جاتا ۔ آناً فاناً آباد اور پُر رونق شہر ویران ہو گیا اور پُورے کے پُورے خاندان موت کا شکار ہو گئے ۔ میّتیں پڑی سڑتی رہتیں ۔ اُنہیں دفن کرنے والا کوئی نہ ہوتا کہتے ہیں کہ کلیر کی وہ رونق اور آبادی جو جلالِ صابری سے پہلے پائی جاتی تھی پھر کبھی واپس نہ آئی ۔ شاہانِ دِلّی نے بڑی کوششیں کیں کہ اسے دوبارہ آباد اور پُر رونق بنا دیا جائے ۔ لیکن اُنہیں اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشاء اللّٰہُ لا قوۃ الا باللّٰہ یا قیُّوم

اللّٰھُمَّ صلِّ وسلِّم وبارِک علیٰ سیّدنا و مولانا وحبیبنا محمّدِ النّبیّ الاُمّیّ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعددِ کلِّ معلومٍ لّک وبعددِ خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللّٰہ الّذی لا الٰہ الا ھو الحیُّ القیُّوم واتوب الیہ

یا حیُّ یا قیُّوم

علیم اللہ ابدال کا عریضہ لیجانا اور جناب بابا صاحبؒ کا فرمان

علیم اللہ ابدال سرکار مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ کا عریضہ لے کر جس میں واقعۂ کلیر درج تھا۔ اُسی شام جناب بابا صاحبؒ کے پاس پاکپتن شریف پُہنچے ۔ نمازِ عشا کا وقت ہو رہا تھا۔ مُریدین اور اولیاء کرام اُن کی خدمت میں حاضر تھے ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ " علیم اللہ ابدال سے تم سب حضرات احوالِ گزشتہ کلیر معہ نقشہ جامع مسجد اپنے اپنے مکاتیب میں منتقل کر لو اور جب مزاج پُرسی کو کلیر جاؤ تو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیّوم
اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ و اصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک و رضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حیّ القیوم و اتوب الیہ یا قیّوم

وہاں کا حال بالشرّح تحریر کرنا۔ ان سب تحریروں سے میرے مخدوم کا احوال مِنْ اَوَّلِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ اُن کے خلیفہ کے پاس جمع کیا جاوے گا اور ساڑھے سات سو برس یہ حال مخفی رہے گا۔ اس کے بعد اس سلسلۂ صابریہ کا ایک مجدّد جو اولادِ حضرت امام ابُو حنیفہؒ سے ہو گا، اپنے زمانۂ اجتہاد میں اس کو ظاہر کرے گا اور مُشتہر کرے گا۔"

بَعدہٗ سب حضراتِ اعلیٰ خُلفائے بابا صاحبؒ نے عرض کی کہ حضُور! سرزمین کلیر پہ اس قدر قہرِ الٰہی ہونے کا سبب کیا تھا؟ حضرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیّدنا ومولانا وحبیبنا
محمّد النّبیّ الاُمّیّ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ
معلوم لّک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الّذی لا الٰہ الّا ھو الحیّ
یا حیّ القیّوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بابا صاحبؒ نے یہ سُن کر حضرت سیّد نظامُ الدّین بدایُونی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ "ان حضرات کو مکتوبِ نطاب قربتُ الوحدت تصنیف حضرت قُطبِ ربّانی غوث الصّمدانی شیخ محی الدّین عبدُ القادر جیلانی محبوب سُبحانی کریمُ الطّرفین حسنی و الحُسینی رضی اللہ عنہ کا مُعائنہ کراؤ تاکہ یہ سب حضرات اس پیش خبری کو دیکھ کر تسکین حاصل کریں۔"

چنانچہ بمُوجب ہدایتِ جناب بابا صاحبؒ سب حضرات نے مکتُوبِ نطابِ مُتذکرہ معائنہ کیا، جس میں حضرت قُطبِ ربّانی غوث الصّمدانی شیخ محی الدّین ابُو محمّد سیّد عبدُ القادر جیلانی محبوبِ

یا حی بسم اللہ الرحمن الرحیم یا قیوم
ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سُبحانی کریمُ الطّرفین حسنی و الحُسینی رضی اللہ عنہ نے پیش خبری تحریر فرمائی تھی کہ جناب مخدُوم علی احمد صابر رضی اللہ عنہ کا شہر ہرات میں قریب ۵۹۲ھ ہجری المُقدّس ظہُور ہو گا اور پرورش پا کر طریقِ چشتیہ میں خلافت حاصل کر کے بُت پرستوں کے شہر میں قیام ہو گا۔ اُن کے جلال سے جل کر وہ زمین سیاہ ہو جائے گی اور پھر وصال کے بعد اُن کے جسم دو پتھروں کے درمیان قائم رہے گا۔ جو صاحبِ نطاب حرز مُرتضوی قیّومی رُوحی کا ایک مُعجزہ ہو گا اور حضرت عُزیر علیہ السلام کے مُعجزہ کے بدل میں کرامتِ عُزیری شمار کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یاحی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یاقیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یاحی یاقیوم

جائے گی جس کے بارہ میں سردارِ انبیاء شہنشاہِ دوسرا حضرت محمّد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرما چُکے ہیں ۔ اس فرمانِ عالی کو حضرت بندگی عبدُ القدوس گنگوہیؒ دفینہ حضرت مخدُوم پاکؓ بالتفصیل ظاہر کریں گے ۔ مخدُوم علی احمدؓ کا دفینہ قریب ۹۰۰ھ ہجری المُقدّس کے ایک اُولوالعزم و المرتبہ مجدّدِ زمانہ خاندانِ چشتیہ صابریہ کے دستِ حق پرست سے جو اولاد میں حضرت امام اعظم ابُو حنیفہ سراج الاُمّتؒ سے ہو گا عمل میں آئے گا ۔ اور حال مخدُوم علی احمد صابر صاحبؓ ہمارے زمانہ سے عرصہ نو سو سال بعد کیفیّت ظہُورِ باطن میں

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ایک مجددِ وقت اُسی سلسلۂ صابریہ کا کہ وہ بھی اولادِ حضرت امام اعظم ابُو حنیفہ سراج الامت رحمۃ اللہ علیہ سے ہو گا اس راز کو افشا کرے گا۔ وہ زمانہ قریب حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہونے والا ہے اور اس احوالِ رازِ مخفی کے افشا کرنے کا کیفیّت ظُہورِ باطن میں سبب یہ ہو گا کہ مُنکروں کی ظاہر و باطن سے سرکوبی ہو۔ اور اِسلام کی پھر ترقّی ہو۔ اُس وقت طرح طرح کے فتنے ہفت اقلیم میں ظُہور میں آئیں گے اور سنہ ۱۳۰۰ھ ہجری کے بعد آغاز سنہ ۱۴۰۰ھ ہجری سے یہ امر بُطون سے ظُہور میں آئیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ ماشاءَ اللہُ لا قوۃَ الّا باللہِ یا قیّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

یا حیّ یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اُس وقت عارف مجاز مرفوُع الاجازت و الاکرام و المرتبہ کو اس کا علم ہوتا رہے گا۔ سوائے اس کے مقلّدین کے کوئی اس کا علیم نہ ہو گا اور اقطاب و اغیاث تمام رُوئے زمین آغاز ۱۴۰۰ھ ہجری میں مُشترک قہر اور رحم کے ہوں گے۔ رُوئے زمین پر ابدال بہت کم نزُول کریں گے۔ نقیب و نجیب تمام عالم کے دُنیا داروں کو بد دُعا دیں گے۔ دُنیا داروں کے ایمان سلب ہو چُکے ہوں گے مگر وہ جو عارف مرفوُع سے واسطہ رکھتے ہوں گے، محفُوظ رہیں گے۔ شغُلِ نوُری میں شبانہ روز

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامّی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ
یا حیّ القیوم واتوب الیہ یا قیوم

باجازت شیخ کامل مصروف ہوں گے۔ سلبِ ایمان سے مامون و محفوظ رہیں گے۔

اس مجدّد کی حکومت ستارہ عطارد و مرّیخ سے جاری ہو گی اور یہ ستارے متعلق غوث قہری اور رحم مشتری قطب کے ہیں اور قریب ہے کہ ۱۲۸۶ھ ہجری کے وسط میں حسد کثرت سے ظہور پکڑے اور بغض بھی بکثرت ہو۔ گناہِ کبیرہ زیادہ اور صغیرہ کم ہوں گے۔ اس زمانہ کے عارف صاحبِ مجاز بھی کذب گوئی میں بکثرت مشغول رہیں گے۔ مثالیں عارفوں کی خفیف و ضعیف ہوں گی اور اُن کے شیخ بھی اُن کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

ہرگز ہرگز نہ سمجھیں گے ۔ ہاں اگر مرفوعُ الاجازت فقیر کے رُو برُو عین اور غیر جو مثالیں ظاہر کریں گے اور وہ از رُوئے قوّت باطن اس کو سمجھیں گے اور جواب تسکین آمیز دیں گے ۔ فُقرائے غیر مرفوُع کی نوبت یہاں تک ہو گی کہ بموجب قول مُبارک حضرت مُخبرِ صادق صلّی اللہ علیہ وسلّم دُنیا کو بجائے دین اختیار کریں گے ۔

کلیر کی چار چیزیں
جو قہرِ الٰہی اور آتشِ غضب سے محفوظ رہیں

۱۲ر محرّم الحرام ۶۵۱ھ ہجری المُقدّس کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی ماشآء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب آپ عبدیّتِ خاص سے فارغ ہوئے اُس وقت نمازِ تہجّد کا وقت تھا ۔ آپ مُسمّاۃ گلزاری کے مکان میں تشریف لائے اور جس جگہ حضورِ انور کا مزار پُر انوار ہے یہ جگہ اوّل روز سے ہی آپ کو پسند تھی اس جگہ پر کھڑے ہو گئے ۔ علیم اللہ ابدال حاضر تھے ۔ مخلوقاتِ کلیر اس عرصہ میں آپ کو تلاش کرتی رہی مگر آپ سے ملاقات نہ ہو سکی ۔ کلیر کی چار چیزوں نے بزُبانِ حال آپ سے اِستدعا کی کہ وہ قہرِ الٰہی سے محفُوظ رہیں ۔ آپ نے ان چار چیزوں کی استدعا قبُول فرما کر دُعا کی ۔ چار

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

چیزیں یہ ہیں :

۱ ۔ درخت گُلّر

۲ ۔ ایک فاختہ جو درختِ گُلّر پہ آشیانہ بنائے ہوئے تھی ۔

۳ ۔ ایک قطعۂ زمین جو حضرتؓ کے جائے قیام سے کچھ فاصلے پر تھی ۔

۴ ۔ قطعہ مزارِ سیّدنا امامُ الدّین صاحب جو حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے اور حضرت خواجۂ خواجگان غریب نواز خواجہ معینُ الدّین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مُریدوں میں سے تھے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

یا حیّ یا قیوم

کلیر کی آتش زدگی

سیر الاقطاب میں تحریر ہے کہ ان چار چیزوں کے تحفّظ کی دُعا فرما کر آپ درختِ گُلّر کے قریب رُو بقبلہ ہو کر کھڑے ہو گئے۔ علیمُ اللہ ابدال سایہ کی طرح آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے پُشت مُبارک درختِ گُلّر سے لگا دی، اور بائیں ہاتھ سے اُس کی ایک شاخ پکڑ لی اور دائیں ہاتھ کی مُٹھّی بند کر کے انگشتِ شہادت بُلند کی اور ہاتھ کو قلب کے سامنے لا کر آسمان کی طرف نگاہ کی۔ تھوڑی دیر تک

آپ استغراق میں رہے ۔ تھوڑی دیر کے بعد درخت کی شاخ ہاتھ سے چھُوٹ گئی اور دُوسرا ہاتھ بھی نیچے چھوڑ دیا ۔ آسمان کی جانب سے آنکھیں ہٹ گئیں ۔ اُسی حالت میں آپ درختِ گُوّر سے تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہو گئے ۔ ایک ساعت کے بعد جو آپ نے چشمِ جلال کو وا کیا اور نظر برق صُورت زمین پر پڑی ، تو آپ کے پائے مُبارک سے سات قدم کے فاصلے پر زمین سے آگ نکلنا شرُوع ہو گئی اور چاروں طرف بڑھتی اور پھیلتی گئی اور ان چار چیزوں کو چھوڑ کر باقی ہر شے کو جلانا شرُوع کر دیا

اور ہر چیز تباہ ہونے لگی ۔ آگ کے شُعلے بُلند ہوتے تھے اور کسی چیز کو پناہ نہ ملتی تھی آگ بڑھتے بڑھتے بارہ کوس تک پھیل گئی ۔ کئی دن تک آگ کا سِلسلہ ختم نہ ہُوا اور سارا شہر کلیر جل کر خاکِ سیاہ بن گیا ۔ صِرف مذکُورہ چار چیزیں اس قہرِ خُداوندی سے محفُوظ و مامُون تھیں ۔ آپ کی زُبان مُبارک سے یہ کلمات نکلتے : ھُوَ یَا مَنْ ھُوَ یَا مَنْ لَیْسَ اِلَّا ھُو ، اور کبھی شدّتِ جذب میں ، لَآ لَآ لَآ فرماتے ۔

جوشِ عمل جب جذب کی صُورت اختیار کر

جاتا ہے تو راہِ سلوک کی تمام منزلیں کٹ جاتی ہیں ۔ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی پرواز کی زد میں آ جاتا ہے ۔ سالک کون و مکاں کی ہر شے سے مُستغنی و بے نیاز ہو جاتا ہے ۔ ہستیٔ موہُوم کی تمام رنگینیاں اور دلچسپیاں مٹ جاتی ہیں اِستغراق اور محویت طاری ہو جاتی ہے اور تمام پردے اُٹھ جاتے ہیں ۔ حضرت مخدُوم پاک رضی اللہ عنہ پر جب یہ کیفیّت طاری ہُوئی تو جوشِ جذب میں اپنے حال و مقام کا کچُھ یُوں اظہار فرمایا ؎

اِمروز شاہِ شاہاں مہماں شُداست مارا
جبرائیل با ملائک درباں شُداست مارا (سُبحان اللہ)

(یعنی آج ہماری خُوش نصیبی کے کیا کہنے کہ بادشاہوں کے بادشاہ نے ہمیں شرفِ میزبانی بخشا ہے اور ہمارے ہاں قدم رنجہ فرمایا ہے اور اسی وجہ سے جبرائیل امینؑ فرشتوں کی معیّت میں ہماری چوکھٹ پر دربانی کے لیے حاضر ہیں۔) سُبحان اللہ!

اور پھر اسی عالمِ محویت میں مُسلسل بارہ سال گُولَر کی شاخ تھامے ساکت و صامد کھڑے رہے اور یہ محو اِلی اللہ ہونے کی حد ہے۔ مَاشَآءَ اللہُ

آفاق ہا گردیدہ اَم مہرِ بُتاں ورزیدہ اَم
بسیار خُوباں دِیدہ اَم اَمّا تو چیزے دِیگری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قُوَّۃَ اِلّا بِاللہِ یا قیّومُ
اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یا حیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یا قیّومُ

تذکرۂ انوار صابری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اور پھر اُنھوں نے اپنے حال کا یُوں اظہار فرمایا کہ

اِمروز شاہِ شاہاں مِہماں شُدا است مارا
جبریلؑ با ملائک درباں شُدا است مارا
در جلوہ گاہِ وحدت کثرت کُجا بہ گنجد
ہژدہ ہزار عالم یکساں شُدا است مارا
ما خانۂ جہاں را بسیار سَیر کردیم
اے شیخ بُت پرستی ایماں شُدا است مارا
در محفلِ گدایاں مُرسل کُجا بہ گنجد
بے برگ و بے نوائے ساماں شُدا است مارا
احمد بہشت و دوزخ بر عاشقاں حرام است
ہر دم رضائے جاناں رضواں شُدا است مارا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یاحیُّ ماشاءَ اللہُ لاقُوَّۃَ اِلّا باللہِ یاقیّومُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یاحیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یاقیّومُ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بابِ یازدہم ١١

حضرت شمس الدّین کی کلیر میں آمد

بابا صاحبؓ ، حضرت مخدومِ دو جہاں صابر صاحب رضی اللہ عنہ کی اس کیفیّت سے بخوبی آگاہ تھے ۔ جب اس حال میں رہتے ہوئے بارہ ١٢ سال گزر گئے تو ایک دن بابا صاحبؓ نے اپنے مُریدین کو مُخاطب کرتے ہوئے فرمایا ۔ " لوگو ! کیا تُم میں کوئی ایسا بھی ہے جو میرے صابر صاحبؓ کو ہوش میں لے آئے ۔"

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

شمس الدینؒ نامی ایک شخص جو علاقہ تُرکستان سے بابا صاحبؓ کے پاس آئے ہُوئے تھے آگے بڑھے اور جناب بابا صاحبؓ کے رُو برُو کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کرنے لگے "خادم یہ فرض ادا کرنے کو تیار ہے"۔ بابا صاحبؓ نے اس حوصلہ مند شخص کو بغور دیکھا اور مُتبسّم ہو کر فرمایا "کیا تمھیں یقین ہے کہ تم میرے صابرؓ کو ہوش میں لے آؤ گے"۔ شمس الدینؒ نے عرض کی ۔" اگر حضرت کی دُعا اور فیض رُوحانی شاملِ حال رہا تو یہ کام اتنا مُشکل بھی نہیں"۔ پھر دبے لہجہ میں عرض کی " اگر خادم اپنے مقصد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں کامیاب ہو گیا تو اسے اس کارِ عظیم کا کیا صِلہ ملے گا ؟" بابا صاحبؓ نے جواب میں فرمایا " جو چاہو گے عطا کر دیا جائے گا " شمسُ الدّینؒ نے عرض کی " حضرت ! خادم اس کے صلہ میں جناب مخدوم پاک رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہنے اور خدمت گزاری کی سعادت کا خواہش مند ہے " بابا صاحبؓ نے اجازت دے دی لیکن یہ بھی ارشاد فرمایا کہ " ہوشیار اور محتاط رہنا کیونکہ صابرؓ کا جلال تمہارے لیئے خطرہ بھی ہے "

شمسُ الدّینؒ جناب بابا صاحبؓ سے رُخصت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حیّ القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہو کر صابر صاحب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں اس طرح پُہنچے کہ اپنے کو ایک درخت کی آڑ میں چُھپائے رکھا اور اسمِ اعظم سلسلۂ صابریہ تلاوت فرماتے رہے جس کی وجہ سے آگ قہرہ جو بارہ کوس کی حد میں تھی، اُس سے محفوظ رہے۔

آخر ہمّت کر کے شمسُ الدّین نے جس کو اللہ نے دلوں کو کھینچ لینے والی خوش اَلحانی عطا فرمائی تھی۔ درخت کی آڑ میں بیٹھے ہوئے ہی خوش اَلحانی سے قُرآن پاک کی تلاوت شُروع کی۔ حضرت صابر رضی اللہ عنہ کا دل پِچھنے لگا اور جلالی کیفیّت موم کی طرح پِگھلنے لگی اور خوشگوار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیّدنا ومولانا وحبیبنا
محمّد النّبیّ الامّیّ وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کلّ
معلوم لّک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ
یا حی القیّوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کیفیّت پیدا ہو گئی ۔ آپ نے آنکھیں کھول دیں اور اِدھر اُدھر نظر دوڑا کر شمسُ الدّین کو تلاش کیا۔ اور حُکم فرمایا ، "کون ہو ؟ سامنے آؤ "! شمسُ الدّینؒ نے عرض کی ۔ "حضرت ! خادم آپ کے جلال سے خوفزدہ ہے ۔ اگر امان ہو تو سامنے آئے" آپ نے مُسکرا کر جواب فرمایا ۔" ڈرنے کی ضُرورت نہیں ۔ امان ہے ، سامنے آؤ"۔ شمسُ الدّین سامنے آ گئے ۔ ارشاد ہوا ، "تلاوت کرو"۔ شمسُ الدّین نے تلاوت شرُوع کر دی ۔ آپ پر وجدانی کیفیّت طاری ہو گئی ۔ جب پھر ہوش میں آئے تو خُوش ہو کر ارشاد فرمایا ۔" بہُت خُوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ — ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ — یا قیوم

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

یا حیّ — یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"تم نے ہمارا دل خوش کر دیا۔ بول کیا چاہتا ہے" شمس الدین نے عرض کی۔ "خادم حضور کی خدمت میں حاضر رہنے کا خواہش مند ہے"۔ آپ نے جواب فرمایا، "اجازت ہے۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ ہمارے سامنے ہرگز نہ آنا۔ عقب میں رہ کر گزر و بسر کرنا کیوں کہ ہمیں خود بھی معلوم نہیں کہ تم کب ہم سے نقصان اٹھا جاؤ"۔ شمس الدینؒ نے عقب میں رہنے کی شرط منظور کر لی اور دن رات حضرت صابر صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہنے لگے۔

ایک دن حضرت صابر صاحب رضی اللہ عنہ نے اُن

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ و اصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک و رضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

سے پانی طلب فرمایا ۔ انہیں پانی لانے میں کچھ دیر ہو گئی اور جب وہ پانی لے کر حضرت صابر رضی اللہ عنہ کے عقب میں پہنچے تو سرکارؒ سخت غصے میں تھے ۔ جوش میں فرمایا " شمسُ الدّین بابا ! پانی لانے میں اتنی تاخیر ، کیا تجھے سجھائی نہیں دیتا ، اندھا ہو گیا ہے "۔ شمسُ الدّینؒ نے پانی کا آبخورہ تو حضرت صاحبؒ کو دے دیا لیکن وہ خود اندھے ہو چکے تھے ۔ اُنہوں نے رو کر عرض کی " حضرت ! آپ کا غُلام اندھا ہو چکا ہے ، مجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا "۔ حضرت صابر صاحب رضی اللہ عنہ نے مُڑ کر نابینا شمسُ الدّینؒ کو دیکھا اور سجدہ میں گر کر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیّوم
اللّٰھم صلّ وسلّم و بارِک علیٰ سیّدنا و مولانا و حبیبنا
محمّد النّبیّ الأُمیّ وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کلّ
معلومٍ لّک وبعدد خلقک و رضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الّذی لا الٰہ الّا ھو الحیُّ
یا حیُّ القیّوم و اتوب الیہ یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گڑگڑاتے ہوئے عرض کی " الٰہُ العالمین ! تُو عالمُ الغیب ہے اور خوب جانتا کہ تیرے اس گُنہ گار بندے کا یہ شمسُ الدّین سچّا دوست اور ساتھی ہے اس کے حال پر رحم فرما "۔ دُعا ختم ہوئی اور شمسُ الدّین کی بصارت بحال ہو گئی اور اکثر ایسا ہوتا رہتا تھا۔

حضرت شمسُ الدّین بیان کرتے ہیں کہ " حضرت بادشاہِ دو جہاں مخدُوم علاؤُ الدّین علی احمد صابر صاحب رضی اللہ عنہ نے مجھے چند اُمور میں کیفیّت باطن اور کچھ میں تعلیم لسانی سے فیض یاب فرمایا اور ارشاد ہوا : " شمسُ الدّین اب جو کلمہ

يَا حَيُّ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ يَا قَيُّوْمُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا

مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ

مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ

وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ

يَا حَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ہماری زبان سے صادر ہوا کرے اس کو تم تحریر کر لیا کرو اس مکتوبِ لطاب کا نام "صحیفہ بیانِ صابری" رکھنا"۔ چنانچہ اُس روز سے میں نے جو کچھ بھی آپ کی زبانِ مبارک سے ارشاد ہوتا "صحیفہ بیانِ صابری" کے لیے لکھنا شروع کر دیا"۔

مخدوم پاکؓ کی پابندئ نماز

شمس الدینؒ کا یہ معمول تھا کہ جب نماز کا وقت ہوتا تو حضرت صابر صاحبؓ کے گوش مبارک کے پاس اذان کہتے تو حضرت مخدوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ ماشاء اللّٰہ لا قوّۃ اِلّا باللّٰہ یا قیّوم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

یا حیّ یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پاک رضی اللہ عنہ اس سے ہوش میں آ جاتے اور فرمایا کرتے "شمس الدّین! شریعت بھی کیا خوب آئین ہے کہ حضوری سے دربار میں لے آتی ہے" یہ ارشاد فرما کر شمس الدّین شاہِ ولایت کو امام کر دیتے۔ جب شمس الدّین نماز پڑھ چکتے تو حضرت بادشاہِ دو جہاںؓ کو قعدۂ نماز میں ہاتھ باندھے حالتِ استغراق میں پاتے۔ ہر چہار نماز میں ایسا ہی ہوتا۔ بعد نمازِ عشار بادشاہِ دو جہاں رضی اللہ عنہ خواجہ شمس الدّینؒ کو تعلیمِ لسانی کیفیّتِ باطنی سے فیضیاب فرمایا کرتے تھے بعضے شب کو ارشاد فرماتے "شمس الدّین! کچھ

موجُود ہے۔" حضرت شمسُ الدّین درخت گلّر کی گولریاں ہاتھوں سے مسل کر پیش کرتے۔ حضرت مخدُوم دو جہاں رضی اللہ عنہ اُنہیں چکھ لیتے اور ارشاد فرماتے "شمسُ الدّین ! خُدا اور بندے میں بس اتنا ہی فرق ہے کہ بندہ کھاتا ہے اور خُدا مُنزّہ اور مُبرّا ہے" اور دونوں پر حالتِ استغراق طاری ہو جاتی۔

شمسُ الدّینؒ کا حبسِ کبیر

اِسی دوران شمسُ الدّینؒ کو عرصہ چھ سال کے لیے حبسِ کبیر میں رہنے کا حُکم ہوا اس دوران

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا حَیُّ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا قَیُّوْمُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا

مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ

مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ

وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ

الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کی عجیب کیفیّت ہُوئی اور جب چھ سال کے بعد باہر لانے کے لیے علیمُ اللّٰہ ابدال کو حُکم ہوا کہ شمسُ الدّینؒ کو بُلا کر لائے وہ اس جگہ باہر سے آوازیں دیتے رہے ۔ کافی دیر کے بعد آواز آئی "تُو کون ہے ؟ اور کس شمسُ الدّین کو پُکار رہا ہے ؟ اور تیرا کیا مقصد ہے ؟" علیمُ اللّٰہ ابدال نے متحیّر ہو کر بادشاہِ دو جہاںؓ کی خدمت میں واپس جا کر عرض کی "حضرت ! شمسُ الدّینؒ کو میں نے اِس قدر آوازیں دیں اور بہُت دیر کے بعد اُنہوں نے یہ فرمایا "تُو کون ہے ؟ کس شمسُ الدّینؒ کو پکارتا ہے اور تیرا کیا مقصد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

ہے ؛" حضرت بادشاہِ دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا :

" علیمُ اللہ ! جا کر یوں کہو ' صابرؒ ' کے شمسِ ارضی کو بحکمِ مخدوم بُلاتا ہوں ۔"

علیمُ اللہ ابدال نے بموجبِ ارشاد حضرت مخدومؒ کے شمسُ الدّین کو پکارا تو وہ بقائمیٔ ہوش و حواس گفتگو فرمانے لگے اور انہیں پھر باہر نکالا گیا ۔

حضرت خواجہ شمسُ الدّین صاحبؒ مکتوبِ نطاب ' فردوس الوجوب ' اور مکتوبِ نطاب ' صحیفہ بیان صابریؒ ' میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعد فراغِ جنبِ کبیر حضرت

شاہِ دو جہاں رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر آداب بجا لایا اور قدم بوس ہو کر پسِ پُشت مُبارک با ادب ایستادہ ہو گیا ۔ بادشاہِ دو جہاںؓ نے ارشاد فرمایا :

"شمسُ الدّین ! بیٹھ جاؤ !"

حضرت شمسُ الدّین پسِ پُشت مُبارک با ادب بیٹھ گئے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الاُمّی وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کلّ معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ القیوم واتوب الیہ

یا حیّ یا قیوم

باب ۱۲ دوازدہم

حضرت بادشاہِ دو جہاں رضی اللہ عنہ کی شمس الدّین ترکؒ کو وصیّت

حضرت سرکار مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ نے بطور وصیّت کے ارشاد فرمایا کہ :

شمس الدینؒ بابا : تم شہر آمیر کو جاؤ وہاں مسلمان سپاہ لڑ رہی ہے اور ان سے قلعہ فتح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

نہیں ہو رہا ہے ۔ وہ قلعہ تمہارے اُنگلی اُٹھانے سے فتح ہو جائے گا اور وُہی دن ہمارے اس عالم سے رحلت کرنے کا ہو گا یعنی وحدت طرف احدیت حرفہ کے راجع ہو جائے گی ۔ یہ مُعاملہ بروز پنجشنبہ بعد نمازِ فجر ۱۳، ربیع الاوّل ۶۸۹ھ ہجری المقدّس کو ہو گا"۔

حضرت خواجہ شمسُ الدّین صاحبؒ نے عرض کی :

"حضورِ انورؓ ! غلام کو اس کا کیوں کر علم ہو گا "۔

حضرت بادشاہِ دوجہاں رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

کہ :

" روز چہار شنبہ کا تمام ہو جائے گا۔ جب شب پنجشنبہ کی ہو گی تو بادِ تُند اور سرد اس قدر چلے گی کہ لشکر کی تمام روشنیاں گُل ہو جائیں گی بلکہ آگ ہر قسم کی سرد ہو جائیگی۔ اُس وقت سپہ سالارِ لشکر تیرے چراغ کی روشنی کے سبب تیرے پاس آئے گا کیونکہ اُس وقت صِرف تیرا ہی چراغ روشن ہو گا اور تمام لشکر کے چراغ گُل ہو چکے ہوں گے ۔ تیرے صاحب عِلم ہونے کی یہ قوی علامت ہو گی۔ صُبح کو پنجشنبہ کا دن ہو گا تو قلعہ کی طرف اُنگلی اُٹھائے

بسم الله الرحمن الرحیم
یاحی ماشاء الله لا قوة الا بالله یاقیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ
یاحی یاقیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گا ، قلعہ فتح ہو جائے گا ۔

علیمُ اللہ ابدال پھر تیری خدمت میں رہے گا ۔ یہ ابدال ہمارے جدِّ امجد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہمارے ہاں چلا آ رہا ہے ۔ یہ ابدال تجھے سارے عالم کی خبر رسانی کرتا رہے گا ۔ شمسؒ بابا ! تجھ سے ایک قلندر ہو گا اور اُس قلندر سے ہفتم درجہ کا ایک مخدوم ہو گا ۔ علیمُ اللہ ابدال کی وفات مخدومِ ہفتم کے وقت میں ہو گی ۔ اُن کی وفات کے بعد پھر کوئی ابدال سوائے مجدّد کے کسی کی خدمت میں نہ رہے گا ۔"

حضرت شمسُ الدینؒ نے عرض کی :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یَا حَیُّ ماشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا قَیُّوْمُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یَا حَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

"حضورؓ کو غسل کون دے گا؟"

بادشاہِ دو جہاں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا کہ:

"شمس الدّینؒ! تم غسل دو گے۔"

شمس الدّینؒ نے عرض کی کہ:

"میں حضورؓ کے جسمِ اطہر کو ہاتھ لگاؤں یا نہیں؟"

حضرت مخدومِ دو جہاں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا:

"ہاتھ بالکل نہ لگانا، تمہارے قلب میں جس طرح خیال ہو گا ویسا ہوتا رہے گا۔"

شمس الدّین نے پھر عرض کی کہ:

"کفن مبارک حضورؓ کو کس رنگ کے پارچہ سے دوں، خوشبو کفن مبارک کو لگاؤں یا نہیں؟"

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا :

" کفن جس پارچہ کا تم کو میسّر ہو ۔ تم اپنے پاس سے دینا ، عمامہ میرے شیخ کا ہمارے سر پر باندھنا اور خرقہ میرے شیخ نے بوقت عطاً خلافت جو مجھے عطا فرمایا تھا میرے سر پر رکھ دینا ۔ خوشبو کی کوئی حاجت نہیں ۔"

شمسُ الدینؒ نے عرض کی :

"جب حضورِ انور کے جسم کو ہاتھ نہ لگاؤں گا تو یہ کپڑے ، عمامہ اور خرقہ کیسے پہناؤں گا ؟"

حضرت مخدوم پاک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا :

" تم صرف ارادہ کرتے رہنا ۔ عالمِ عمل میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

ویسا خُود بخُود ہوتا جائے گا ۔"
شمسُ الدّینؒ نے عرض کی :
" حضورؓ کی نمازِ جنازہ کون پڑھائے گا ؟"
حضرت بادشاہِ دو جہاں رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا :
"یہ امر وقت پہ ہو جائے گا ۔"
اور پھر حضرت مخدُوم رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا کہ :
" تم کو شاہِ ولایت کیا ۔ ہفت اقلیم میں تیرے بغیر کوئی ولی نہ بن سکے گا ۔" مزید ارشاد ہوا کہ :
" جو شخص عالمِ معاملہ اور عالمِ مثال میں مقبُول ہو گا اُس کی نشانی یہ ہو گی کہ تیرا خط اُس کی پیشانی پر ہو گا ۔ میری مُہر اُس کی پُشت پر ہو گی اور جناب

غوث پاک رضی اللہ عنہ کا قدم مُبارک اس کے کندھے پر ہو گا ۔"

حضرت شمسُ الدینؒ نے عرض کی :

"حضُور کو دفن کون کرے گا ؟"

مخدُومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

"اس زمانہ کا مُجدّد ۔"

یہ سُن کر شمسُ الدّین آہ و زاری کرنے لگے۔

یہ دیکھ کر حضرت مخدُوم پاک رضی اللہ عنہ نے اپنا دستِ شفقت اُن کے سر پر رکھا اور فرمایا :

"شمسُ الدّین بابا ! وہ مُجدّد شاہِ ولایت ہمان صِفت ہو گا ۔ اُس کا زمانہ ۹۰۷ھ ہجری المقدّس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الامی وعلی آلہ و اصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں ہو گا ۔ وہ سِلسلۂ صابریہ حنفیہ اور غرضیکہ کُل سلاسل کا مُجدّد ہو گا وہ اولادِ امام اعظم ابوحنیفہ سراجُ الاُمّت سے ہو گا ۔ اگر شمسُ الدّین تُم چاہو تو ہم تجُھ کو اُس وقت تک زندہ رکھ سکتے ہیں۔ دیکھ لے شاہ ابوُ القاسم گرگامی صاحبؒ ابھی تک زندہ ہیں اور آئندہ بھی ابھی زندہ رہیں گے ، میرے بھی وہ اخبار نویس ہیں اور دُوسروں کے بھی ، اور شاہِ ولایت کا مرتبہ مجدّد سے بڑھ کر ہے ۔

اگر تُم کو مجدّد ہونا منظور ہو تو میں یہ بھی کر سکتا ہُوں ۔"

حضرت شمسُ الدینؒ نے عرض کی :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یَا حَیُّ ماشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یَا قَیُّوْمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ
یَا حَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

"حضورؒ مُجھ کو صبر آ گیا ، مگر عرض یہ ہے کہ حضورِ انورؒ کا جسمِ مُبارک اس جگہ تنہا بغیر برزخ صُغرٰی (یعنی قبر شریف) کے کیوں کر قائم رہے گا؟"

حضرت مخدُوم دو جہاں رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نے ارشاد فرمایا :

"شمسُ الدّینؒ بابا ! یہ فقیر نصاب حرز مُرتضوی قیوّمی رُوحی کا ہے جس کے باعث فقیر کا جسم زمین پر بغیر دفینہ درمیان دو سنگِ سُرخ قائم رہے گا ۔ اس سِلسلہ کا مجدّد جو اولادِ امام اعظم ابوحنیفہؒ سے ہو گا آ کر نمازِ جنازہ پڑھائے گا جو مُرکّب ظاہر و باطن ہو گی اور میرے جسم کا دوبارہ دفینہ کرے گا اور یہ کہ میرے جسم کے ساتھ بھی میرے

شیخ کی سُنّت ادا ہو گی ۔ اُس مجدّد کی اولاد میرے ظاہر و باطن کی وارث ہو گی ۔ اہلِ باطن سے میرا سلسلہ جاری رہے گا اور ظاہر والوں سے کچھ نہ ہو گا ۔"

حضرت شمسُ الدّینؒ نے عرض کی کہ "۶۹۰ھ سے ۹۰۰ھ ہجری تک حضورؓ کے ہاں (یہاں) کیا حال ہو گا ؟ اور کوئی شخص حضورؓ کے جسمِ اطہر کے پاس اس محدود حد میں آئے گا یا نہیں ؟"

حضرت موصوفؓ نے ارشاد فرمایا :

"تیرے نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد فقیر کے پاس کوئی نہیں آئے گا ۔"

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مخدومِ ہفتم جو تیرے قلندر سے ہو گا، میرے پاس آئے گا اور اس مجدّد کے لیے مجھ سے توشہ لے کر جائے گا اور میرے حکم سے میری بالائے ناف ایک شاخ سبز رکھ جائیگا وہ شاخ کو مخدومِ ہفتم کی قبر پر کھڑا کرے گا۔ نیز فرمایا کہ "اس میرے بیان کو 'صحیفہ بیان صابری' میں درج کر لینا اور ہمارے اس مکتوبِ نطاب کو جو قلندر تجھ سے ہو گا اسے دینا اور پھر وہ مخدومِ ہفتم کو دے گا اور یہ مجدّد کو چلا جائے گا۔ اس کا حال مجدّد سے ملے گا۔ اب ہمارے خاندان سے ہی ہر مجدّد ہو گا اور اس سے تمام احوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ القیوم واتوب الیہ
یا حیّ یا قیوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تا مُجدّد دریافت ہوا کریں گے۔

شمسُ الدّینؒ! مُجدّد کی تعریف یہ ہے کہ مُجدّد کو احوالِ زمانہ، ماضی، حال اور مستقبل کا باطن سے سَند بسند معلُوم ہوتا ہے اور اس کے پاس اَسناد صحیح ہر ایک طرح کی موجُود ہوتی ہیں، اور جو مُجدّد کے زمانہ میں اس مُجدّد سے تعلیم حاصل نہیں کرے گا وہ میرے خاندان میں داخل نہیں، بلکہ کسی خاندان میں بھی داخل نہیں۔ اور مُجدّد سے احوالِ ظاہر و باطن دریافت کرنے سے اور ان کے بیان سے مُعتقدین عارفِ کامل ہو جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حیّ القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہر مُجدّد کے زمانہ میں سب لوگ جمع ہُوا کرتے اور تعلیم لِسانی اس سے حاصل کرتے اور مِن و عَنْ بہرہ مَنْد ہوا کرتے ہیں اور اجازت ، ارشاد و افکار ، اشغال ، اذکار ، اِسرار ، قُدرت سیفُ اللّٰہ جبرُوتی اور سیفُ اللّٰہ ملکُوتی ، سیفُ اللّٰہ لاہُوتی سیفُ اللّٰہ نارُوتی ، سیفُ اللّٰہ معنوی ، سیفُ اللّٰہ رُوحی قیوّمی کی حاصل کرتے ہیں ۔ اپنے زمانہ کے غوث ، قطُب ، نقیب ، نجیب ، اوتاد ، ابدال رجالُ الغیب اور سردارِ خلیفہ کے ہر صاحبِ سِلسلہ کو ضرُوری ہے جس کو سب حال مُجدّد سے معلُوم ہو جائے گا وہ صاحب دولت باطن کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حیّ القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وارث ہے ۔

بعد تمام اس وصیّت کے حضرت بادشاہِ دو جہاں رضی اللہ عنہ نے گیارہ تعلیمات کیفیّت باطن ارشاد فرمائیں جو قابل افشائے عام نہیں ۔ صرف ایک تعلیم مجملاً برائے حاجت روائی خلق تحریر کی جاتی ہے ۔

ارشاد فرمایا :

شمس الدینؒ : تم اپنا نام مع درودِ وہبی کے اس ترتیب سے پڑھا کرنا ۔ تیرے ارادے کے افعال کا ظہور ہو جایا کریگا اور تیرے خاندان میں اس ختم شریف کی برکت سے حاجت روائی خاص و عام ہُوا کرے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

باب ۱۳ سیزدہم

خواجہ شمس الدینؒ کا قلعہ آمیر کو روانہ ہونا

حضرت خواجہ شمس الدینؒ نے علیم اللہ ابدال سے نقشہ اور راستہ قلعہ آمیر دریافت کر کے ۱۳، صفر المظفر ۶۸۹ھ ہجری المقدس کو بیس (۲۰) سال حضرت صاحب دو جہاں رضی اللہ عنہ کی خدمت گزاری اور چھ سال حبسِ کبیر کی برکات حاصل کر کے یعنی کل ۲۶ سال فیضِ صحبت کے بعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشاءَ اللّٰہُ لا قُوَّۃَ اِلّا بِاللّٰہِ یا قیّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یا حیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یا قیّومُ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

احکامِ قضا و قدر سے مجبور ہو کر حضوری سے علیحدہ ہوئے اور خیال کر کے کہ اب اس عالم میں ایسا پیکرِ جمال اور تصویرِ خیر و برکت نہیں ملے گی ۔ ایک دردِ دل لیے ہوئے با چشمِ نم تمام تبرّکات و ملبوسات اشیاء اور مکتوباتِ بزرگانِ دین جو حضرت بابا صاحب مسعود العالمین رضی اللہ عنہ نے عنایت فرمائے تھے لے کر کلیر شریف سے بطرف قلعہ آمیر روانہ ہوئے اور اسمِ اعظم چشتیہ صابریہ کی تلاوت کی برکت سے چھٹے دن قلعہ امیر پہنچ گئے اور حسبِ ارشاد مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ لشکر میں شامل ہو گئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قوّۃَ الّا باللہِ یا قیّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

یا حیُّ یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمدؐ انتظامُ اللہ صاحب شبابی نے اپنے تذکرہ صابرؒ میں تحریر فرمایا ہے کہ غیاثُ الدّین بلبن نے قلعہ آمیر پر لشکر کشی کی تھی ۔ کسی دُوسرے تذکرے سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ سُلطان جلالُ الدّین خلجی کے بھتیجے علاؤُ الدّین خلجی جو اس وقت اس صوبے کا حاکم تھا قلعہ آمیر پر لشکر کشی کی تھی کیوُں کہ یہ ہندُوؤں کا بڑا گڑھ تھا ۔

سُوت کی دستیابی

کئی سالوں تک علاؤُ الدّین نے قلعہ کا مُحاصرہ

بسم الله الرحمن الرحيم
یا حی ما شاء الله لا قوة الا بالله یا قیوم
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا
محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل
معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك
ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي
یا حی القيوم واتوب اليه یا قیوم

کیے رکھا اور کامیاب نہ ہوا ۔ خیموں کی رسّیاں بوسیدہ ہو چکی تھیں ۔ علاؤ الدّین خلجی نے حکم دیا کہ سُوت کا انتظام کیا جائے اور خیموں کی رسّیاں نئی ڈالی جائیں ۔ ایک سردار سُوت کی تلاش میں ارد گرد چکّر لگاتا رہا مگر کسی جگہ سے سُوت دستیاب نہیں ہو رہا تھا ۔

اتّفاق سے اس سردار کی مُلاقات ایک بزرگ سے ہوئی ۔ اس نے کہا تم پریشان کیوں ہو ؟ اُس سردار نے جواب دیا :

" ہماری یہ مُشکل ہے کہ اس کا کوئی حل نہیں ہو رہا ۔"

اُس بزُرگ نے فرمایا :

" تمُ اس کا فکر نہ کرو مجھُے غیب سے اس سوُت کے انتظام کا حُکم ہوا ہے ۔ میں اس کا انتظام کیئے دیتا ہُوں "

اُن بزُرگ نے سوُت کی ایک نلی لے کر پیالہ میں رکھّی اور ایک کپڑے میں سوراخ کر کے اور اس سوراخ سے سوُت کا ایک دھاگہ نکال کر کپڑے کو اس پیالہ پر باندھ دیا اور سوُت کا یہ باہر کا سرا سردار کو دے دیا اور فرمایا :

" اس دھاگے کو کھینچتے جاؤ ! ضرورت کے مُطابق دھاگہ تمہیں فراہم ہو جائے گا ۔ اِن شاء

اللہُ العزیز کمی نہ ہو گی "۔ سردار نے ایسا ہی کیا اور دھاگہ اُن کی ضرورت سے زیادہ اکٹھّا ہو گیا ۔

یہ عجیب و غریب مُعاملہ سردار نے اپنے سپہ سالار سے عرض کیا تو وہ خُود بھاگا ہوا اُن بزرگ کی خدمت میں حاضر ہُوا اور عرض کرنے لگا " حضُور ! اس قلعہ پر ایک مدّت سے فوج کشی کر رہا ہوں فتح کی کوئی صُورت نہیں بن رہی ۔ خُدا نخواستہ اگر شکست کا مُنہ دیکھنا پڑا تو شانِ اسلام میں فرق آئے گا "۔

اُن بزرگ نے فرمایا :

یَا حَیُّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا قَیُّوْمُ
مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ
یَا حَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

" ہر کام کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے اور اس کا انتظام بھی قدرت کی طرف سے ہو جاتا ہے۔ تم صبر کرو، وہ وقت اب قریب ہے کہ تیری فتح ہو مگر یہ کام میرے کرنے سے نہ ہو گا۔ تیری فوج میں بحکمِ الٰہی ایسا انسان تعینات ہو چکا ہے جن کی دُعا سے یہ قلعہ فتح ہو گا۔ جا! اُن کو تلاش کر!"

علاؤ الدّین خلجی نے عرض کی:

" حضور! ہزاروں کی اس فوج میں ایک غیر معلوم شخص کو تلاش کرنا مشکل ہے۔ کچھ نشان مرحمت ہو۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الامی و علی اٰلہ و اصحابہ و عترتہ بعدد کل
معلوم لک و بعدد خلقک و رضی نفسک و زنۃ عرشک
و مداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

اُنہوں نے فرمایا :

" جا ! ایک شب باد تُند و تیز چلے گی ۔ پانی خُوب برسے گا ۔ لشکر کے تمام چراغ گُل ہو جائیں گے ۔ آگ ٹھنڈی ہو جائے گی ، مگر اُس شخص کا چراغ روشن ہو گا ' وہ تلاوت کلامِ پاک میں مصرُوف ہو گا ۔ وہ شمسُ الارض ہے پس اُن کا دامن پکڑ لینا ۔ اُن کی دُعا پر یہ سب مبنی ہے ۔"

علاؤُ الدّین خلجی یہ سُن کر واپس آ گیا اور وقت کا انتظار کرنے لگا ۔ ادھر بادشاہِ ہند بھی دِلّی میں حضرت نظامُ الدّین اولیاء رضی اللہ عنہ زری زربفت

کی خدمت میں یہی عرض لے کر حاضر ہُوا، "دُعا فرمائیں کہ قلعہ فتح ہو، سپاہ اتنی مُدت سے باہر پڑی ہے۔"

حضرت نظامُ الدین اولیاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"قلعہ فتح کرنے والا شخص لشکر میں شامل ہو گیا ہے۔ اپنے سپہ سالار کو حکم بھیجو کہ اُسے تلاش کرے اور دُعا کا مُلتجی ہو۔ تمُ اور تمُہارا سپہ سالار اُس سے غافل ہیں۔"

بادشاہ کا حکمنامہ جب سپہ سالار کو مِلا تو اُسے اُن بزرگ کے قول کی مزید تصدیق ہو گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ادھر شمسُ الدّین کا دل بھی حضرت مخدُوم پاک رضی اللہ عنہ کی جُدائی میں نہ لگتا تھا ۔ ۲۶ سال کی رفاقت بہت لمبا عرصہ تھا ۔ ایک شام بیٹھے بیٹھے طبیعت بُہت پریشان ہونے لگی ۔ ہَوا بھی اُس روز معمُول کے خلاف تیز چلنا شرُوع ہو گئی ، ابر بھی مُحیط ہو گیا اور بُوندیں پڑنا شرُوع ہو گئیں ۔ آپ کی طبیعت میں اُلجھن اور بڑھنے لگی تو آپ نے چراغ روشن کیا اور تلاوتِ کلامِ پاک فرمانے لگے ۔ ہَوا نے اور زور پکڑا ۔ سارے لشکر میں بے چینی کا عالم پھیل گیا ۔ ہوا کی تُندی ، تیزی اور خُنکی نے سارے لشکر کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صل وسلم و بارک علیٰ سیدنا و مولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چراغ اور روشنی کے سامان کو ٹھنڈا کر دیا۔ ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ آپ بدستور اپنے چراغ کی روشنی میں تلاوتِ کلامِ پاک میں مصروف تھے آپ کو اس قدر انہماک تھا کہ باہر کی کچھ خبر نہ تھی۔

علاؤ الدین خلجی جس کو اس وقت کا مدت سے انتظار تھا سارے لشکر میں مکمل اندھیرا دیکھ کر گوہرِ مقصود کی تلاش میں نکل پڑا۔ تھوڑی دیر کی جستجو کے بعد گھومتا پھرتا حضرت خواجہؒ کے خیمے کے باہر آ کھڑا ہوا۔ جس وقت آپ تلاوت سے فارغ ہوئے تو آداب بجا لایا اور قدموں میں گر

کر عرض کرنے لگا :

"حضورؒ ! امداد فرمائیں میں بہت عاجز و پریشان ہوں ۔"

کسی کا ہم نام ہونا بھی کیا خوب بات ہے اور یہی علاؤ الدّین خلجی کے لیے عزّت و وقار کا باعث بننے والا تھا ۔

حضرت شمس الدینؒ نے کلمات تسلّی و تشفّی ارشاد فرمائے ۔ آپ صبح بعد ادائے نمازِ فجر اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے اور علاؤ الدین خلجی کو حملہ کا حکم فرمایا ۔ بموجب ارشادِ عالی سپہ سالار نے ایسا ہی کیا ۔ خدا کی مہربانی سے پہلے ہی

بسم الله الرحمن الرحيم
یا حی ماشاء الله لا قوة الا بالله یا قیوم
اللهم صل وسلم و بارك على سيدنا و مولانا وحبيبنا
محمد النبي الأمي وعلى اٰله و اصحابه وعترته بعدد كل
معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك
ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي
یا حی القيوم واتوب اليه یا قیوم

حملہ میں لشکر قلعہ کے اندر داخل ہو گیا۔
۱۳ ربیع الاوّل ۶۸۹ھ ہجری المقدّس بروز پنجشنبہ قلعہ پر اسلامی پرچم لہرانے لگا۔ بعد فتح و فیروزی علاؤ الدّین خلجی نے "فتح" کی تہنیت عرض کرنے کے لیے حضورؒ کو تلاش کیا مگر اُس کے آنے سے پیشتر ہی آپ تشریف لے جا چکے تھے۔

حضرت شمسُ الدّینؒ کی کلیر کو واپسی

اِدھر لشکر فتح کے جوش و خروش میں قلعہ کے اندر داخل ہو رہا تھا اُدھر شمسُ الدینؒ کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صل وسلم و بارک علیٰ سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ الہٖ و اصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک و رضیٰ نفسک و زنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وصیت مخدوم دو جہاں رضی اللہ عنہ یاد آ رہی تھی کہ قلعہ کی فتح میری رحلت کا وقت ہو گا ۔ آپ یہ سوچ کر بیتاب ہو گئے اور اپنا کلام پاک شیخ محمد اسلم بخشیٔ فوج کے پاس مبلغ گیارہ(۱۱) روپے شکرانہ کے عوض ہدیہ فرمایا اس میں سے آٹھ روپیہ کا کپڑا کفن مبارک ، ایک روپیہ کا کپڑا تہہ بند اور بقایا کا دوسرا سامان خریدا ۔ پھر اپنا سب سامان اور یہ توشہ اپنی کمر سے باندھ کر بغیر کسی کو اطلاع کیے کلیر شریف کو روانہ ہو گئے ۔ آپ اسمِ اعظم صابریہ برابر تلاوت فرماتے جاتے تھے اور تیز رفتاری سے گامزن تھے کہ

علیمُ اللہ ابدال سامنے سے پریشان حال آتے ملے آپ نے خیریت اور مزاج شریف حضرت مخدوم دو جہاں رضی اللہ عنہ دریافت فرمایا تو علیمُ اللہ ابدال آداب بجا لانے کے بعد عرض کرنے لگے کہ آج ایک ہفتہ ہُوا ہے مجھے حُکم فرمایا تھا "علیمُ اللہ ! تمُ اب خواجہ شمسُ الارض کی خدمت میں چلے جاؤ اب تمہیں انہیں کے پاس رہنا ہے میں آپ کو اُن کی خدمت کے لیے مقرّر کرتا ہُوں ۔"

حضرت شمسُ الدّین نے مزید پُوچھا :

" علیمُ اللہ ! میرے آنے کے بعد کوئی خاص بات ہُوئی ہو تو بیان کرو "

اُنہوں نے عرض کی :

" حضورؐ ! کوئی ایسی خاص بات نہیں ہوئی "

چلتے چلتے حضرت خواجہ شمسُ الدّین کے پاؤں کو ٹھوکر لگی اور وہ گر پڑے ۔ اُٹھے تو دیکھتے ہیں کہ کلیر کے نواح میں ہیں ۔ آپ جلدی سے درخت گلّر کے نزدیک پُہنچے تو دیکھا کہ جسمِ اقدس پڑا ہوا ہے اور ایک شیر پاس بیٹھا ہوا ہے آپ نے بے قراری میں اپنا ہاتھ جسمِ اقدس کی طرف بڑھایا تو ایک تلوار تھری گری ۔ آپ نے اپنی آستین آگے کر دی ۔ جب سے کہا جاتا ہے کہ حضرت شمسُ الدّین صاحبؒ کی اولاد پاک میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یَاحَیُّ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَاقَیُّوْمُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یَاحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

یہ نشانی چلی آ رہی ہے کہ ایک ہاتھ کی آستین چھوٹی ہوتی ہے ۔

نمازِ جنازہ اور فنا و بقا کی حقیقت

آپ کے نزدیک آنے کی وجہ سے شیر اُٹھ کر جنگل کو چلا گیا اور بمُطابق وصیّت حضرت شمسُ الدّینؒ نے جسدِ مُبارک کو نہلایا ، کفنایا اور دُوسرے سارے احکامات بجا لائے ۔ پھر نمازِ جنازہ کے انتظار میں کھڑے ہو گئے ۔ آپ بہُت مُتفکّر تھے کہ ایسی مُقتدر ہستی کی نمازِ جنازہ میں تنہا پڑھُوں گا ۔ آپ کو اِس بات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حیّ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے بُہت قلق بھی ہُوا کہ دُور دُور تک انسان کا پتہ نہیں ۔ جنگل بیابان ۔ میرے اللہ ! یہ سب کیا ؛ ہمّت کر کے آپ مُصلّے پر کھڑے ہونا ہی چاہتے تھے کہ ایک طرف سے آواز آئی ،

" ٹھہرو ! جلدی مت کرو ! یہ کام تمُہارا نہیں ' میں آ پُہنچا ۔ "

حضرت خواجہؒ نے مُڑ کر دیکھا ، ایک سوار بُہت تیز رفتار صابری لباس زیب تن کیے ہُوئے چہرہ پر نقاب ڈالے ہوئے آ پُہنچا ۔ گھوڑے سے اُتر کر مُصلّے پر کھڑا ہو گیا اور نمازِ جنازہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ ماشآء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیّدنا ومولانا وحبیبنا
محمّدِ النّبیّ الاُمّیّ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعددِ کلّ
معلومٍ لّک وبعددِ خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الّذی لآ الٰہ الّا ھو الحیّ
یا حیّ القیّوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پڑھائی ۔ بعد ختم نمازِ جنازہ جب حضرت خواجہؒ نے سلام کے لیے شمال اور جنوب کی طرف مُنہ پھیرا تو مُلاحظہ ہوا کہ بے انداز مخلوقِ خدا نمازِ جنازہ میں شریک ہے دُور دُور تک لوگ نمازِ جنازہ میں شریک ہیں ۔

کہا جاتا ہے کہ شمسُ الارضؒ نے اپنی خدمت گزاری کے دوران ایک وقت بادشاہِ دو جہاں رضی اللہ عنہ سے فنا اور بقار کے مسئلہ پر عرض کی تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا :

” یہ زُبانی سمجھ میں نہ آئے گا ۔ اپنے وقت پر تمُ اس کو بچشمِ خُود دیکھ لوگے تو تمہاری سمجھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یاحیُّ ماشاءَ اللہُ لا قوّۃَ الّا باللہ یاقیُّوم
اللّٰھمّ صلِّ وسلّم وبارِك علیٰ سیّدِنا ومولانا وحبیبنا
محمّدِ النّبیِّ الاُمّیِّ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعددِ کلِّ
معلومٍ لّك وبعددِ خلقِك ورضیٰ نفسِك وزنۃَ عرشِك
ومدادَ کلماتِك استغفرُ اللہَ الّذی لا الٰہ الّا ھو الحیُّ
یاحیُّ القیُّومُ واتوبُ الیہ یاقیُّوم

میں آ جائے گا ۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ ! “

مگر اس بات کو مدّتیں گزر چکی تھیں جو حضرت خواجہؒ کے ذہن سے خارج ہو چکی تھی ۔

سب حاضرینِ قبر شریف کی چشم بندی میں مصروف تھے ، حضرت خواجہؒ کے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ امام صاحبؓ سے ملاقات کر کے ان کے حالات، نام و نشان دریافت کر لینا چاہیے ورنہ یہ بات پردۂ راز میں رہ جائیگی کہ نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی ۔ چنانچہ آپ سوار (امام صاحبؓ) کی طرف متوجّہ ہوئے تو وہ اپنے گھوڑے کی باگ پکڑ کر سوار ہو چکے تھے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا حَيُّ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَا قَيُّوْمُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

خواجہ صاحبؒ کو آتا دیکھ کر گھوڑا مغرب کیطرف بڑھایا۔ خواجہ صاحبؒ گھوڑے کے پیچھے دوڑے اور کچھ دُور جا کر گھوڑے کی باگ پکڑ لی، عرض کرنے لگے:

"حضرت! اپنا نام و نشان تو بتلائیے۔ لوگ مجھ سے سوال کریں گے کہ تیرے شیخ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی تھی تو میں کیا جواب دوں گا؟"۔

یہ سُن کر سوار نے اپنے چہرے سے نقاب سرکایا اور فرمایا:

"فقیر کے جنازے کی نماز فقیر نے ہی پڑھائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

ہے شمسُ الدّین بابا ! تم مجھ سے فنار اور بقار کا بھی پُوچھا کرتے تھے اُس وقت میں تجھے کیسے اور کیوں کر سمجھا سکتا تھا۔ دیکھو ! وہ فنا ہے ! اور یہ بقار "

گھوڑے کو ایڑ لگائی اور جنگل کی وادی میں رُوپوش ہو گئے۔ الحمدُ للہ ! بموجبِ وعدہ سب کچھ بچشمِ خُود دِکھلا بھی دیا، سمجھا بھی دیا اور اپنی ملاقات کا وعدہ بھی پُورا کر دیا۔ یہ دیکھ کر اور سُن کر حضرت خواجہ صاحبؒ بیہوش ہو کر گر پڑے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیّوم
اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
یا حیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ یا قیّوم

حضرت خواجہ صاحبؒ شہر فرخار میں

جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے علیمُ اللہ ابدال کو اپنے بائیں ہاتھ بیٹھے خدمت گزاری میں مصروف پایا دریافت فرمانے پر علیمُ اللہ ابدال عرض کرنے لگے۔ حضور! یہ شہرِ فرخار ہے، اور یہ علاقہ متعلّقہ تُرکستان ہے تاریخ ۱۵ ربیع الاول ۶۹۰ سنہ ہجری المُقدّس ہے۔

گویا ایک سال اور کچھ دِن گزر چکے تھے اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا:

"علیمُ اللہ! یہاں کے قُطبِ وقت (حاکمِ

یاحیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یاقیُّومُ

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

یاحیُّ یاقیُّومُ

باطن) کو طلب کرو ۔"

بموجبِ ارشادِ عالی قُطبِ وقت سیّد معصوم علی شاہ صاحبؒ حاضرِ خدمت ہو کر آداب بجا لائے آپؒ نے اُن سے ارشاد فرمایا :

"حضرت ! میرے گرنے سے جہاں زمین پر نشان بن گیا ہے ۔ آپ اُس جگہ ایک مقبرہ تعمیر کرائیں ۔"

چُنانچہ بموجبِ ارشاد اُسی وقت سیّد معصوم علی شاہ صاحبؒ نے مقبرہ کی تعمیر کا انتظام کیا ۔

سیّد محمّد حسن شاہ صاحبؒ مؤلّف "حقیقت گلزار صابری" کا چشم دید بیان ہے کہ وہ جگہ جہاں

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شمسُ الدّین شمسُ الارض گرے تھے، میں نے خود دیکھی ہے۔ شہرِ فرخار سے ۱۰۷ قدم مشرق کی جانب واقع ہے اور مقبرہ منوّر پانچ قدم لمبائی میں سات قدم چوڑائی میں سنگِ سبز سے تعمیر ہے۔ مقبرہ کے اندر گرنے کا نشان اسی طرح موجود ہے جیسے ابھی گرے ہوں، سرِ مُو فرق نہیں ہے۔ آپ بائیں کروٹ سے زمین پر گرے تھے۔ ہاتھوں اور پائے مبارک کے نشانات موجود ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بَعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
یا حی یا قیوم

حضرت خواجہ پانی پت میں

۱۷ ربیع الاول ۶۹۰ھ ہجری المقدس بروز شنبہ صبح کے وقت حضرت شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ ہمراہ علیم اللہ ابدال شہر فرغار سے روانہ ہوئے اور ۴ ذیقعدۃ النجیب ۶۹۳ھ ہجری المقدس مختلف شہروں سے ہوتے ہوئے آپ پانی پت میں داخل ہوئے اور پھر یہاں ہی مستقل قیام فرمایا پانی پت سے ہی آپ بذریعہ علیم اللہ ابدال کلیر شریف کے حالات معلوم کیا کرتے تھے۔

*

یاحی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم
ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

پردہ پوشی

حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹، شعبانُ المعظّم ۶۹۷ھ ہجری المقدّس بروز پنجشنبہ بعد نمازِ فجر محفلِ سماع منعقد ہوئی، آپؒ پر ایسی وجدانی کیفیّت طاری ہوئی کہ استغراق ہو گیا۔ آفاقہ ہونے پر آپ نے ہر شخص سے کلام کرنا بند کر دیا۔ صرف آپ کے خلیفہ شیخ جلالُ الدّین احمد قلندر ثالث کبیرُ الاولیاء کو آپ کے پاس حاضری کی اجازت تھی تقریباً دو سال اسی کیفیّت میں گزر گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قوّۃَ اِلّا باللہِ یا قیّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

یا حیُّ یا قیّومُ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بالآخر ۱۰ ر جمادی الثانی ۶۹۹ھ ہجری المقدّس بروز چہار شنبہ بعد نمازِ عصر اس عالمِ فانی سے عالمِ باقی کی طرف مراجعت فرمائی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

نمازِ جنازہ میں ہزاروں مَردمانِ غیب و عالمِ شہُود شریک ہوئے۔ مزارِ مُبارک میں ہیبت و جلال کے باعث کوئی شخص بدُوں معیّت حضرت شاہ جلالُ الدّین احمد قلندر ثالث کبیرُ الاولیاء نہ جا سکتا تھا۔ اہلِ باطن اب بھی ایسا ہی کرتے ہیں کیوں کہ حضرت صاحبِ دو جہاں رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان "میرا ایک شمس ؒ ہی کافی ہے"۔ اور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ
یا حی یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جو اسی آب و تاب سے ابھی تک جلوہ نگن ہیں
حضرت شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ سرکار مخدوم دو جہاں رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ۲۶ سال گزارنے کے دوران موسموں کی شدت کا ان پہ کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ یہاں سردی، گرمی، بارش اور لُو کا کوئی پتہ نہ ہوتا تھا۔

کہتے ہیں کہ ایک مدت بعد حضرت مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ کی قبر شریف کا نشان تک معدوم ہو گیا۔ کچھ پنڈتوں نے یہاں مندر تعمیر کرنا چاہا، ایک پنڈت کام کی نگرانی کر رہا تھا اسی دوران اسے حضرت مخدوم پاک رضی اللہ عنہ کی قبر شریف

کے نشان نظر آئے تو اُس نے دریافتِ حال کی غرض سے قبر شریف کو کچھ کھود کر اندر جھانکنا شروع کر دیا ۔ اُس کا خیال تھا کہ شاید نیچے کوئی دفینہ ہے لیکن وہ جیسے ہی اندر جھکا اندر پھنس کے رہ گیا ۔

بعد میں سرکارِ دو جہاں رضی اللہ عنہ کے عقیدتمندوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت فرما رہے ہیں ، جلد از جلد ہمارے پاس پہنچو ، ایک پنڈت ہماری قبر کو کھودنا چاہتا ہے ہم نے اُسے پکڑ لیا ہے ۔ جب وہ عقیدت مند آپ کی قبر مبارک پر پہنچے تو پنڈت مر چکا تھا ، اُس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ ماشاءَ اللہُ لا قوّۃَ الّا باللہِ یا قیّوم

اللّٰھُمَّ صلِّ وسلِّم و بارِک علٰی سیّدنا و مولانا وحبیبنا محمّدِ النّبیِّ الاُمّیِّ وعلٰی اٰلہٖ و اصحابہٖ وعترتہٖ بعددِ کلِّ معلومٍ لّک وبعددِ خلقِک و رضٰی نفسِک وزنۃَ عرشِک ومدادَ کلماتِک استغفرُ اللہَ الّذی لآ الٰہ الّا ھو الحیُّ القیّومُ و اتوبُ الیہِ

یا حیّ یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی لاش کو کھینچ کر باہر نکالا گیا تو اُس کی شکل کسی جانور کے مُشابہ ہو چُکی تھی۔

کہتے ہیں کہ ایک عرصے تک حضرت مخدُوم دو جہاں حضرت جناب علاؤُ الدّین علی احمد صابر رضی اللہ عنہ کے مزارِ پُر انوار پر جلال کی یہ کیفیّت رہی کہ لوگ پاس جاتے گھبراتے تھے اگر کوئی شامت کا مارا وہاں تک چلا بھی جاتا تھا تو وہ جان گنوا بیٹھتا تھا یا کوئی دُوسرا بڑا نقصان اُٹھا کے واپس آتا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حیُّ ماشآءَ اللہُ لا قوۃَ الّا باللہِ یا قیّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

یا حیُّ یا قیّوم

حضرت عبد القدّوس گنگوہیؒ کی مزارِ شریف پر حاضری

آخر ایک مُدّت بعد ایک بزرگ حضرت بندگی عبد القدّوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جناب صاحب دو جہاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری کے لیے جانے لگے تو انہیں بڑی مُشکلات کا سامنا کرنا پڑا ۔ بغیر بادلوں کے بجلیاں کوندنے لگتی تھیں ۔ حضرت عبد القدّوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے رقّت سے عرض کی :

"حضرت ! اب تو اپنے جلال میں کمی فرمائیں لوگوں نے اس جلال کی وجہ سے آپ سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشاءَ اللّٰہُ لا قُوَّۃَ اِلّا بِاللّٰہِ یا قیُّومُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یا حیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یا قیُّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دُوری اختیار کی تھی اور اب آپ کے پردہ کرنے کے بعد بھی آپ کے پاس نہیں آ سکتے ۔ اب بندگانِ خُدا پر اپنے جمال کا اظہار فرمائیں تا کہ لوگ آپ کے پاس حاضری دے سکیں ۔"

حضرت عبد القدّوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ مزار شریف پر پُہنچ گئے تو اب کسی قسم کے نقصان یا آزار سے بھی محفوظ رہے ۔ رات کو اُنھوں نے خواب میں دیکھا کہ مخدومِ دو جہاں رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا :

"عبد القدّوس ! اب تیری اِستدعا پر اُس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الاُمی وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جلال میں کمی آ گئی ہے ۔ اب جمال کا ظہور ہو گا ۔ اب لوگ ہمارے پاس حاضری دے سکتے ہیں ۔"

کہتے ہیں کہ یہ حضرت عبد القدوس گنگوہیؒ وہی بزرگ ہیں جن کے بارے میں بابا صاحبؓ نے فرمایا تھا کہ وہ سلسلہ صابریہ کا مجدد ہو گا اور میرے صابر رضی اللہ عنہ کی دوبارہ تجہیز و تکفین کرے گا جس کا ظہور ۹۰۰ھ ہجری المقدس کے قریب ہو گا ۔

بہر حال اسی کے مطابق ہوا ۔ انہوں نے مزارِ مقدس تعمیر کرایا اور سالانہ عُرس مبارک کا بھی

انتظام فرمایا ۔

یہ واقعات اور تحریر اکتسابیؔ علم کے عالم کے لیے ایک مُعمّہ اور صاحبِ نظر کے لیے تَقْوِیَّۃُ الْاِیمَانْ ہیں ۔

خَبر کتاب سے اور نظَر، نظر سے حاصل ہوتی ہے ۔

خَبر ظاہر اور نَظر باطن ہے ۔

ظاہر باطن کے تابع ہے ۔

خَبر کسبی اور نظر وہبی ہے ۔

یَا اللہُ ، یَا رَحمٰنُ ، یَا رَحِیمُ ، یَا حَیُّ ، یَا قَیُّومُ ، یَا ذُو الجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ ! جسے

تُو نے خبر بخشی ہے ، نظر بھی بخش !

خبر محض۔ رہنمائی کیلیے کافی نہیں ، خبر نمائندہ ہے ۔ خبر کو جب نظر ملی نمونہ بن گئی ۔

اور پھر

کسی پر اپنی پیاری چیز کو قربان کر دینا وفا کی حد اور جان قربان کر دینا فِدا کی حد ہے جو جان اللہ کے لیے ، اللہ کی راہ میں ، اللہ کے کاموں میں ، اللہ ہی کی محبّت میں قربان کی جاتی ہے ، اللہ ! اللہ !

اللہ کے ہاں بڑی قیمت پاتی ہے ۔

اللہ اپنی راہ میں قربان ہونے والوں کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا

محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل

معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک

ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی

یا قیوم یا حی القیوم واتوب الیہ

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حیاتِ جاوداں بخشتے ہیں ۔ ایک نے تو کہا ، کہ وہ امر ہو جاتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں ۔

جو جان اللہ کے لیے قربان کی جاتی ہے سارے جہاں کی جانوں سے افضل ہوتی ہے ۔

حال ماضی کا شاہد ہے ۔ جو حال میں ہے ماضی میں بھی تھا ۔ جو حال میں نہیں ماضی میں بھی نہ تھا ۔

مُلاحظہ ہو کہ حضرت مخدُوم پاکؒ کی درگاہ شریف پر شدید سردی کی بنار پر انتقال کر جانے والی ایک کمسن بچّی کے زندہ ہو جانے کا حیرت انگیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

واقعہ ابھی حال ہی میں ہوا۔

بتایا جاتا ہے کہ حضرت مخدوم پاک رضی اللہ عنہ کی درگاہ شریف کی زیارت کی خاطر پاک پتن شریف سے دو خواتین کلیر شریف پہنچیں ان کے ساتھ ایک کمسن بچّی بھی تھی۔ شدید سردی کے باعث اس بچّی کا جسم سرد ہو گیا اور مغرب سے عین قبل یہ بچّی انتقال کر گئی۔ ان پاکستانی زائر خواتین نے ایک مُقامی ڈاکٹر غلام صابر سے رابطہ قائم کیا۔ اُنہوں نے معائنہ کے بعد اس بچّی کو مُردہ قرار دے دیا۔

اس کے بعد دونوں خواتین نے اس بچّی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم و بارک علیٰ سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ و اصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک و رضیٰ نفسک و زنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی نعش درگاہ شریف کی چوکھٹ پر رکھ دی اور زار و قطار رونے لگیں۔ نمازِ عشا کے بعد درگاہِ عالیہ کی مسجد میں آئے ہوئے نمازیوں نے ان سے اس آہ و زاری کا سبب پُوچھا لیکن وہ ان استفسارات کا جواب دینے کی بجائے صاحبِ مزار حضرت مخدومِ دو جہاں علاؤ الدّین علی احمد صابر رضی اللہ عنہ کو مُخاطب کرتے ہوئے کہنے لگیں:

"ہم آپ کے پیر و مُرشد حضرت بابا فریدُالدّین گنج شکر رضی اللہ عنہ کی مُقدّس آرام گاہ درگاہِ پاکپتن شریف (پاکستان) سے آپ کے حضُور زیارت کی غرض سے حاضر ہوئی تھیں۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیُّوم
اللّٰھمّ صلِّ وسلّم وبارِک علیٰ سیّدنا ومولانا وحبیبنا محمّدٍ النّبیّ الاُمّیّ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعددِ کلِّ معلومٍ لّک وبعددِ خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومدادَ کلماتک استغفر اللہ الّذی لا الٰہ الّا ھو الحیُّ القیّوم واتوب الیہ
یا حیُّ یا قیُّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

متوفّی لڑکی کی ماں کہہ رہی تھی کہ :

" لوگ تو گود بھرنے آپ کی بارگاہ میں حاضری دیتے ہیں ، میری گود کیسے اُجڑ سکتی ہے؛ کیوں کہ آپ کے دادا شیخ عبدُ القادر جیلانی غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے تو بارہ سال کی ڈُوبی کشتی کو سطحِ آب پر اُبھارا تھا ۔ آپ کے جدِّ امجد حضرت علی المرتضیٰ کرّم اللہُ وجہَہٗ کے لیے دو مرتبہ سُورج طلُوع ہوا ۔ پھر میں کیسے آپ کی بارگاہ سے اُجڑی گود خالی ہاتھ واپس چلی جاؤں "۔

غمزدہ ماں اس طرح فریاد کناں تھی کہ کچھ ہی دیر بعد بے جان و بے حس مُردہ پڑی بچّی نے ہچکی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَا حَيُّ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَا قَيُّوْمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
يَا حَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

لی، اور زندگی کے آثار اس کے چہرے اور جسم پر نمایاں ہونے لگے اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ ایسے زندہ ہو گئی جیسے موت کے سرد ہاتھ نے اسے چھوا تک نہ تھا۔

حضرت مخدوم پاک رضی اللہ عنہ کی اس کرامت کے شاہد لاتعداد افراد تھے جس میں وقف بورڈ کا عملہ، مقامی ڈاکٹر غلام صابر، راؤ مقبول احمد خان، پیش امام درگاہِ عالیہ اور تقریباً اسّی (۸۰) افراد وہاں موجود تھے۔

یہ خبر پاکستان میں روزنامہ امروز لاہور کی اشاعت ۳۰ مارچ ۱۹۸۱ء میں شائع ہوئی اور خصوصی رپورٹ کلیر شریف سے ۲۹ مارچ ۱۹۸۱ء کو موصول ہوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لاقُوَّۃَ اِلّا بِاللہِ یا قیُّومُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یا حیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یا قیُّومُ

باب چہاردہم ۱۴

ارشاداتِ عالیہ

مہتمم دارالاحسان

میں نے اپنے ایک دوست سے پوچھا کہ تیرا عالمِ شباب حضور کی حاضری میں گزرا ، کوئی بات بتاؤ جو میں تذکرہ میں لکھوں ؟

اُس نے بتایا مجھے سرکار ہر روز کسی نہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حیّ ماشآء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیّوم
اللھم صلّ وسلّم وبارک علٰی سیّدنا ومولانا وحبیبنا
محمّد النّبی الاُمّی وعلٰی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کلّ
معلوم لّک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ
یا حیّ القیّوم واتوب الیہ یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کسی انوکھی شفقت سے نوازتے ۔

سرکار صابر پیا مجھ پہ بے حد شفیق تھے، رفتہ رفتہ روزانہ طلب فرماتے حالاں کہ وہ ایک ذمّہ دار مصرُوف بندہ تھا، پھر بھی ضرُور حاضر ہوتا ایک عید کے دن وہ کھانا پینا بھول گیا۔ اور دن بھر وُہیں سرکارؓ کے حضُور میں بیٹھنے کا شرف حاصل رہا۔ رات کے گیارہ بجنے کو تھے کہ رُخصت کی اجازت ملی جب وہ روانہ ہوا، اُسے کھانے کا خیال آیا، بھُوک بھی لگی، رات اندھیری تھی۔ نہر کے ارد گرد گھنا جنگل تھا وہ دل میں یہ سوچتا جا رہا تھا کہ اب اُسے کہاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ
یا حی یا قیوم

کھانا ملے گا ـــــ یہیں بند ہو چکا ہو گا ـــــ
جب پُل کے نزدیک پہنچا ، آواز آئی :
" او بھلوان آ تینوں چاول کھلائیے "
اس پہ وہ رکا ۔ ڈرتے ڈرتے پُل کی طرف بڑھا ، دیکھا ۔ دو نوجوان عمدہ لباس پہنے چاولوں کا ایک بڑا دیگچہ بھرے نہر کے پُل کے اوپر بیٹھے ہیں ، وہ متحیّر ہوا کہ اندھیری رات کے گیارہ بجے جنگل میں یہ کون ہو سکتے ہیں ؟ ۔
وہ اُن کے قریب گیا اور پوچھا :
" آپ یہاں کیسے بیٹھے ہیں ؟ "
بولے :

" بھئی تجھے بھوک لگی ہے چاول کھاؤ اور جاؤ ۔"

اُس نے ایسے لذیذ چاول کبھی نہ کھائے تھے ۔

ایک اور واقعہ بیان کیا کہ :

جب وہ جیٹھ ہاڑ کے مہینے میں دوپہر کے وقت جاتا ، نہر کی پتھریلی پٹڑی پہ ایک صاحب لحاف اوڑھے لیٹا کرتے ۔ اس نے سوچا یہ کوئی عام آدمی نہیں ، خاص بھی نہیں ، خاص الخاص ہیں ۔ ورنہ شدّت کی اس گرمی میں اس حالت میں کون لیٹنے کی تاب لا سکتا ہے ـــــ ایک دن وہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

ان کے لیے دو پراٹھے پکا کر لے گیا اور کافی دیر اُن کے پاؤں کی طرف کھڑا رہا آخر وہ اُٹھے مُسکرائے اور دونوں پراٹھے لے کر بُرکی بُرکی کر کے نہر میں پھینک دیے ایک چھوٹا سا ٹُکڑا اپنے پاس رکھ لیا۔

حضرت باوا صاحب فریدُ الدّین گنج شکر قدّس سرہٗ العزیز اکثر فرماتے:

جُوں جُوں زمانہ گزرتا جائے گا میرے صابرؒ کا جلال جمال میں مُنتقل ہوتا جائے گا۔

واضح ہو کہ ہردوار تیرتھ کلیر شریف ہی کا ایک مُحلّہ تھا جلال کی تاب نہ لاتے ہوئے

ہٹتے ہٹتے وہاں تک جا پہنچا۔

اب وہاں جلال نہیں، جمال ہے۔ ہر کسی کو بلا امتیاز نوازا جاتا ہے اگرچہ وہ ہو یا وہ — میرے آقا، میرے مخدوم، میرے صابر پیا، میرے محسن بھی ہیں اور پیارے بھی، وہ میرے ساقی کا میخانہ تھا، رند و مجذوب، عامل و کامل کا شب و روز جمگھٹ رہتا۔ جو مے جس انداز میں مَیں نے وہاں لُٹتے دیکھی اور ہر وقت لُٹتے دیکھی، کسی کی کیا مجال جو زُبان پہ لائے یا احاطۂ تحریر میں۔

اَلحمدُ لِلحیِّ القیّوم فَاللّٰہُ خَیرُ الرّازِقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم یَا حَیُّ یَا قَیّوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حی ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللّٰھُمَّ صلِّ وسلِّم وبارِک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الأمی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ننھے میاں رحمۃ اللہ علیہ بجنور ضلع نجیب آباد کے رہنے والے تھے۔ لنگوٹ پہنتے باقی جسم عُریاں سڑک پہ کھڑتے ـــ تانگے والے آتے اور کہتے:

"ننھے میاں بھاگ کر دکھاؤ"

تانگے کے ساتھ ساتھ دُور تک بھاگتے، اسی طرح دن کٹتا۔

جمعرات کے دن ظُہر کے وقت بجنور ہوتے، اور عصر کے وقت کلیر شریف ـــ حالانکہ ان دونوں کے درمیان کم از کم ساٹھ ستّر میل کی دُوری ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی ماشآء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا و مولانا و حبیبنا
محمد النبی الامی وعلیٰ الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ننھّے میاں رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ دیوبند میں ہُوا۔ اُنہوں نے کہا ہم یہ کبھی مان سکتے ہی نہیں کہ ایسے ہو سکتا ہے۔

چنانچہ جمعرات کے دن مُتعدّد عُلماء بجنور اور ایک جماعت کلیر شریف پہنچی ——

بجنور والوں نے کہا کہ ہم نے ننھّے میاںؒ کو اتنے بجے یہاں دیکھا ہے اور کلیر شریف والوں نے کہا کہ ہم نے اتنے بجے پیرانِ کلیر شریف میں دیکھا ہے۔

دونوں کے وقتوں میں صرف چند منٹوں کا فرق تھا —— اللہ ہی اپنے بندوں کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حیّ ماشاءَ اللهُ لا قوّةَ إلّا باللهِ یا قیّوم
اللّٰهمّ صلّ وسلّم وبارك علىٰ سيّدنا ومولانا وحبيبنا
محمّدٍ النّبيّ الأمّيّ وعلىٰ آله وأصحابه وعترته بعدد كلّ
معلومٍ لك وبعدد خلقك ورضىٰ نفسك وزنة عرشك
ومداد كلماتك أستغفر الله الّذي لا إله إلّا هو الحيّ
یا حیّ القيّوم وأتوب إليه یا قیّوم

حال سے واقف ہے ۔ مَا شَآءَ اللهُ !

اَلْحَمْدُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ !

فَاللهُ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ !

طریقت کے فارغُ التّحصیل تصدیق اسناد (کنفرمیشن) کے لیے حاضری دیتے ۔ ایک ظہر کے وقت آتا ، عصر کو فارغ فرما دیتے ۔

حاضرین میں سے ایک کہتا " ما شآء اللہ ! کیا خُوش نصیب ہے ۔ اِدھر آیا ، مُہر لگی اور رُخصت ہوا ۔

دُوسرا کہتا یہ بات نہیں تو اس سے خانے کا نووارد ہے ۔ تجھے کیا خبر، سرکار نے اسے زیادہ دیر اپنے پاس ٹھہرانا پسند ہی نہیں فرمایا ۔

ایک آتا اور وُہیں کا ہو رہتا ، سالوں بیٹھا رہتا ۔

ایک کہتا نہ معلوم بیچارا کیوں فارغ نہیں ہوتا ۔ موسم پہ موسم بدلا لیکن اس بیچارے کا حال جُوں کا تُوں رہا ۔

دُوسرا کہتا کیا تُم ابھی تک یہ بھی نہیں سمجھے کہ جسے سرکار پسند فرماتے ہیں واپس پھیرنا گوارا نہیں فرماتے ۔ مَا شَآءَ اللہُ !

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشآءَ اللہُ لا قوّۃَ اِلّا باللہِ یا قیّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ علٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ حَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

یا حیُّ یا قیّومُ

تذکرہ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سرکار پیر و مُرشد شاہ ولایت حکیم امیرالحسن سہارنپوری قدس سرہُ العزیز آپ کے مقبول ترین دوستوں میں سے ہیں ۔

کبھی فرماتے ہیں تجھے اپنا چھوٹا بھائی سمجھتا ہوں ۔

کبھی فرماتے تم ہمارے خاص آدمی ہو ——

کبھی فرماتے یہاں تمہیں ظاہر و باطن کے اختیارات ہیں ۔

آپ صاحبِ کشف التّام تھے یعنی ہر وقت ہر حال میں آپ کو حضوری کا شرف حاصل تھا ۔ مَا شَآءَ اللہُ !

يَا حَيُّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا قَيُّوْمُ
مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
يَا حَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ایک دن فرمانے لگے چلو بھئی چلو صابر صاحبؒ
بلا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں :
"میرا اتنا بڑا دربار اور الائچی دانہ نہ ہو فوراً پہنچو،
اور بندوبست کرو "
جب ہم وہاں پہنچے ، دیکھا الائچی دانہ ختم تھا۔
جمعرات کی شام کو خصوصی حاضری ہوتی ، اللہ!
اللہ بالمشافہ گفتگو فرماتے۔
جب تک آپ اس دنیا میں زندہ رہے ، اپنی
ولایت پہ فائز رہے۔ ما شاء اللہ!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشآءَ اللہُ لا قوّۃَ اِلّا باللہِ یا قیّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

یا حیُّ یا قیّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میرے آقا کا قدیم دستور ہے جو کبھی نہیں بدلا۔ جسے آپ اپنی خدمت میں مقبول فرما لیتے ہیں جب تک اُسے اپنے ہی رنگ میں رنگ نہیں لیتے کبھی فارغ نہیں فرماتے۔

اور

جب تک اپنے جام کی تلچھٹ پلا نہیں دیتے مے خانہ سے رُخصت نہیں فرماتے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

تلچھٹ کیا؟ سُرخ شراب کی بچی ہوئی ایک گھُونٹ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا حَيُّ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَا قَيُّوْمُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
يَا حَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اپنے طالب کی ہار کو اپنی ہار اور جیت کو اپنی جیت قرار دے کر جب حمایت کے میدان میں اُترتے ہیں، دُشمن کا پِتّہ پانی پانی ہو جاتا ہے، لشکر میں بھگدڑ مچ جاتی ہے، اور جب بچ نکلنے کا کوئی بھی راستہ نہیں مِلتا ہار مان کر دونوں ہاتھ کھڑے کر دیتا ہے اور جس میدان میں جس جوان نے اسے ہرایا ہو ایک مُدّت اسی مُقام پہ بیٹھا اپنے سر پہ راکھ ڈال ڈال کر اپنی ہار پہ نادم اور واویلا کرتا رہتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُکَ ' یا اللہ تیرے لشکر کو کوئی ہرا نہیں سکتا، اور کون ھرا

سکتا ہے ۔

آپ کی شیخیّت کی غیرت کے کیا کہنے ! جب تک اپنے طالب کے خنّاس کو سرِ میدان ہَرا کر اور اکھاڑے سے بھگا کر جِتا نہیں دیتے کبھی ساتھ نہیں چھوڑتے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیّدنا ومولانا وحبیبنا محمدٍ النّبیّ الاُمّیّ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعددِ کلّ معلومٍ لّک وبعددِ خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومدادِ کلماتک استغفر اللہ الّذی لا الٰہ الا ھو الحیّ القیّوم واتوب الیہ

یا حیّ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اگر آپ ایسے نہ ہوتے اور یُوں نہ کرتے ، آپ کی مایۂ ناز طریقت پھر سے لوٹ کر اِکتسابیّت میں دم توڑ جاتی اور تذکرہ عاشقاں بَاصَفا میں کوئی کیف نہ رہتا ، ماند پڑ جاتا ۔

اگر تیرے در پہ دیوانے نہ ہوتے تو دُھوم کیسے مچتی اور یہ کون کہتا :

”نہ معلوم کِس دُھن میں تیرا دیوانہ آتا ہے“

اور سرِ محفل لا دھڑک بِلا جھجک علی الاعلان یہ کہنے کی کسے جُرأت ہوتی ۔

یعنی ہے........!

بتا دے گا ؛

اگر نہیں تو ابھی جا کر تیرے ماموں سے لے
لوں گا '

وہ مدھرا قد سکندری رنگ دا کالا سیاہ
وہ شُعلہ خیز آنکھیں کمبل میں ملبوس مطہر تھامے
جُوں جُوں یُوں کہتا میلوں بھر جمی ہُوئی محفل پہ
ہیبت طاری ہو جاتی ـــــــ شمع بھڑک رہی تھی
بھڑکے جا رہی تھی اور مجمع پہ سکُوت طاری تھا

مُبصّر نے سرِ محفل داد دی ، اُس نے ایسا
مجمع آج سے پہلے کبھی کہیں نہیں دیکھا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

یا حیّ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اتنا شوخ

ایسا بیباک

کون تھا ؟

جذب رندانہ کا ایک انداز

افتخارانہ ناز کی ایک ادا

اَلْحَمْدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْم

فَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

۸ر رجب المرجب ۱۴۰۳ھ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا

محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل

معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک

ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی

یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میری جان

محمد نواز اسلم

کو

[illegible]

[illegible]

۲۵ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

حامی حسین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ ماشاءَ اللہُ لا قُوَّۃَ اِلّا بِاللہِ یا قیُّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ حَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یا حیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یا قیُّومُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اگرچہ داستانِ عشق کا ہر نقش اپنی جگہ اَنمٹ اور مُنفرد ہے لیکن فلک کی آنکھ نے کلیر کی سرزمین پر جو دیکھا ؛ بس وُہیں دیکھا۔ عمل و علم ، عشق و رِقّت ، جذب و مستی محویت و استغراق ، جمال و جلال ، کہیں کہیں اور کبھی کبھی یکجا ہوئے ۔ یہ حسین ، دل کش ، دل آویز اِمتزاج بس پُوری طرح وہاں تھا ۔ مُضطرب آنکھیں اُن کی متلاشی ہیں جن کے لیے کہا گیا ہے ع

مچی ہے دُھوم کلیر میں کہ اک دیوانہ آتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَا حَيُّ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَا قَيُّوْمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
يَا حَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سرزمینِ کلیر پر جو ہُوا اُسے شاید اسی لیے انسانی عقل، فہم و ادراک سے اس وقت تک کے لیے مخفی کر دیا گیا تھا۔

یہ رند، یہ تیرے پُر اسرار بندے تیرے میکدے کی رونق ہیں۔ اگر تیری دُنیا میں یہ رند نہ ہوتے۔ تو تیری دنیا میں کیا کیف ہوتا؛ کسی بھی تاریخ میں کوئی چاشنی نہ ہوتی۔ حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد کی ساری داستان کو ان رندوں نے ہی رنگین کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمُ

یا حی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قیوم

مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یا حی الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یا قیوم

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت علیم اللہ ابدال قدس سرہ العزیز
پیرانِ کلیر شریف

آپ کا مرقد حضرت مخدوم صابر صاحب قدس سرہٗ العزیز کے دربارِ عالیہ سے مغرب کی جانب کوئی ایک فرلانگ کے فاصلہ پر ایک غیر آباد ویرانے میں ہے۔ اِرد گرد بارانی فصلوں کے سوا یہاں کچھ نہیں۔ اِیجادات و سہولیاتِ حاضرہ سے یہ مرقد منوّرہ کُلیّتاً مُبرّا ہے۔ نہ عُرس، نہ میلہ، نہ پانی نہ سائبان، نہ دِیّا نہ بتّی، نہ جارُوب کش نہ مجاور، نہ خدمت گزار

تذکرۂ انوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

نہ زائر ـــــ شب و روز ہُو کا عالم طاری رہتا ہے ۔ جذب و سُکر اور محوّیت نے جس طرح زندگی بھر اُس درویشِ خُدا مَست کو دُنیا سے بیگانہ کیئے رکھّا ، آج اُن کا مرقد بھی اسی جذب و محوّیت کی جیتی جاگتی علامت ہے ۔ دُنیا کی ہما ہمی سے الگ تھلگ ـــــ سکوُت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈُوبا ہوا ـــــ اِس مرقدِ مُنوّرہ کو دیکھ کر شدّت سے یہ احساس اُبھرتا ہے کہ آپ اب بھی اُسی جذب و سُکر کے عالم میں یہاں آسُودۂ خواب ہیں ۔

فقط ایک گُلّر کا تناور درخت ہے جس پر پرندے دِن بھر آتے ، کچھ دیر چہچہاتے اور پھر

اُڑ جاتے ہیں ـــــ مرقد میں جگہ جگہ شگاف پڑ چُکے ہیں ۔ کسی زمانے میں کسی خُوش نصیب نے شاید زور زبردستی اس کے گرد چار دیواری بنا دی تھی ، اب وہ بھی ٹُوٹ پھُوٹ چُکی ہے اور یہ جگہ اب جِنّات کا مسکن ہے ، لیکن دن یا رات میں اگر کوئی وہاں چلا جائے تو کسی غیر معمولی حرکت کا مُظاہرہ نہیں کرتے ۔

حضرت مخدُوم صابر صاحب رضی اللہ عنہ کی جلالت و عظمت کا اثر کہیئے یا ابدال صاحبؒ کی کسرِ نفسی، پاسِ ادب اور احترام ، جو یہاں کوئی نہیں آتا ـــــ یا دوسرے لفظوں میں ـــــ کہ آپ کسی کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا
محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل
معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
یا حی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

نہیں بُلاتے ۔ عقیدت مند حضرت مخدُوم صاحبِ دو جہاں رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضری دیتے ہیں اور واپس پلٹ جاتے ہیں ۔ کوئی بھی اس طرف التفات نہیں کرتا ۔ یہی مرقد اگر کلیر شریف کی حدُود سے کہیں دُور واقع ہوتا ، مرجعٔ خلائق ہوتا ۔ رندوں کے ہجوم ہوتے اور رندانہ مَشرب کے دریا بہتے ۔

ایک بندے نے بتایا ـــــ کہ اسے وہ روزانہ طلب فرما کر اپنی حاضری سے مشرّف فرماتے دُھوپ ، بارش ، آندھی ، طُوفان کبھی اس کی راہ میں حائل نہ ہوتے ۔ وہ جہاں بھی ہوتا ، اور جس بھی حال میں ہوتا ضُرور پہُنچ جاتا ـــــ حاضری ہر روز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
یَا حَیُّ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یَا قَیُّومُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ
یَا حَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّومُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

دوپہر کے وقت دیتا ۔ جیٹھ ہاڑ کی چلچلاتی دُھوپ میں اُسے کبھی پیاس کا احساس تک نہ ہوتا ۔ دِن ڈھلے واپس لوٹ آتا ۔ رات کو پھر جاتا اور اُن کے حضور حاضر رہتا ــــ اِسی طرح اور اسی حال میں اُس نے اپنے شباب کی منزل طے کی ۔ مَا شَآءَ اللّٰہ !

ایک دن وہ سستانے کے لیے گُر کے نیچے لیٹا تھا کہ اُس کے دل میں مرقد و چاردیواری کی تعمیر و مرمّت کا خیال آیا ۔ وہ اس خیال میں اس قدر محو ہوا کہ اُس نے دل ہی دل میں تہیّہ کر لیا کہ کل وہ اس کام کو خود ہی شُروع کر دے گا ــــ پھر اگلے دن سے اُس سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاحیّ ماشاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ یاقیّوم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

یاحیّ یاقیّوم

حاضری کی سعادت ہی چھن گئی ۔ اُس کے دوست احباب اُس سے اکثر پُوچھتے ——"آج سے پہلے تُم دوپہر کہاں کاٹا کرتے تھے ؛ اور اب وہاں کیوں نہیں جاتے"! —— وہ ہاں ہُوں کر کے بات ٹال دیتا ۔

کافی دنوں کے بعد اُس کا ٹُوٹا ہوا تسلسل پھر سے قائم ہو گیا ، چھنی ہوئی سعادت واپس مل گئی اور پھر سے اُسے حاضری کا شرف حاصل ہو گیا ۔ وہاں پُہنچا تو نقشہ ہی کچھ اور تھا ۔ نئی تعمیرات کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا —— ایک راہگیر سے پوچھا

" بڑے میاں! ذرا اِدھر آؤ اور بتاؤ، یہ تعمیرات کس نے کیں؟" —— وہ ہَوا میں ہاتھ ہلاتا ہُوا چلا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یا قیُّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
یا حیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یا قیُّوم

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا حَیُّ * یَا قَیُّوْمُ

یَا اللہ ! میں مانگتا ہُوں تجُھ سے تیرے حبیبِ اقدس حضرت محمّد مُصطفیٰ احمدِ مُجتبیٰ تاجدارِ مدینہ ، سرُورِ سینہ ، حبیبِ کِردگار ، مَولیٰ غمگُسار ، حضرت اَقدس و اکمل و اجمل و اطیب و اَطہر ، طٰہٰ و یٰسٓ مزّمّل مدّثّر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ قائم و دائم رہنے والی نبوّت و رسالت کے صدقے دینِ اِسلام کی سُنہری عظمتِ رفتہ ایک بار پھر آئے اور پُورے جوبن سے اِس دُنیا میں آئے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
يَا حَيُّ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَا قَيُّوۡمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا
مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
يَا حَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

تذکرۂ انوارِ صابری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یَا اللہ ! یہ دُعا میری ہی دُعا نہیں بلکہ تیری دُنیا میں بسنے والے ہر دَرد مند مُسلم کی دُعا ہے ۔ یاحیّ یا قیّوم ۔ یَا اللہ اِس دُعا کو سُن اور قبُول فرما ۔ اللہ سب سے بڑا ہے بہُت ہی بڑا ۔

یَا اللہ ! تیری دُنیا میں بسنے والے تمام مُسلمان ایک مرکز پر متحّد ہُوں اور اس مرکز کا اِصطلاحی نام اِسلامِستان ہو ۔ یَا اللہ تیرے حبیب اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اُمّت تیرے حُکم کے تابع ہو کر ساری دُنیا پہ حاکم ہو اور یہ حاکمیّت سرمدی ہو اور سدا قائم رہے ۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ! اٰمِیْنَ !

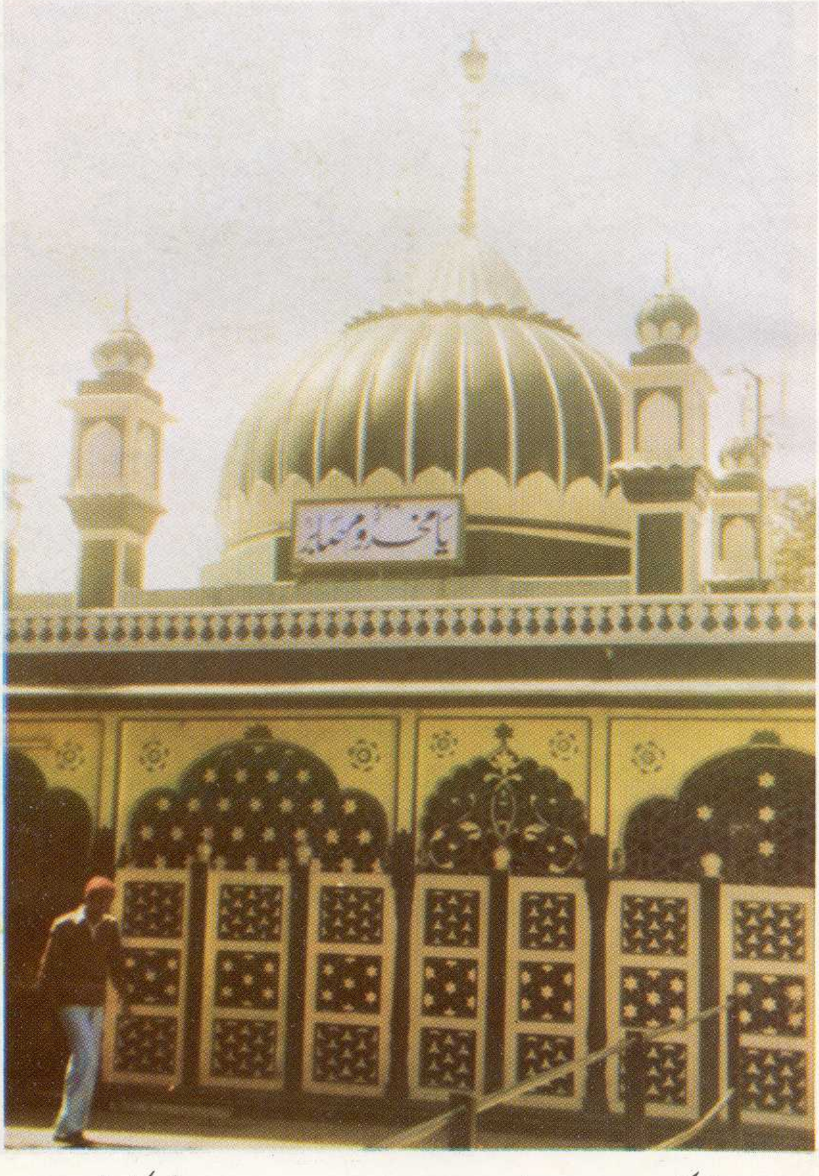

روضہ مُبارک حضرت سرکار مخدوم علی احمد علاؤ الدینؒ۔ (کلیر شریف)

جامع مسجد پیرانِ کلیر شریف

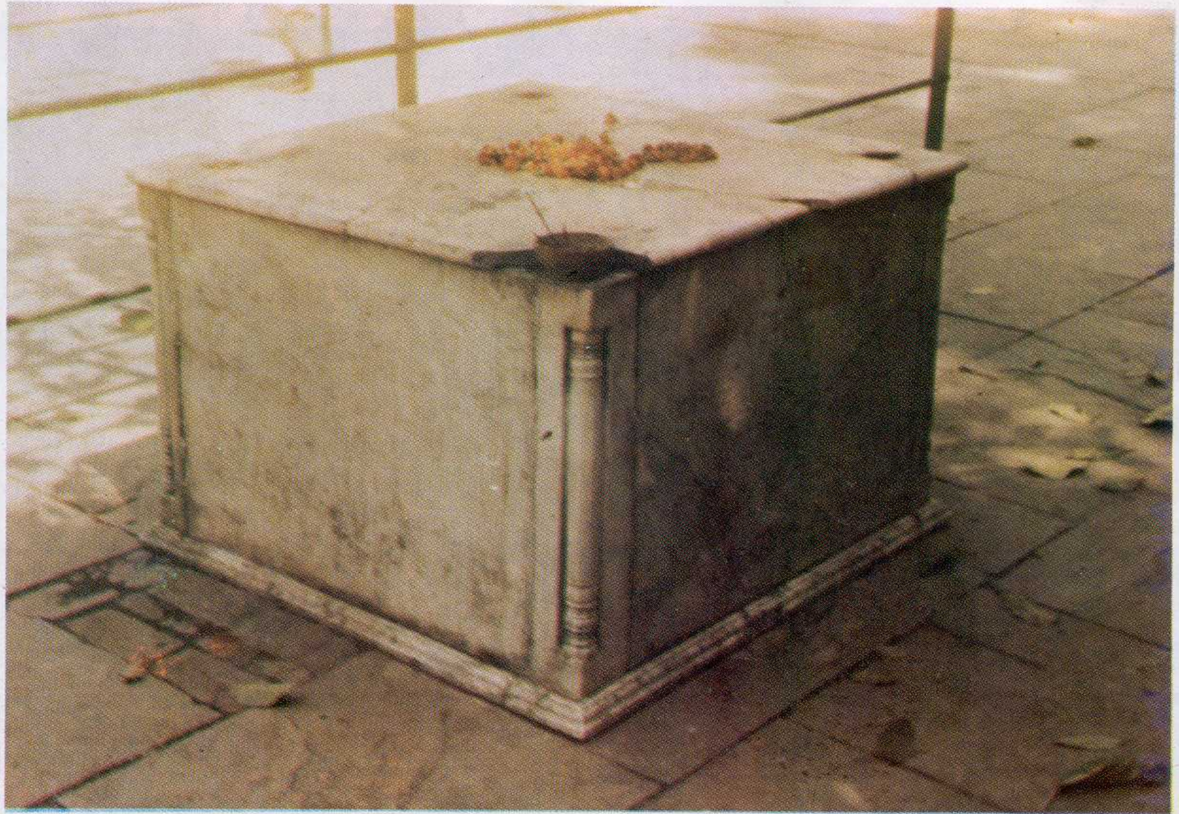

وُہ مقام جہاں آپ بارہ۱۲ سال درخت گُلرؔ کی شاخ تھامے کھڑے رہے۔